عسیٰ أن یبعثک ربک مقاما محمودا
فتاویٰ محمودیہ
جلد ۸
از
فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند
ترتیب جدید
محمد فاروق غفرلہٗ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند
مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206
Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

F.M.Fainal\Jild-1\S.R.Waraq

مقدمہ فتاوی محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۸
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	سنہ ۱۴۳۰ھ - سنہ ۲۰۰۹ء
صفحات	:	۳۳۳
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد ۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

کتاب الطهارة

☆......باب اوّل......☆

پانی اور کنویں وغیرہ کے مسائل

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۵۸	غسل میں عورتوں کی چوٹی کھولنا........................	۱۵۷
۱۵۹	عورت کو غسل میں سر پر پانی ڈالنا نقصان دے تو مسح کا حکم........................	۱۵۸
۱۶۰	غسل میں غرارہ کا حکم........................	۱۵۹
۱۶۱	غسل میں کلی بھول جائے تو کیا کرے........................	۱۶۰
۱۶۲	ڈاڑھ میں میں چاندی بھرنا........................	۱۶۰
۱۶۳	ڈاڑھ مسالہ بھرا ہو تو غسل کا حکم........................	۱۶۱
۱۶۴	دانت پر خول........................	۱۶۱
۱۶۵	احتلام کے بعد بغیر پیشاب کے غسل کرنا........................	۱۶۲
۱۶۶	سفر میں غسل جنابت........................	۱۶۳
۱۶۷	منی نکلنے کے بعد کسی نے چاٹ لیا تو غسل واجب ہوگا یا نہیں؟........................	۱۶۳
۱۶۸	برہنہ غسل کرنے والے کا اسی غسل سے نماز پڑھنا........................	۱۶۴
۱۶۹	دھات اور منی نکلنے سے غسل کا حکم........................	۱۶۵
۱۷۰	بدن دبوانے سے خروج مادہ اور وجوب غسل........................	۱۶۵
۱۷۱	غسل کے وقت دعا پڑھنا........................	۱۶۶
۱۷۲	زنا کے بعد غسل کتنی مرتبہ واجب ہے؟........................	۱۶۷
۱۷۳	کیا چند بار جماع کر کے ایک غسل کافی ہے؟........................	۱۶۷
۱۷۴	غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا........................	۱۶۸
۱۷۵	برہنہ غسل پھر وہیں وضو........................	۱۶۹
۱۷۶	کیا غسل میں ناک میں پانی دینا فرض ہے؟........................	۱۷۰
۱۷۷	ڈلی دانت میں رہتے ہوئے غسل کا حکم........................	۱۷۱

☆......باب ششم......☆

موزوں پر مسح کے احکام

☆......باب ہفتم......☆

حیض ونفاس وغیرہ کے احکام

فصل اول : حیض ونفاس واستحاضہ کے احکام

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۸۰	کتے کا جھوٹا گھی........................	۲۶۱
۲۸۱	ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ........................	۲۶۱
۲۸۲	ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ........................	۲۶۳
۲۸۳	ناپاک شہد کا خارجی استعمال........................	۲۶۳
۲۸۴	سونف وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ........................	۲۶۴
۲۸۵	دودھ پیتے بچے کا جھوٹا........................	۲۶۵
۲۸۶	دودھ پیتے بچہ کی قے کا حکم........................	۲۶۵
۲۸۷	معدے سے نکلنے والی چیز نجس ہے........................	۲۶۶
۲۸۸	دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب........................	۲۶۷
۲۸۹	چھوٹا بچہ ماں کی گود میں پیشاب کرتا ہے اسمیں سہولت ہوسکتی ہے........................	۲۶۷
۲۹۰	نجس پانی سے روٹی یا دال وغیرہ کا حکم........................	۲۶۸
۲۹۱	کافر کے جھوٹے کا حکم........................	۲۶۸
۲۹۲	استنجے کی چھینٹ کا حکم........................	۲۶۹
۲۹۳	وضو کی چھینٹ کا حکم........................	۲۶۹
۲۹۴	قبل الغسل یا بعد الغسل ناپاک چھینٹ جسم پر پڑ جائے اس کا دھونا ضروری ہے.....	۲۷۰
۲۹۵	جھوڑ کے پانی کا حکم........................	۲۷۱
۲۹۶	حوض کا پانی بذریعہ نل بیت الخلاء کے لئے........................	۲۷۱
۲۹۷	خنزیر کی چربی صابن میں........................	۲۷۲
۲۹۸	صابن کو شبہ کی وجہ سے ناپاک نہیں کہا جائے گا........................	۲۷۳
۲۹۹	کیا چمڑے کی نجاست دباغت کے بعد لوٹ آئے گی........................	۲۷۳

فصل سوم : برتنوں کی پاکی اور ناپاکی

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۵۷	بیت الخلاء کا لوٹا ڈرم میں ڈال کر پانی لینا..	۳۲۳
۳۵۸	ناپاک کنویں کو پاک کرنے پر ڈول رسی وغیرہ کا حکم........................	۳۲۴
۳۵۹	چمار کا استعمال کیا ہوا برتن کس طرح پاک ہوگا................................	۳۲۴
۳۶۰	شراب والی بوتل کا دھونے کا بعد استعمال..	۳۲۵
	فصل چہارم : زمین کی پاکی اور ناپاکی	
۳۶۱	کیا ناپاک زمین خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے..................................	۳۲۷
۳۶۲	کتے کی قے اور پائخانہ سے مسجد کو پاک کرنا ضروری ہے........................	۳۲۸
۳۶۳	نجس جگہ کوتحری سے پاک کیا جائے..	۳۲۹
۳۶۴	نجس زمین پر خشک ہونے کے بعد پانی گرنے سے کیا وہ پھر ناپاک ہوجائے گی.....	۳۲۹
۳۶۵	ظاہرِ زمین پر نجاست نہ ہو تو بھیگا پیر رکھنے سے پیر نجس نہیں ہوگا..................	۳۳۰
۳۶۶	مٹی کے مکان میں بچہ بار بار پیشاب کرتا ہے اسکی تطہیر..............................	۳۳۰
۳۶۷	گوبر سے لیپی ہوئی زمین کا حکم..	۳۳۱
۳۶۸	پختہ فرش ناپاک ہوجائے تو اس پر نماز کا حکم...	۳۳۱
۳۶۹	قبرستان کی مٹی کا حکم..	۳۳۲
۳۷۰	بارش سے تر ہو کر زمین ناپاک نہیں ہوتی..	۳۳۳
۳۷۱	راستوں کی کیچڑ کا حکم...	۳۳۳

تمت وبالفضل عمت

☆......☆......☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

پانی اور کنویں کے مسائل

ماء مستعمل

سوال:- کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں۔ زید کہتا ہے کہ اگر لوٹے میں وضو کے لئے پانی رکھا گیا اور متوضی کی انگلی یا کسی اور شخص کی جو کہ بے وضو ہو انگلی پڑ گئی تو وہ پانی ماء مستعمل ہو جاتا ہے اور پھر اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ ماء مستعمل کب ہوتا ہے اور کتنے عضو کے پانی میں پڑنے سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔ **وكذا اذا وقع الكوز في الجب فادخل يده فيه الى المرفق لاخراج الكوز لايصير مستعملاً بخلاف ماذا ادخل يده في الاناء او رجله للتبرد فانه يصير مستعملاً لعدم الضرورة هكذا في الخلاصة. ويشترط ادخال عضو تام لصيرورة الماء مستعملاً في الرواية المعروفة عن ابي يوسف رحمه الله كذا في المحيط وبادخال الاصبع والا صبعين لايصير مستعملاً (كذا في الظهيريه)** فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱ ص ۱۲، جواب مکمل و مدلل فرمائیں، نیز خط مذکورہ عبارت کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا اسکا مطلب بھی سمجھا دیجئے کہ یہ قول معتبر ہے یا نہیں؟ اور نیز معترض یہ بھی وجہ بیان کرتا ہے کہ چونکہ حصۂ انگلی یا انگلی ڈوب جانے سے اس حصہ کی نجاست

حکمیہ زائل ہوگئی۔ لہٰذا وہ پانی مستعمل ہوگیا کنویں سے گھڑا بھرا جاتا ہے اور اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا جاتا ہے جس سے اسمیں اکثر انگلیاں ڈوب جاتی ہیں لہٰذا یہ زید کے کہنے کے مطابق اس سے وضو جائز نہیں اور ہم لوگوں کے یہاں یہی طریقہ پانی لانے میں ہے لہذا ایسی صورت میں اس پانی سے وضو کی ہوئی نمازیں بھی باطل ہوں گی۔ کیا یہ شبہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ماءِ مستعمل سے وضو جائز نہیں لیکن اگر ماءِ مستعمل اور غیر مستعمل مخلوط ہوں اور غیر مستعمل زیادہ ہوتو وضو جائز ہے کیونکہ مفتیٰ بہ اور مختار قول کے مطابق ماءِ مستعمل طاہر غیر مطہر ہے جب لوٹے میں ایک انگلی یا گھڑے میں چند انگلیاں ڈوب جائیں تو اس سے وہ تمام یا اکثر مستعمل نہیں ہوتا بلکہ جس قدر حصۂ ماء سے انگلی ملاقی ہوگی اسی قدر حصہ مستعمل ہوگا اور وہ بہت ہی قلیل مقدار ہے۔ و الغلبة فی المائع الذی لاوصف لہ کالماء المستعمل تکون بالوزن و ھذا الاعتبار یجری فی ماء القی الماء المستعمل فی المطلق او انغمس الرجل فیہ علیٰ ماھو الحق واما مافی کثیر من الکتب من ان الجنب اذا ادخل یدہ أو رجلہ فی الماء فسد الماء فمبنی علیٰ روایة نجاسة الماء المستعمل وھی روایة شاذ ة واما علیٰ المختار للفتویٰ فلا قال فی البحر فاذا عرفت ھذا فلا تتاخر عن الحکم بصحة الوضوء ای الغسل من الفساقی الصغار الکائنة فی المدارس والبیوت اذلافرق بین استعمال الماء خارجاً ثم صبہ فی الماء المطلق وبین ماء اذا انغمس فیہ فانہ لایستعمل منہ الاماتساقط عن الاعضاء اولاقی الجسد فقط وھو بالنسبة لباقی الماء قلیل ویتعین علیک حمل کلام من یقول بعدم الجواز علیٰ القول الضعیف لاالصحیح فالحاصل انہ یجوزالوضوء و الغسل من الفساقی الصغار مالم یغلب علیٰ ظنہ ان الماء المستعمل اکثر أومساو ولم یغلب علیٰ ظنہ وقوع نجاسة فیہ. وتمامہ فیہ.

واعلم ان صفة الماء المستعمل حکی بعضھم فیھا خلافا علیٰ ثلاث

روایات وقال مشائخ العراق لم یثبت فی ذٰلک اختلاف اصلاً بل ھو طاھرٌ غیر طھور عند اصحابنا جمیعاً قال شیخ الاسلام فی شرح الجامع الصغیر وھو المختار عندنا وھو المذکور فی عامة کتب محمد عن اصحابنا واختارہ المحققون من مشائخ ما وراء النھر وقال فی المجتبیٰ وقد صحت الروایات عن الکل انہ طاھر غیر طھور الاالحسن روایتہ شاذة غیر ماخوذ بھا کما فی مجمع الانھر الخ. (طحطاوی علیٰ مراقی[1] الفلاح ص ۱۴)

علامہ ابن نجیمؒ نے بحر[2] میں اور شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار[3] میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے خط کشیدہ عبارت کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ظرف میں اگر پورا ہاتھ دیا جائے اور وہ ظرف زیادہ بڑا نہ ہو تو اس پانی کا اکثر حصہ ہاتھ سے ملاقی ہو کر مستعمل ہو جائے گا اگر صرف ایک دو انگلی اس میں داخل کرے تو اس سے وہ تمام پانی مستعمل نہ ہوگا چونکہ اس طرح اکثر حصہ انگلی سے ملاقی نہ ہوگا۔ بلکہ اقل حصہ ملاقی ہوگا اور غلبہ غیر مستعمل کو حاصل رہے گا۔ پس تمام پانی سے وضو کے جواز کا حکم دیا جائے گا۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ ۱۶؍ جمادی الاولیٰ ۶۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۷؍ جمادی الاولیٰ ۶۹ھ

ماءِ مستعمل کا حکم

سوال:- (۱) وضو کا مستعمل پانی جو نالی میں گرتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر

---

[1] مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص: ۱۸ تا ۲۰ (مطبوعہ مصر) اول کتاب الطھارة.
[2] البحرالرائق ص: ۹۰، ج: ۱، (مطبوعہ الماجدیہ کویٹہ) کتاب الطھارة.
[3] شامی زکریا ص: ۳۴۸، ج: ۲، باب المیاہ، مبحث الماء المستعمل. مجمع الانھر ص ۳۰ ج ۱ باب المیاہ، دار الکتب العلمیة بیروت.

وضو کرتے وقت جلدی میں ٹوپی نالی میں گر گئی اور بغیر دھوئے ہوئے پہن کر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟

(۲) ایسے ہی غسل خانہ میں کوئی نجاست نظر نہیں آتی، ایک شخص نے دیوار پر کپڑے رکھے وہ ہوا سے غسل خانہ میں گر گئے اور اس نے بلا دھوئے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ماءِ مستعمل مفتیٰ بہ قول پر پاک ہے۔ اگر وضو کی نالی میں کوئی نجاست نہیں تھی تو ایسی ٹوپی اوڑھ کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی[۱]۔

(۲) ان کپڑوں کا حکم بھی یہی ہے، تاہم ایسی ٹوپی اور ایسے کپڑوں کا دھو لینا احوط ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۰/۳/ ۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دار العلوم دیوبند

ماءِ مستعمل کسے کہتے ہیں؟

سوال:- زید وعمر وبکر کا باہم تنازع ماءِ مستعمل میں ہے، زید کا بیان ہے کہ ماءِ مستعمل وہ پانی کہلاتا ہے کہ غسل یا وضو کرتے ہوئے اعضاء سے جدا ہو کر زمین پر گرے اسی ماءِ مستعمل کا یہ حکم بیان کیا جاتا ہے کہ وہ خود پاک ہے لیکن دوسری شئی کو پاک نہیں کر سکتا، گو اعضاء پر ناپاکی نہیں لگی ہوئی ہوتی مگر چونکہ اس کو بھی علیٰ وجہ القربۃ استعمال کیا جاتا ہے اور معنًی اس سے حدث کا ازالہ ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا یہ حکم رکھا گیا ہے، بایں وجہ زید ماءِ مستعمل کی تعریف کرتے ہوئے

---

[۱] وقد صحت الروايات عن الكل انه اى الماء المستعمل طاهر غير طهور (طحطاوى على مراقى الفلاح ص۱۸) مطبوعه مصر، كتاب الطهارة.

یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وضو کرتے ہوئے جو پانی مساجد کی نالیوں میں گرتا ہے وہ ماءِ مستعمل ہے خود پاک ہوتا ہے لیکن دوسری شی کو پاک نہیں کرسکتا، اور وہ پانی جو کہ وضو کے بعد لوٹے میں بچ جاتا ہے وہ طاہر وطہور دونوں ہے اور اس پانی کا استعمال ہر جگہ ہوسکتا ہے یعنی کپڑا و بدن وغیرہ پاک کرسکتے ہیں اور وضو کے کام میں بھی لاسکتے ہیں چوں کہ ماءِ مستعمل لوٹے میں کا پانی نہیں ہوتا، اس لئے اس پانی سے وضو کرنے میں کیا شبہ اور کیا خلل؟

بیان مذکورہ پر بکر یہ کہتا ہے کہ نہیں وضو کے بعد جو پانی لوٹے میں رہتا ہے وہ ماءِ مستعمل ہے اور اس سے وضو کرنا ناجائز ہے اور دلیل اور وجہ معقول اپنے نزدیک یہ بیان کرتا ہے کہ چوں کہ وضو کرتے ہوئے پانی کے قطرے لوٹے میں ضرور گرجاتے ہیں۔ لہٰذا وہ مستعمل ہوجاتا ہے۔ وضو کے کام میں لانا درست نہیں۔ زید نے اسکا معارضہ یہ پیش کیا ہے کہ اگر چند قطروں کی وجہ سے وہ مستعمل ہوگیا تو چاہئے کہ ہر ایک عضو کے واسطے جدا برتن ہو چوں کہ قطرہ ہاتھوں کا ضرور لوٹے میں بکر کے قول کے موافق گرجائیگا اور وہ پانی مستعمل ہوجائیگا اس وجہ معقول کا جواب بکر صرف ان الفاظ میں دیکر پھر ایک معارضہ پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ لوٹوں کو بھی بغیر پاک اور خشک کئے ہوئے وضو نہ کریں چونکہ ماءِ مستعمل لپٹا ہوا ہے بلکہ گھونٹ دو گھونٹ باقی رہ جاتا ہے اس پر بکر یہ کہتا ہے کہ اس قدر کا کچھ حرج نہیں، پھر زید نے کہا کہ جب گھونٹ دو گھونٹ کا کچھ نقصان نہیں تو وضو کرتے ہوئے کونسے سو دو سو گھونٹ لوٹے میں گرجاتے ہیں امید کہ برائے کرم مفصل جواب تحریر فرماویں کہ لوٹے میں کا بچا ہوا پانی مستعمل ہوتا ہے یا وہ پانی جو وضو کرتے ہوئے نالیوں میں گرتا ہے اور جس طرح کہ وضو کا بچا ہوا پانی پینا جائز ہے اس پانی کو دوسری شئی کو پاک کرنے میں یا وضو کرنے میں کام میں لاسکتے ہیں یا نہیں۔ یعنی اس سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟ دیگر جس مقام پر عربی داں عالم موجود ہوں، اس مقام پر کسی شخص اردو داں کو یعنی استاد سے مسئلہ نہ سیکھا ہو اور متعدد مرتبہ بلکہ سب مسائل عقل پر زور دیکر اپنی ظاہری عزت کی وجہ سے غلط سلط بتادیتا ہو، شریعت مقدسہ میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ماءِ مستعمل وہ ہیکہ جس سے حدث کوزائل کیا گیا ہو، یا علیٰ وجہ القربت بدن میں استعمال کیا گیا ہواور عضو سے علیٰحدہ ہوتے ہی اسکو مستعمل کا حکم دیدیا جائیگا اس سے پہلے اسکو مستعمل نہیں کہا جائیگا، خواہ بدن پر لگا ہوا ہو یا لوٹے وغیرہ میں بعد وضو موجود رہے، "الماء المستعمل: **ماازیل به حدث او استعمل فی البدن علیٰ وجه القربة ومتی یصیر الماء مستعملاً الصحیح انه کمازال العضو صار مستعملاً.**"(ھدایہ[1] ج ۱/ ص ۲۲)

لہٰذا جو پانی وضو اور غسل کے بعد برتن، لوٹے وغیرہ میں بچ رہتا ہے وہ مستعمل نہیں اس کو پینا اور رفع حدث وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہے البتہ جو قطرات وضو کرتے ہوئے بدن سے جدا ہوکر لوٹے میں گرتے ہیں وہ مستعمل ہیں اور ماءِ مستعمل خود تو طاہر ہوتا ہے مگر اس کو رفع حدث یعنی وضو اور غسل کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہاں کپڑا وغیرہ اس سے پاک کیا جاسکتا ہے، **وھو (ای الماء المستعمل) طاھر ولیس بطھور لحدث بل لخبث علیٰ الراجح المعتمد قال الشامی لخبث ای نجاسة حقیقیة فانه یجوز ازالتھا بغیر الماء المطلق من المائعات خلافا لمحمدؒ.** (شامی[2] ص: ۲۰۷ ج ۱) لیکن وہ قطرات قلیل ہیں جب خالص پانی ان سے زیادہ ہے تو اب اس کو وضو کے کام میں لانے میں بھی کوئی خرابی نہیں، **وقد صرحوا بان الماء المستعمل علیٰ القول بطھارته اذا اختلط بالماء الطھور لایخرجه عن الطھوریة الااذا غلبه او ساواہ اما اذاکان مغلوباً فلا یخرجه عن الطھوریة فیجوز الوضؤ بالکل** (بحر[3] ص: ۷۰ ج: ۱)

---

[1] ھدایه ص: ۳۹، ج: ۱، (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب الطھارة، باب الماء الذی یجوز به الوضوء الخ.

[2] شامی نعمانیه ص ۱۳۴ ج ۱. شامی زکریا ص: ۳۵۲، ج: ۱، باب المیاہ، مطلب فی تفسیر القربة والثواب.

[3] البحر الرائق ص: ۷۰، ج: ۱، (مطبوعه کوئٹه) کتاب الطھارة. مجمع الانھر ص ۳۰ ج ۱ باب المیاہ، دار الکتب العلمیة بیروت.

دیگر غیر عالم کو بغیر واقفیت کے مسئلہ اپنی عقل کے زور سے بتانا سخت گناہ ہے خصوصاً جبکہ وہاں عالم بھی موجود ہو، اور اگر اسنے غلط بتلایا اور کسی نے اسپر عمل کیا تو عمل کرنیوالے کا گناہ بھی بتلانے والے کے ذمہ ہوگا، عَنْ اَبِی هُرَیْرَ ةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عَلْمٍ فَاثْمُهُ عَلیٰ مَنْ اَفْتَاهُ (رواه ابو دؤاد، مشکوٰۃ شریف[۱] ص: ۳۹) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف ۲/۱۲ ۵۲ھ

صحیح: سعید احمد مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ماءِ مستعمل کے قطروں کا جسم یا کپڑوں پر گرنا

سوال:- وضو کرنے کی حالت میں یا وضو کرنے کے بعد اگر وضو کا پانی جسم پر یا جسم کے کسی کپڑے پر گر جائے تو اس صورت میں کپڑا یا وہ حصہ جسم کا جس پر ماءِ مستعمل گر گیا ہے تو کیا وہ جگہ نجس ہوگئی یا وہ کپڑا ناپاک ہوگیا۔ برائے مہربانی مفصل مدلل مع ثبوت احادیث مستندہ و کتب فقہ تحریر فرمایئے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس پانی سے مفتیٰ بہ قول کے موافق نہ جسم ناپاک ہوتا ہے نہ کپڑا، والماء المستعمل لقربة اورفع حدث اذا استقر في مكان طاهر لامطهر (بحر ص[۲] ۹۰ ج ۱) واما ما مسح بالمنديل اوتقاطر على الثوب فهو مستعمل الا انه لايمنع جواز الصلاة

---

[۱] مشكوة شريف ص: ۳۵، (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب العلم، قبيل الفصل الثالث.

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

[۲] البحر الرائق ص: ۹۰-۹۳، ج: ۱ مبحث الماء المستعمل، مطبوعه كوئٹه پاكستان.

لان الماء المستعمل طاهر عند محمد وهو المختار الخ بحر ۱/۹۸.[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم　حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۵/ ۶۶ھ

صحیح: عبد اللطیف　　الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

جنبی اور حائضہ کا ماء مستعمل ناپاک نہیں

سوال:- جنبی اور حائضہ کا ماء مستعمل پاک ہے یا ناپاک؟ یعنی جنبی اور حائضہ کا ماء مستعمل ماء قلیل یا کنویں وغیرہ میں گر جائے تو وہ پاک رہے گا یا ناپاک؟ اسی طرح اگر کپڑے وغیرہ میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کپڑے سے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اگر ماء مستعمل اس کا ناپاک ہے تو پھر حائضہ عورتوں کا کھانا وغیرہ بنانا دیگر امور میں اشتباہ پیدا ہو جائیگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جنب، حائض، نفساء کے ہاتھ وغیرہ سے لگا ہوا پانی نجس نہیں، جبکہ اس ہاتھ پر نجاست حقیقیہ نہ لگی ہو[2]، ایسا پانی اگر کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] البحر الرائق ص: ۹۰-۹۳، ج: ۱ مبحث الماء المستعمل، مطبوعه كوئٹه پاكستان.

[2] المحدث او الجنب إذا أدخل يده فى الإناء للاغتراف وليس عليه نجاسة لايفسد الماء يعنى لاينجس ولايصير مستعملا الخ حلبى كبيرى ص ۱۵۲، فصل فى الانجاس، الماء المستعمل، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. فتح القدير ص۸۷ ج ۱ الماء المستعمل مطبوعه دارالفكر، تاتارخانيه ص ۲۱۳ ج ۱ مطبوعه كراچى.

[3] وضوء الحائض مستعمل (بحر ص ۹۲ ج ۱) والماء المستعمل لقربة اورفع حدث اذا استقر في مكان طاهر لامطهر (بحر ص ۹۰ ج ۱) مطبوعه الماجديه كويٹه. كتاب الطهارة، الماء المستعمل اذا وقع فى البئر لايفسده الا اذا غلب وهو الصحيح، عالمگيرى كوئٹه ص ۲۳، الباب الثالث فى المياه، الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ.

جس کنویں میں مستعمل پانی اندر جائے اس سے وضو وغیرہ کا حکم!

سوال:- دیہات میں اکثر لوگ کنویں پر غسل جنابت وغیرہ کرتے ہیں اور مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے نیز عورتیں بھی بہت بے احتیاطی سے غسل کرتی ہیں مستعمل پانی کنویں میں گرتا ہے مگر تمام ضروریات اس کنویں سے پوری ہوتی ہیں لہٰذا اس کا استعمال وضو و غسل میں کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز اس کو پاک سمجھا جائے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک یہ تحقیق نہ ہو کہ نجاست (پیشاب پاخانہ منی وغیرہ) اس پانی بھرنے اور نہانے کی وجہ سے کنویں میں گر رہی ہے اس سے کنویں کو نجس نہیں کہا جائے گا[1]، جو لوگ غسل جنابت وہاں کرتے ہیں ان کو بتا دیا جائے کہ وہ نجاست حقیقیہ پہلے علیحدہ پاک کر لیا کریں اور غسل ایسی طرح کریں کہ پانی کنویں میں نہ جائے جب تک کنویں میں نہ جائے تب تک کنویں کو نجس قرار نہیں دیا جائے اس کا پانی وضو وغیرہ میں استعمال کرنا درست ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض میں پیر ڈال کر دھونا!

سوال:- ایک شاہی جامع مسجد کے امام صاحب جب حوض میں وضو کرتے ہیں تو پاؤں

[1] من شک فی انائه أو ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لافهو طاهر مالم یستیقن الخ، شامی زکریا ص: ۲۸۳، ج: ۱، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیة کراچی ص ۱۴۶ ج ۱، کتاب الطهارة، الوضوء، نوع آخر فی مسائل الشک.

[2] جنب اغتسل فانتضح من غسله شئ فی إنائه لم یفسد علیه الماء الی ما قال والماء المستعمل اذا وقع فی البئر لا یفسده إلا إذا غلب وهو الصحیح، فتاوی هندیه ص ۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فیما لایجوز به محیط السرخسی ص ۴۶ ج ۱ الجزء الاول باب الوضوء والغسل، مطبوعه دار الفکر بیروت.

حوض میں ڈال کر دھوتے ہیں جھوٹا پانی اس میں ڈال دیتے ہیں، کیا اس طرح حوض کے پانی کو نقص یا خرابی پیدا نہیں ہوتی؟ کیا یہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر حوض بڑا (دہ دردہ) ہے تو پانی ناپاک نہیں ہوا، اگرچہ نظافت کی بات یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے [1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اعضاءِ وضو پر تری کے ساتھ مصلّے پر جانا اور حضور ﷺ کا غُسالہ

سوال:- وضو کرنے کے بعد جو پانی اعضاءِ وضو پر باقی رہتا ہے اس کے ساتھ مصلّے پر جانا کیسا ہے؟ درانحالیکہ حضور ﷺ وضو فرمارہے تھے اور صحابہ کرامؓ اس پانی کو لیکر چہروں پر مل رہے تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاءِ وضو پر جو پانی کا اثر باقی رہتا ہے وہ ماءِ مستعمل یا نجس نہیں ہے، اس کے ساتھ مصلّے پر جانا بلاشبہ درست ہے **فَمَادَامَ عَلَى العضو لايصير مستعملاً اهـ (بحر [2] ص ۹۳ ج ۱)**

---

[1] هكذا يفهم من قوله الغدير العظيم كالجارى لايتنجس الا بالتغير (عالمگیری ص:۱۸، ج:۱، الباب الثالث في المياه) كتاب الطهارة. (مطبوعه كوئٹه پاكستان) فإن أدخل الجنب يده أو رجله فى البئر لم يفسده الى قوله بخلاف الاناء فإنه لو ادخل رجله فى الإناء يفسده، خلاصة الفتاوى ص۷ ج ۱، مطبوعه لاهور، شامى كراچى ص ۲۰۰ ج ۱ باب المياه، شامى زكريا ص ۳۲۸، ۳۲۷، باب المياه، مطلب فى مسئلة الوضوء من الفساقى.

[2] البحرالرئق ص:۹۳، ج:۱، (مطبوعه الماجديه كوئٹه) كتاب الطهارة، شامى زكريا ص ۳۵۴ ج ۱ كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب مسألة البئر جحط، حلبى كبير ص ۱۵۲ فصل فى الانجاس، الماء المستعمل، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

تنبیہ:- حضورِ اکرم ﷺ کے غسالہ شریف پر دوسروں کے غسالہ کو قیاس نہ کیا جائے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳؍۲؍ ۹۱ھ

ریل گاڑی کے پائخانوں کے پانی کا حکم

سوال:- ریل گاڑی کے پاخانوں میں جو پانی ہوتا ہے وہ پاک سمجھا جائے گا یا ناپاک؟ اس میں پانی ہوتے ہوئے تیمّم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ اس پانی سے وضو کرتے ہوئے طبیعت کو کراہت معلوم ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی پاک ہے طبعی کراہت کی وجہ سے شبہ نہ کیا جائے[2] ایسی حالت میں تیمّم درست نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا

سوال:- ایک لوٹے میں پانی لے کر عورت نے وضو کیا کیا حضرت امام احمد رحمہ اللہ

---

[1] قد صح أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا إلٰى وضوئه فمسحوا به وجوههم فلو كان نجسا لمنعهم الخ عناية علٰى فتح القدير ص۸۷ ج۱ باب المياه، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2] من شك في انائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة او لا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار وكذا ما يتخذه اهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب الخ شامي زكريا ۲۸۳ ج۱ وشامي كراچي ص۱۵۱ ج۱ قبيل مطلب في ابحاث الغسل، تاتارخانية ص۱۴۲ ج۱ كتاب الطهارة، الوضوء، نوع آخر في مسائل الشك، مطبوعه كراچي.

کے نزدیک اس لوٹے کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا جائز ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

مجھے ان کے مذہب کی تحقیق نہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دس بیگھہ کے تالاب میں غسل وغیرہ

سوال:- ہمارے یہاں ہر ایک تالاب دس بیگھہ کے قریب ہے، پانی کی گہرائی دس ہاتھ ہے، مگر ۴۷ء سے پہلے تو صرف ایک دو ہندو اور باقی سب مسلمان کپڑا دھوتے اور غسل کرتے تھے، مگر اب سب ہندو غسل کرتے ہیں اور کپڑا دھوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کے اندر غسل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور کپڑے پاک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اس تالاب میں غسل کرنا، کپڑے دھونا درست ہے۔ کوئی شبہ نہ کریں[2]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] فائدہ مغنی ابن قدامہ میں ہے عورت کے بچے ہوئے وضو کے پانی سے مرد کو وضو کرنا جائز نہیں ہے یہی مشہور روایت ہے، اختلف الرواية عن احمد رحمه الله فى وضوء الرجل بفضل وضوء المرأة اذا خلت به والمشهور عنه انه لا يجوز ذالک الخ. (مغنى ابن قدامه ص ۱۳۶ ج ۱) مطبوعه دار الفكر. مسألة لا يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة الخ، قبيل باب الغسل من الجنابة. شامى كراچى ص ۱۳۳ ج ۱ مطلب الاسراف فى الوضوء.

[2] الغدير العظيم كالجارى لايتنجس الا بالتغير (عالمگيرى ص ۱۸ ج ۱، كتاب الطهارة، الباب الثالث فى المياه، مطبوعه كوئٹه) هداية ص ۳۶ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه مكتبه تهانوى ديوبند، فتاوى قاضيخان ص ۵ ج ۱ فصل فى الماء الراكد كتاب الطهارة مطبوعه كوئٹه.

ٹیوب ویل کا پانی ماء جاری ہے

سوال:- آج کل جنگلوں میں ٹیوب ویل جاری ہیں، دوفٹ چوڑی نالیون سے پانی گذر کر میلوں تک کھیتوں میں حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا ہے تو یہ ماء جاری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ تو حقیقۃً ماء جاری ہے (کذافی الدر المختار)[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۸/ ۸۵ھ

نل کا پانی کیا ماء جاری ہے؟

سوال:-نل (ہینڈ پمپ) کے پانی کا حکم ماء جاری کے مثل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نل سے نکل کر بہنے والے پانی پر ماء یذهب بتبنة صادق آتا ہے یا نہیں بس اس کو دیکھ لیا جائے[2]! فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] والجاری وهو مایعد جارياً عرفاً وقيل مايذهب بتبنة (درمختار على الشامى ص:۱۸۷، ج:۱) مطبوعه كراچی. مطلب الاصح انه لايشترط في الجريان المدد (شامی نعمانیه ص ۱۲۵، ج ۱) باب المياه. عالمگیری ص ۱۶ ج ۱ الباب الثالث فى المياه الفصل الاول. مطبوعه کوئٹه مجمع الانهر ص ۴۸ ج ۱ دار الكتب العلمية بيروت.

[2] والجارى وهو ما يعد جاريا عرفاً وقيل ما يذهب بتبنة على الاصح الخ در مختار على الشامى كراچی ص ۱۸۷ ج ۱ مطلب الاصح انه لا يشترط فى الجريان المدد. عالمگیری ص ۱۶ ج ۱ الباب الثالث في المياه الفصل الاول، کوئٹه. مجمع الانهر ص ۴۸ ج ۱ دار الكتب العلمية بيروت.

بارش کا پانی پرنالہ میں روک کر اس سے وضو کرنا!

سوال:- کافی دنوں کے بعد بارش ہو تو دس پندرہ منٹ کے بعد پرنالہ کا پانی کسی برتن وغیرہ میں روک کر اس پانی کو استعمال میں لانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے جب کہ اس میں کوئی نجاست نہ ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دیوبند کے ایک فتوی کا حوالہ

سوال:- موجودہ زمانہ میں کھیتوں کی آب پاشی کے لئے ٹیوب ویل استعمال کرتے ہیں جس میں انجنوں کے ذریعہ سے زمین سے یا کنویں وغیرہ سے پانی نکالا جاتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس پانی سے جنابت وغیرہ کا غسل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ مجھ سے ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا تھا تو میں نے ظاہری صورت کے پیش نظر جواز کا فیصلہ کر دیا تھا، لیکن انہوں نے کہا دیوبند سے عدم جواز کا فتویٰ نکلا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

دیوبند کا وہ فتویٰ بھیجئے، اس کو دیکھ کر جواب دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولو كان على السطح عذرة فوقع عليه المطر فسال الميزاب وان كانت النجاسة عند الميزاب وكان الماء كله يلاقي العذرة أو اكثره أو نصفه فهو نجس والا فهو طاهر (عالمگیری ص ۱۷ ج ۱، الباب الثالث في المياه) كتاب الطهارة. (مطبوعه كوئٹه)، خانية على الهندية كوئٹه ص ۴ ج ۱ كتاب الطهارة، فصل في الطهارة بالماء، تاتارخانية كراچی ص ۱۶ ج ۱، كتاب الطهارة، الفصل الرابع في المياه.

اس پانی سے وضو جس کا رنگ ومزہ دوا سے متغیر ہوگیا

سوال:- سرکار کی طرف سے دفع ہیضہ وغیرہ امراض کے لئے کنویں میں جو دوا ڈالی جاتی ہے اوراس کی وجہ سے رنگ اور بو بدل جاتی ہے تو اس پانی کا حکم کیا ہے اور رنگ اور بو نہیں بدلتی تو کیا حکم ہے۔امید ہے کہ جواب شافی اور کافی سے مطلع فرما کر شاکر فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

اگر کسی پاک جامد چیز کے ملنے سے پانی کے تمام اوصاف بغیر پکائے متغیر ہوجائیں لیکن پانی اپنی رقت اور سیلان پر باقی رہے اور اس کا نام بدل کر نیا نام پیدا ہو تو ایسے پانی سے وضو درست ہے،**والغلبة تحصل في مخالطة الماء لشيء من الجامدات الطاهرات باخراج الماء عن رقته فلا ينعصر عن الثوب واخراجه عن سيلانه فلا يسيل على الاعضاء سيلان الماء واما اذا بقى على رقته وسيلانه فانه لايضر اي لايمنع جواز الوضوء به تغير اوصافه كلها بجامد خالطه بدون طبخ كزعفران وفاكهة وورق شجرة اهـ مراقى الفلاح قوله الطاهرة اما النجسة فتنجس القليل منه مطلقا والكثير ان ظهر احد اوصافها اهـ**[1]۔ (طحطاوی ص:۱۶-۱۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۷/۱۱/۶۷ھ

جس پانی کے اوصاف بدل گئے ہوں اس سے وضو

سوال:- ایک گاؤں میں ایک بہت بڑا گڑھا ہے اوراس میں پانی بھی بہت ہے مگر بوجہ آمدورفت چارپایوں کے اس کے تین اوصاف میں سے ایک وصف بدل جاتا ہے اور

---

[1] طحطاوی ص ۱۹ - ۲۰، مطبوعه مصر.اول كتاب الطهارة. مبحث المياه. حلبى كبيرى ص ۹۰ باب المياه سهيل اكيڈمى لاهور، تاتارخانية كراچى ص ۲۱۰،۲۰۹ ج ۱ كتاب الطهارة، نوع آخر فى بيان المياه التى لا يجوز الوضوء بها على الوفاق وعلى الوفاق.

اصحابِ قریہ کو بغیر اس کے وضو کرنے کیلئے اور پانی نہیں ملتا سوا اس کے کہ دوسرے گاؤں میں سے لائیں باقی وہ اپنے پینے کیلئے تو لا سکتے ہیں مگر اس سے زیادہ نہیں لا سکتے اور کنویں سے بھی غربت کیوجہ سے نہیں نکال سکتے تو اب کیا کریں آیا صرف وضو کرلیں یا وضو مع التیمم کریں یا باہر سے لاکر وضو کریں اگرچہ ان کا نقصان ہو۔

التنقیح

❀ وہ گڑھا کتنا بڑا ہے یعنی اس کا طول، عرض، عمق کس قدر ہے وہ دہ دردہ ہے یا اس سے کم ہے یا زیادہ ہے؟

✿ دہ دردہ سے بھی زیادہ ہے۔

❀ اس میں پانی بارش کا جمع ہوتا ہے یا کسی نہر وغیرہ سے آتا ہے؟

✿ پانی اس میں بارش کا جمع ہوتا ہے۔

❀ گرمی اور خشکی کے زمانہ میں اس میں پانی باقی رہتا ہے یا خشک ہوجاتا ہے؟

✿ ہاں بالکل خشک ہوجاتا ہے جب کہ بارش چھ ماہ یا ۷/ ماہ نہ ہو۔

❀ دوسرا گاؤں جس میں پانی ہے وہ کتنی دور ہے؟

✿ وہ گاؤں تقریباً ایک کوس ہے یعنی ڈیڑھ میل۔

❀ کیا اس گاؤں میں اس گڑھے کے علاوہ اور کہیں پانی نہیں؟

✿ نہیں ہے۔

❀ دوسرے کنویں سے غربت کیوجہ سے پانی نہیں نکال سکتے، کیا وہاں پانی قیمتاً ملتا ہے؟

✿ ہاں پانی نکالنے کے ایسے اسباب ہیں کہ جن پر قیمت خرچ آتی ہے۔

❀ تمام گاؤں کے غسل کے لئے اور کپڑے اور برتن دھونے کیلئے پانی کہاں سے آتا ہے؟

✿ اسی گڑھے سے۔

ان امور کے جواب پر اصل سوال کا جواب موقوف ہے۔ از مدرسہ مظاہر علوم تنقیحی سوالات کی لڑی میں جوابات تنقیحی پر دیئے گئے ہیں (ناقل) ۱۴ر محرم ۵۶ھ

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسے پانی سے وضو اور غسل جائز ہے جب کہ وہ دہ دردہ سے بھی زیادہ ہے تو وہ ماء جاری کے حکم میں ہے، کسی وصف کے بدلنے سے اس کا حکم نہیں بدلے گا پس اس پانی کے موجود ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں البتہ اگر اس میں نجاست کا کوئی اثر نمایاں طور پر ظاہر ہو جائے مثلاً تمام پانی میں نجاست کا مزہ آجائے، یا اسکا رنگ غالب ہو جائے تو اس سے وضو جائز نہیں، اما اذا كان عشراً في عشر بحوض مربع أو ستة وثلاثين في مدور وعمقه أن يكون بحال لاتنكشف أرضه بالغرف منه على الصحيح وقيل بقدر عمقه بذراع شبر فلاينجس الا بظهور وصف النجاسة فيه حتى موضع الوقوع وبه اخذ مشائخ بلخ توسعة على الناس والتقدير بعشر في عشر هو المفتى به ا هـ (مراقى الفلاح)[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ ۱۵/۱/ ۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۱۶ر محرم ۱۳۵۶ھ

دودھ، چھاچھ، شوربہ سے وضو

سوال:- دودھ، چھاچھ، تیل وغیرہ سے وضو درست ہے یا نہیں؟ یا جس پانی میں دودھ

[1] مراقی الفلاح علی حاشیه الطحطاوي ص ۲۱، مطبوعه مصر. اول کتاب الطهارة. مجمع الأنهر ص۴۷ ج۱ باب المیاه دار الکتب العلمية بيروت، عالمگیری ص۱۸ ج۱ الباب الثالث فی المیاه الفصل الاول. مطبوعه کوئٹه.

یا چھاچھ غالب ہوا زرُوئے رنگ درانحالیکہ صفت سیلان باقی ہے، اسی طریقے سے ہلدی پانی کے اندرڈال کرغسل کرتے ہیں فقہاء کرام یہ جولکھتے ہیں کہ جب پاک شئ پانی کے اندرمل جائے جیسے صابون وغیرہ تو جب تک صفت سیلان باقی ہواس سے وضوغسل درست ہے۔تو وہ شوربا جس کے اوپرروغن کا نام ونشان نہ ہواس سے وضوکرنا کیسا ہے؟ یااس کے مثل ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جو چیز پانی میں ملائی جائے اوراس کے ملانے سے پانی کے سیلان ورقت میں فرق نہ آئے اوروہ چیز جامد ہوتوایسے پانی سے وضواورغسل درست ہے،اگر مائع ملایاجائے تواگراسمیں تین اوصاف تھےتو دووصف ظاہر ہونے پر،اگر دووصف تھےتوایک وصف ظاہرہونے پر،اگر کوئی وصف نہیں تھا تو اسکےنصف یانصف سےزائدہوجانے پراس پانی سےوضواورغسل درست نہیں،**ولا يجوز الوضوء بمازال طبعه بالطبخ أو بغلبة غيره عليه، والغلبة في مخالطة الجامدات باخراج الماء عن رقته وسيلانه ولا يضر تغير أوصافه كلها بجامد كزعفران وفاكهة وورق الشجر والغلبة في مخالطة المائعات بظهور وصف واحد من مائع له وصفان فقط كاللبن لهٗ اللون والطعم ولارائحة لهٗ والغلبة توجد بظهور وصفين من مائع لهٗ أوصاف ثلاثة كالخل لهٗ لونُ طعم ريح والغلبة في المائع الذي لاوصف لهٗ كالماء المستعمل تكون بالوزن. (مراقى الفلاح)**[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۹/۴/ ۹۵ھ

دریائے جہلم کا حکم

سوال:- دریائے جہلم ہمیشہ جاری رہتاہے اوراس دریاکے اندرتمام شہرکی نجاست

[1] مراقى الفلاح ص ۱۹، مطبوعه مصر. كتاب الطهارة. مجمع الأنهر ص ۴۴ ج ۱ باب المياه. دار الكتب العلمية بيروت، حلبى كبيرى ص ۸۸ فصل فى احكام المياه مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

ڈالی جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کا رنگ ، بو، مزہ سب کچھ متغیر ہے کہ اس کا پانی استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس پانی میں نجاست کا طعم، لون، ریح موجود ہے وہ نجس ہے اگرچہ وہ کثیر اور جاری ہو۔ (کذا في الدر المختار[1]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۶/۱۴۰۱ھ

حوض میں کلی، مسواک، پیر کو دھونا

سوال:- مسجد کے اندر حوض پر وضو کرتے وقت دانتوں کو مسواک کی لکڑی سے صاف کرنے کے بعد اسی مسواک کی لکڑی کو پانی کے اندر ہی حوض میں ڈبو کر دھونا، کلی کرتے وقت بجائے نالی کے حوض کے پانی میں ہی کلی کرنا، پیر دھوتے وقت دونوں پاؤں کو حوض کے اندر ہی پانی میں ڈبو کر دھونا، یہ تینوں باتیں کہاں تک درست ہیں، پانی میں خرابی ہوگی یا پاک رہیگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ حوض جو دہ دردہ ہے وہ ان چیزوں سے ناپاک نہیں ہوگا[2] لیکن ادب اور سلیقہ یہ ہے کہ کلی حوض میں نہ کی جائے بلکہ نالی میں کی جائے۔ مسواک کی لکڑی بھی نالی میں دھوئی جائے

---

[1] وبتغير أحد أوصافه من لون أوطعم أوريح ينجس الكثير ولوجارياً اجماعاً (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۱۲۴ ج ۱) باب المياه، حلبى كبير ص ۹۲ فصل فى بيان احكام المياه، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ۲۲ اواخر كتاب الطهارة مطبوعه مصر.

[2] فلو مائها بقدر العشر أي بقدر المربع الذي هوعشر في عشرٍ لم ينجس (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۱۳۲ ج ۱) مطلب في مقدار الذراع. باب المياه.

حوض میں نہ ڈبوئی جائے پیر بھی اس طرح دھوئے جائیں کہ پانی نالی میں گرے اور حوض میں ان کا پانی نہ گرے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/ ۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/ ۸۵ھ

کنویں میں کسی جانور کے مرکر سڑ جانے سے پاکی کا طریقہ

سوال:- کنویں کے اندر کسی جانور کے مرکر سڑ جانے سے امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مطابق تین سوڈول پانی نکالنے سے کنواں پاک ہوجاتا ہے۔ ہمارے شہر کے کنوؤں میں آٹھ سوڈول کے قریب پانی ہوتا ہے تو ایسی حالت میں تین سوڈول پانی نکالنا کافی ہوسکتا ہے؟ یا تمام پانی نکالنا ضروری ہے جب کہ قوم میں سستی بھی پیدا ہوچکی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل تو یہ ہے کہ تمام پانی نکالنا ضروری ہے اگر پانی ختم نہیں ہوتا بلکہ پیدا ہوتا رہتا ہے، تو دو عادل تجربہ کار لوگوں کی رائے معلوم کرلی جائے وہ اس کنویں میں جس قدر پانی بتائیں اتنی مقدار نکال دی جائے اس ضابطہ کے ماتحت امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہاں عامۃً اسی قدر پانی ہوتا تھا یہ بات نہیں کہ دوسوڈول کو بہر صورت متعین فرمایا گیا [۱] اگر پانی زیادہ ہوتو زیادہ نکالا

---

[۱] ومن منهياته ..... والقاء النخامة والامتخاط فى الماء الخ شامى كراچى ص ۱۳۳ ج ۱ مطلب فى الإسراف فى الوضوء، حلبى كبير ص ۳۹ مناهى الوضوء، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[۲] قلت لكن مرّ ويأتى ان مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار على أنهم قالوا أن محمداً افتى بما شاهد في أبار بغداد فانها كثيرة الماء وكذا ما روى عن الإمام من نزح مأة في مثل آبار الكوفه لقلة مائها فيرجع الى القول الاول لأنه تقدير ممن له بصارة وخبرة بالماء في تلك النواحى لالكون ذالک لازماً في آبار كل جهة والله اعلم .شامى نعمانيه ص: ۱۴۳، ج: ۱، فصل في البئر. حلبى كبيرى ص ۱۶۴ فصل فى البئر، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. زيلعى ص ۱۰۱ ج ۱ دار الكتب العلمية بيروت.

جائے، یہاں تک کہ نکالنے سے عاجز ہوجائیں، بایں ہمہ ضعف وکم ہمتی کی بناء پر اگر دوسو ڈول پر قناعت کرلی گئی تب بھی کسی درجہ میں گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض اور ڈرام پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- حوض یا بڑے ڈرام کا پانی نجس ہوجائے تو ناپاک پانی بہادینے کے بعد پاک ہوگیا یا نہیں؟ یا دھونا پڑے گا، اگر دھونے کا حکم ہو تو کتنی دفعہ دھونا ہوگا، حوض اگر خشک ہوکر زوالِ نجاست ہوجائے تو بغیر دھوئے حوض میں پانی ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ڈرام کو دھویا جائے ناپاک پانی گرادینے پر کفایت نہ کی جائے حوض کو اتنا بھرا جائے کہ سب طرف سے پانی ابل کر جاری ہوجائے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں کے قریب نجاست ہو تو اس کا اثر کتنی دور تک ہے!

سوال:- مردار جانور پڑے ہوئے ہیں اس کنویں یا گڈھے کے قریب دوسرا کنواں یا نل لگا ہوا ہے تو کیا اس کنویں یا نل کا پانی ناپاک ہے، اگر ناپاک ہے تو کتنے ہاتھ کے فاصلہ تک ناپاک سمجھا جائے گا اور کتنے پر پاک قرار دیا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نل کنویں گڈھے کی گہرائی اور زمین کی نرمی سختی کا اس میں زیادہ دخل ہے اس لئے اہل

---

[۱] یطھر الحوض بمجرد ما یدخل الماء من الانبوب ویفیض من الحوض ھو المختار لعدم تیقن بقاء النجاسة فیه وصیرورته جاریاً (شامی نعمانیه ص۱۲۷ ج۱) باب المیاہ.

تجربہ واہل بصیرت سے دریافت کرلینا بہتر ہے فقہاء کی لکھی ہوئی تحدید ہر جگہ یکساں طور پر چسپاں نہیں، انہوں نے بھی اہل تجربہ واہل بصیرت کے قول پر اعتماد کیا ہے[1] نیز نل اگر زیادہ گہرا اتار دیا جائے اور اس کے قریب کوئی معمولی گڈھا ہو جو زیادہ گہرا نہ ہو تو وہاں بھی اس کا اثر نہیں پہونچے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنواں ناپاک ہوگیا اسکا پانی غیر مسلموں نے نکالا کیا اس سے کنواں پاک ہو جائیگا؟

سوال:- (۱) دو مرغ لڑکر کنویں میں گر گئے ایک زندہ نکال لیا گیا، دوسرا مر گیا اور اسے دوسرے دن نکالا گیا، پانی نکالنا معلوم تھا، لیکن ایک غیر مسلم کے مکان میں آگ لگنے کی وجہ سے اس سے پانی پورا نہیں نکالا گیا، دوسرے ہندو لوگ مرغ نکالنے پر فوراً پانی بھرنا شروع کر دیا تھا، آیا غیر مسلم کے پانی نکالنے پر کنواں پاک ہو گا یا نہیں؟

(۲) کیا پانی نکال نے کے لئے نیت ضروری ہے، پانی نکالنا جبکہ واجب ہے، اگر غیر مسلم پانی نکال کر استعمال میں لے آئیں جتنا واجب تھا تو کنواں پاک ہو گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)، (۲) کنواں ناپاک ہونے پر جس قدر پانی نکالنا واجب ہے (کل یا جز) اتنا پانی مسلم یا غیر مسلم جس نیت سے بھی نکالدے کنواں پاک ہو جائے گا[2] اور پھر مسلمان کے لئے

---

[1] والاصح أن يؤخذ بقول رجلين لهما بصارة في امر الماء وهو الاشبه بالفقه (عالمگيرى كوئٹه ص: ۱۹، ج: ۱، الباب الثالث ماء الآبار) كتاب الطهارة . والحاصل أنه يختلف بحسب رخاوة الأرض وصلابتها ومن قدره اعتبر حال أرضه الخ شامى كراچى ص ۲۲۱ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب فى الفرق بين الروث.

[2] اسلئے کہ پانی نکالنے کے لئے کسی مسلم کی شرط نہیں ہے بلکہ مطلق نکالنا واجب ہے۔ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استعمال کرنا درست ہوجائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں میں گیند گرجانے سے اس کے پانی کا حکم!

سوال:- کنویں میں اگر کوئی چپل یا جوتا یا ربڑ کی گیند گرجائے جس کی ناپاکی کا یقین نہ ہوتو اس سے کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی صورت میں کنویں کی ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا[۱] احتیاطاً کچھ ڈول پانی نکال دیں۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں کا پانی زیادہ ہونے کی ترکیب!

سوال:- کنویں کا پانی کبھی کم ہوجاتا ہے جس کی بنا پر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دعاء کریں اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور فرمائیں۔

(گذشتہ کا بقیہ) اذا وقعت في البئر نجاسة نزحت وكان نزح مافيها من الماء طهارة لها باجماع السلف رحمهم اللّٰه (عالمگیری ص ۱۹ ج ۱) الفصل الثالث ماء الآبار. (مطبوعه کویٹه پاکستان) هدایه ص ۴۱ ج ۱ فصل فی البئر مطبوعه تهانوی دیوبند مجمع الانهر ص ۵۲ ج ۱، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت.

[۱] هكذا يفهم من عالمگيری وان وقع نحوشاة واخرج حياً فالصحيح انه اذا لم يكن نجس العين ولافي بدنه نجاسة ولم يد خل فاه في الماء لم تنجس عالمگیری ص ۱۹ ج ۱) الفصل الثالث ماء الآبار. وكذالک سائر الجمادات الطاهرة والمدر الطاهر وأشباهها لايفسد الماء الخ المحيط البرهانی ص ۲۵۳ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه مطبوعه مجلس علمی ڈابهيل.

الجواب حامداً ومصلیاً

حق تعالیٰ کنویں میں عمدہ پانی عطاء فرمائے جس سے سب کی ضروریات آسانی سے پوری ہو جائے، آپ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورہ فاتحہ مع بسم اللہ ۴۱/ بار اول آخر درود شریف گیارہ بار پابندی سے روزانہ پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ روزی میں برکت دے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گہرے کنویں میں غسل کرنا!

سوال:- ہمارے گاؤں میں گرام پنچائت نے ایک کنواں تیار کیا ہے جو دس فٹ چوڑا ہے اور ۲۰/ تا ۲۵/ فٹ گہرا ہے اس میں لوگ اتر کر نہاتے ہیں جس میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور ہندو بھی اور عیسائی بھی کیونکہ یہ مشترکہ کنواں ہے یہاں کے چند مسلمانوں کا کہنا ہے کہ اس میں غسل کرنے والے کا غسل نہیں ہوتا اور اس کی نماز نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ پاک ہوسکتا ہے کیونکہ کنویں کے اندر نہانے والے ہوسکتا ہے پیشاب پائخانہ کرتے ہوں یا اپنی نجاست کی لنگی پاک کرتے ہوں، کیا واقعی اتنے بڑے کنویں میں غسل کرنے سے مسلمان پاک نہیں ہوسکتا؟

اگر ڈول سے باہر پانی نکال کر باہر نہایا جائے تو غسل ہوگا یا پانی کو گھر پر لیجانے اور گرم کرنے کے بعد اس سے غسل کیا گیا تو غسل ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دس فٹ چوڑا کنواں یا تالاب ماء جاری کے حکم میں نہیں آئے گا، اس میں ناپاک لنگی پہن کر آدمی اترے گا یا اس کے بدن پر نجاست لگی ہوگی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا نہ غسل صحیح ہوگا نہ اس کا پانی استعمال کرنا درست ہوگا[۱] ہاں اگر اس کو ناپاک نہ کیا گیا تو ڈول کے ذریعہ پانی نکال کر غسل کرنا اور دوسرے کام میں لانا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند　(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چاول وغیرہ پرستش کردہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا!

سوال:- کنویں میں سے غیرمسلم کے پانچ سات گھر اپنی ضرورت کیلئے پانی لے جاتے ہیں اور اپنی خوشی کے موقع پر چراغ جلاتے ہیں اور کنویں میں ڈالتے ہیں، چاول ناریل ڈالتے ہیں اس کی اچھی طرح پرستش کرتے ہیں آیا اس کا پانی مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ کام غلط ہے اس کے باوجود ان چیزوں کی وجہ سے کنواں ناپاک نہیں ہوا اس کا پانی استعمال کرنا درست ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گڈھے بھر پانی میں نجاست گرنے سے ناپاک!

سوال:- اگر کوئی سنسان میدان میں قضاء حاجت کے بعد بغیر ڈھیلے سے استنجاء کئے کسی ایسے گڈھے میں گھس کر پانی لے لے جو یقیناً دہ دردہ نہیں ہے تو اس عمل کے بعد وہ پانی پاک رہے گا یا ناپاک ہوجائے گا؟ اور دہ دردہ مقدار سے کم گڈھے میں کتنی مقدار نجاست

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۱] لو انغمس (اى الجنب في البئر) للاغتسال للصلاة يفسد الماء بالاتفاق (عالمگیری ص ۲۳ ج ۱) الفصل الثاني فيما لايجوز التوضئ به. مطبوعه كويٹه پاكستان. قاضيخان على الهندية ص ۹ ج ۱ فصل فيما يقع فى البئر، المحيط البرهانى ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل.

(صفحه هذا) [۱] ولو غير الماء المطلق بالطين او بالتراب أو بالجص أو بالنورة وبوقوع الأوراق او الثمار فيه او بطول المكث يجوز التوضوء به الخ بدائع ص ۹۵ ج ۱ فصل وأما شرائط اركان الوضوء. مطبوعه زكريا ديوبند.

گرنے سے پانی ناپاک ہوجائے گا؟ اور نجاست غلیظہ وخفیفہ، اسی طرح نجاست مرئیہ ان تمام قسموں کی نجاست میں اس گڈھے کے پانی کو ناپاک کرنے کی مقدار بیان فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو گڈھا چھوٹا ہو (دہ دردہ سے کم ہو) ہر قسم کی نجاست سے نجس ہوجائے گا، خواہ کتنی ہی مقدار نجاست اس میں گرے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گوبر لیپے ہوئے حصۂ زمین پر پانی کا مٹکا رکھا پھر اس کو کنویں میں ڈالا!

سوال:- گوبر کا لپا ہوا زمین پر پانی سے بھرا ہوا مٹکا یا بالٹی وغیرہ رکھتے ہیں اور پھر وہ زمین بھیگ کر گیلی ہوجاتی ہے اور گوبر آلودہ پانی مٹکے کے نیچے ٹپکتا رہتا ہے پھر اس کو کنویں میں ڈالتے ہیں کیا کنواں ناپاک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بالٹی میں گوبر لگا ہوا نہیں ہے صرف پانی کی تری اس میں موجود ہے تو اس سے کنواں ناپاک نہ ہوگا[2] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وکل ماء ای قلیل وقعت النجاسة فیه لم یجز الوضوء به قلیلاً کانت النجاسة أو کثیراً (هدایه ص ۳۵ ج ۱) باب الماء الذي یجوز به الوضوء. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. المحیط البرهانی ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المیاه مطبوعه ڈابھیل. عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار مطبوعه کوئٹه.

[2] هکذا یفهم من قوله اذا جعل السرقین في الطین فطین به السقف فیبس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بالٹی میں ناپاک کپڑا دھوکر بغیر پاک کئے کنویں میں بالٹی ڈالدی

سوال:- میں نے ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی غرض سے کنویں سے بالٹی میں پانی نکال کر کپڑے کو اٹھایا کہ اتفاقاً دو چار قطرے پانی اس ناپاک کپڑے سے ٹپک کر بالٹی میں پڑ گیا پانی تو میں نے اس بالٹی کا پھینک دیا مگر بے خیالی میں اس بالٹی کو تین مرتبہ دھوئے بغیر میں نے کنویں میں ڈال دیا، اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں کنواں پاک رہا یا ناپاک ہوگا، یہ کنواں مسجد کا ہے اس کی ایک الگنی ہے جس پر پاک و ناپاک ہر قسم کے کپڑے سکھائے جاتے ہیں، اس الگنی کا کیا حکم ہے؟ کیا ہم ایسے پاک کپڑے اس الگنی پر سوکھنے کے لئے ڈال سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ناپاک کپڑا بالٹی میں ڈالکر دھوکر نکالا اور بغیر پاک کئے بالٹی کنویں میں ڈال دی تو کنواں ناپاک ہوگیا، سب پانی نکالنا ضروری ہے[1]۔ اس سے پہلے اسکے پانی سے وضو کر کے جو نمازیں پڑھی گئی ہیں انکا اعادہ کیا جائے اور جس کپڑے یا بدن کو ایسا پانی لگا ہے اسکو بھی پاک کیا جائے[2]۔ مسجد کے فرش پر بھیگا پیر رکھا ہو پھر وہ فرش خشک ہوگیا تو اس کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں[3]۔

(**گذشتہ کا بقیہ**) فوضع عليه منديل مبلول لاينتجس (عالمگیری ص ۴۷ ج ۱) الفصل الثاني في الاعيان النجسة) كتاب الطهارة. مطبوعه كوئٹه. فتاوی قاضيخان على الهنديه ص ۲۴ ج ۱ فصل في النجاسة التي تصيب الثوب مطبوعه كوئٹه.

[1] اذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير (الى قوله) ينزح كل مائها (درمختار على الشامي نعمانيه ص: ۱۴۱، ج: ۱) (شامی کراچی ص:۲۱۳، ج:۱) كتاب الطهارة، فصل في البئر. عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار، المحيط البرهانی ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه، مطبوعه ڈابھیل.

[2] يحكم بنجاستها من وقت الوقوع ان علم (الى قوله) وهذا في حق الوضوء والغسل (درمختار) أي من حيث اعادة الصلاة يعني المكتوبة الخ واما في حق غيره كغسل ثوب فيحكم بنجاسته في الحال (درمختار مع الشامي) بتغير يسير ص ۱۴۵ – ۱۴۶ ج ۱) شامی کراچی ص ۲۱۸ ج ۱) فصل في البئر. عالمگیری ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه. (**بقیه اگلے صفحه پر**)

اس کی الگنی پر کپڑا سکھانے کی اجازت ہے، اگر اس پر ناپاک کپڑا ڈالا گیا تھا اور اس ناپاکی کا اثر الگنی پر نہیں تھا نہ اس پاک کپڑے پر آیا جو سکھانے کیلئے ڈالا گیا تو یہ ناپاک نہیں ہوا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ // // //

ناپاک کنواں میں ڈول ڈالنے سے ناپاک ہوجائے گا؟

سوال: - (۱) ایک کنویں میں بندر نے پائخانہ کیا اس کے پاک کرنے سے پہلے ایک شخص نے ضرورت کی بنا پر پانی نکالا پھر اس کا تمام پانی اس ڈول رسی کے علاوہ دوسرے سے نکالدیا اب قابل دریافت امر یہ ہے کہ اگر اس ڈول رسی کو جو کہ سورج سے خشک ہوچکی اس کو بغیر دھوئے استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں اور یہ حکم دونوں نجاست کا ہے یا فقط غلیظہ کا۔

(۲) اور یہ بھی واضح فرمادیں کہ نجاست غلیظہ یا خفیفہ کے گرنے کے بعد پانی نجاست غلیظہ ہوتا ہے یا خفیفہ۔ مع حوالہ کتب اور عبارت نقل فرما کر مشکور فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بغیر پاک کئے اس ڈول رسی کا استعمال درست نہیں، ناپاک پانی نے اس کو ناپاک کردیا اب اس کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھونا ضروری ہے خشک ہونا کافی نہیں۔ نجاست خفیفہ اور غلیظہ ہر دونوں کا حکم پانی کے حق میں ایک ہے۔ خفت کا فرق کپڑے اور بدن پر ظاہر ہوتا ہے، پانی پر نہیں پانی بہرصورت نجاست غلیظہ ہوجاتا ہے پھر جس شئ کو یہ پانی لگے گا اس پر بھی

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] تطهر ارض بيبسها وذهاب اثرها (درمختار على الشامي نعمانيه ص۲۰۶ ج ا شامی کراچیص ۳۱۱ ج ۱) باب الانجاس. عالمگیری کوئٹه ص۴۴ ج ۱ الباب السابع فى النجاسة الفصل الاول.

نجاست غلیظہ کا حکم جاری ہوجائے گا۔إذا وقعت نجاسة ولو مخففة في بئر ينزح كل مائها اهـ كذا في الدرر قوله ولو مخففة لان اثر التخفيف وهو العفو عما دون الربع لايظهر في الماء وافاد انه لو اصاب هذا الماء ثوبا فالظاهر انه تعتبر هذه النجاسة بالمخففة اهـ (شامی[1]، الغليظ والخفيف في المياه سواء اهـ) (طحطاوی[2] ص: ۲۱) وخفة النجاسة تظهر في الثياب لافي الماء والبدن كالثياب اهـ (بحر ج[3] ص ۱۲۲ ج ۱)

زمین اور وہ شیٔ جو زمین کے ساتھ متصل باتصال قرار ہو خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے۔ ڈول رسی کی یہ شان نہیں۔وتطهر ارض بيبسها وذهاب اثرها بخلاف نحو بساط وحصير وثوب وبدن مماليس ارضا ولامتصلاً بها اتصال قرار اهـ (درمختار وشامی بتغيير يسير ص[4] ۲۰۶)

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۹/ذی الحجہ ۶۶ھ

جس جگہ سے بال اکھڑے ہوں اسکا حکم اوران بالوں کا حکم

سوال:- (۱) آدمی کے بال اگر اکھاڑے جاویں توان بالوں کا سرنا پاک ہے بوجہ اس چکنائی کے جو اس میں لگی ہوتی ہے (شامی) تو اب پوچھنا یہ ہے کہ جو بال کنگھی کرتے وقت اکھڑتے ہیں اوراس کے ساتھ جو چکنائی ہوئی ان بالوں کا سرنا پاک ہے یا نہیں؟

---

[1] درمختار مع رد المحتار نعمانيه ص: ۱۴۱، ج: ۱، شامی کراچی ص: ۲۱۱، ج: ۱، فصل فی البئر،

[2] طحطاوي على مراقى الفلاح ص: ۲۸. فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصر،

[3] البحر الرائق ص ۲۲۹ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[4] در مختار مع الشامی نعمانيه ص: ۲۰۶، ج: ۱، شامی کراچی ص ۳۱۱ ج ۱ باب الانجاس، عالمگيری كوئٹه ص ۴۴ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة، الفصل الاول،

(۲) داڑھی کو برابر کرتے وقت جو بال اکھڑ جاتے ہیں اور ان کے ساتھ جو چکنائی ہوتی ہے وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

(۳) ایسے چکنائی والے بال اگر وضو کے بعد کوئی اکھاڑے یا اکھڑ جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۴) اگر یہ چکنائی والے بال کسی پانی وغیرہ کے برتن میں گریں تو وہ پانی پاک ہوگا یا ناپاک؟

(۵) اگر منہ دھوتے ہوئے بال اکھڑیں تو ہاتھ ناپاک ہوگا یا نہیں؟

(۶) جس جگہ سے وہ بال اکھڑیں وہ جگہ ناپاک ہوگی یا نہیں؟

(۷) اگر وضو کے بعد وہ بال اکھڑیں یا اکھاڑے جائیں تو وہ جگہ دوبارہ دھونی پڑے گی یا نہیں؟

(۸) تر کپڑے یا تر ہاتھ پر وہ بال گریں تو ناپاک ہوں گے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ناپاک ہے

(۲) ناپاک ہے

(۳) اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا

(۴) مقدار ظفر ہو تو پانی ناپاک ہو جائے گا

(۵) ہاتھ پر چکنائی لگے تو ناپاک ہوگا ورنہ نہیں

(۶) نہیں

(۷) نہیں

(۸) چکنائی لگ جائے تو ناپاک ورنہ نہیں[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/ ۹۲ھ

---

[1] أما المنتوف فنجس والمراد رؤسه التي فيها الدسومة ان ما خرج من الجلد مع الشعر (بقیہ آئندہ پر)

بڑی چھپکلی کنویں میں گر جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے!

سوال: -بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ بڑی چھپکلی اگر کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہوجاتا ہے (بحوالہ ہدایہ) اور تعلیم الاسلام میں لکھا ہے کہ وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے، جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی ان کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتا، خلاصہ یہ کہ چھوٹی بڑی کی پہچان کیا ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً

بڑی چھپکلی شہر میں نہیں ہوتی وہ جنگل میں ہوتی ہے وہ بھی بعض علاقوں میں، اسمیں خون ہوتا ہے اس سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے[۱] جو چھپکلی ہمارے دیار میں عام طور پر ہیں وہ چھوٹی ہیں۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے، اور وہ چھپکلی چھوٹی جو ہمارے اطراف میں عموماً ہوتی ہیں اس کا ابہام دفع کرنے کے لئے فقہاء کے کلام میں کبیرہ کی قید ملتی ہے۔[۲]	فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

العبد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) ان لم يبلغ مقدار الظفر لايفسد الماء (شامی نعمانيه ص ۱۳۸ ج ۱) باب المياه، مطلب فی احکام الدباغة. عالمگيری ص ۴۲ ج ۱ الفصل الثانی فيما لايجوز به التوضوء. النهر الفائق ص ۸۳ ج ۱ كتاب الطهارة فرع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۱] إذا وقع في البئر سام ابرص ومات ينزح منها عشرون دلواً (عالمگیری ص ۲۰ ج ۱) الباب الثالث فی المياه، بحث الفصل الاول.

[۲] وكذا الوزغة اذا كانت كبيرة بحيث يكون لها دم فانها تفسد الماء. كبيری ص: ۱۶۶، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور، فصل فی البئر. فتح القدير ص ۱۰۲ ج ۱ فصل فی البئر، مطبوعه دار الفكر بيروت.

گرگٹ اور چھپکلی

سوال:- کنویں میں چھپکلی کے مرنے یا پھولنے پھٹنے یا سڑنے گلنے کے متعلق علماء کرام کا تحقیقی فتویٰ کیا ہے؟ بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی دموی حیوان ہے اسلئے کنواں ناپاک ہے بعض کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چھپکلی غیر دموی ہے لہٰذا کنواں پاک ہے۔ بعض علماء نے چھپکلی کی دو قسمیں قرار دی ہیں دم سائل والی اور غیر دموی اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں شرح وقایہ وغیرہ میں کوئی صراحت نہیں ملی ملتقی الابحر اور ہدایہ میں سام ابرص کا لفظ ملتا ہے منیۃ المصلی اور ردالمحتار میں وزغۃ کا لفظ مذکور ہے اس سلسلہ میں چند امور دریافت طلب ہیں۔

(۱) کیا ہر چھپکلی میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے؟

(۲) کیا کسی چھپکلی میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا ہے؟

(۳) کیا چھپکلی کی دو قسمیں ہیں دموی اور غیر دموی اور دونوں کے احکام جداگانہ ہیں اگر ایسا ہے تو شناخت کیا ہے، نیز کنویں سے گلی ہوئی نکلنے پر جب کہ اس کی ہیئت بدلجاتی ہے کیوں کر پہچانی جائے کہ یہ دم سائل والی ہے یا غیر۔

(۴) سام ابرص اور وزغۃ کی کیا تشریح ہے۔

(۵) عربی زبان میں چھپکلی کیلئے کونسا لفظ مستعمل ہے اور اسکا ذکر حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں صراحت کیساتھ آیا ہے کہ نہیں؟ امیدوار ہوں کہ جواب سے جلد مطلع فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ہر ایک میں نہیں ہوتا۔

(۲) کسی میں تو ہوتا ہے۔

(۳) جی ہاں دو قسمیں ہیں، دموی بڑی ہوتی ہے جو عامۃً جنگل میں رہتی ہے غیر دموی چھوٹی ہوتی ہے جو آبادی میں مکانوں میں دیوار چھت وغیرہ میں رہتی ہے جب گلی ہوئی نکلی

جس کی ہیئت بدل چکی ہے جثہ کے اعتبار سے پہچانی جاسکتی ہے کہ چھوٹی ہے یا بڑی۔

(۴) منتہی الارب[۱] اور غیاث اللغات[۲] سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی نوع کے جانور ہیں چنانچہ دونوں کے ترجمہ میں اہل لغت نے چھپکلی لکھدیا ہے اطلاقات فقہاء سے معلوم ہوتا ہے کہ سام ابرص وہ ہے جس کو کرلیا، گرگٹ آفتاب پرست کہتے ہیں جس کی دم دراز ہوتی ہے اور رنگ بدلتا رہتا ہے اور وزغۃ چھپکلی کو کہتے ہیں اول میں خون ہوتا ہے، ثانی کی ایک قسم میں خون ہوتا ہے جو بڑی ہوتی ہے دوسری قسم میں نہیں ہوتا جو چھوٹی ہوتی ہے اسی لئے سام ابرص کی موت سے نجاست بیر کا حکم دے کر مقدار نزح کو بیان کرتے ہیں جیسا کہ متون قدوری[۳] وغیرہ میں ہے اور وزغۃ سے نجاست کا حکم اس قید کے ساتھ دیتے ہیں وکذا الوزغة اذاکانت کبیرة أي بحیث یکون لهادم فانها تفسد الماء اھ (کبیری[۴] ص ۱۶۶)

(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس وقت نمرود نے آگ میں ڈالا اور تمام جانوروں نے اس کو بجھانا چاہا مگر ایک جانور نے اس کو بھڑکانا چاہا،[۵] اس جانور کے مارنے کی ترغیب

---

[۱] (سام ابرص) کربسہ (منتہی الارب ص ۹۹ ج۱) وزغہ محرکہ کربسہ یا جانورے است شبیہ کربسہ ص: ۹۴۹ ج۱، اور کربسہ کے متعلق لغات کشوری میں لکھا ہے چلپاسہ یہ کربسہ ہے (لغات کشوری ص ۵۸۵)

[۲] (سام ابرص) کرفش کہ آنرا چلپاسہ نیز گویند (غیاث اللغات ص: ۲۱۵) وزغہ در برہان نوشتہ کہ نوعی از چلپاسہ است (غیاث اللغات ص ۴۸۷) مطبوعہ نول کشور لکھنؤ۔

[۳] فان ماتت فیها ای البئر (الی قوله) سام ابرص نزح منها مابین عشرین دلواً الی ثلاثین (قدوری ص ۷) مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. کتاب الطهارة.

[۴] کبیری ص: ۱۶۶، (مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور) فصل فی البئر.

[۵] عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحاً مَوْضُوعاً فَقَالَتْ يَاأُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَصْنَعِيْنَ بِهٰذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِهٖ هٰذِهِ الْاَوْزَاغَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْاَرْضِ دَابَّةٌ اِلَّا اَطْفَأَتِ النَّارَ غَيْرَ الْوَزْغِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفَخُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهٖ (ابن ماجه ص ۲۴۰) مطبوعه رشیدیه دهلی، ابواب الصید، باب قتل الوزغ.

ترجمہ: سائبہ فاکہ بن مغیرہ کی باندی سے منقول ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئیں تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا تو انہوں نے دریافت کیا کہ اے ام المومنین آپ اس سے کیا کرتی ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم اس سے ان چھپکلیوں اور گرگٹوں کو مارتے ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

احادیث شریف میں آئی ہے صحیح بخاری[۱] وغیرہ[۲] میں مذکور ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایک قمچی سے مارا کرتی تھیں اس کی شروح میں دیکھئے۔ شراح نے تفصیل لکھی ہے چھپکلی اور گرگٹ میں فرق بھی بیان کیا ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰؍رمضان المبارک ۵۷ھ

چھچھوندر کے گرنے، مرنے، اور کھال کے پھٹنے سے کنواں ناپاک ہے

سوال:- مسجد کے کنویں میں چھچھوندر گرگئی اور کھال پھٹ گئی مگر آنتیں باہر نہیں نکلیں، اس صورت میں کنواں ناپاک ہے یا پاک؟ اگر ناپاک ہے تو پانی کم سے کم کتنا نکالنا چاہیئے؟ اور زیادہ سے زیادہ کتنا پانی نکالنا چاہیئے؟ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

(گذشتہ کا بقیہ) ابراہیمؑ کو جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین پر کوئی چوپایہ ایسا نہیں تھا جو آگ کو بجھانے کی کوشش نہ کررہا ہو سوائے گرگٹ کے کہ وہ آگ کو ہوا دے رہا تھا تو نبی ﷺ نے اسکو قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

(صفحہ ہٰذ) [۱] ان ام شریک اخبرته ان النبي ﷺ امرها بقتل الاوزاغ (بخاری ص ۴۶۶ ج ۱) باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال. كتاب بدء الخلق. مطبوعه رشيديه دهلی.

[۲] (مسلم شريف ص ۲۳۶ ج ۲) مطبوعه رشيديه دهلی. باب استحباب قتل الوزغ، كتاب قتل الحيات وغيرها.

[۳] قال الكرمانی الوزغ دابة لها قوائم تعدو فی اصول الحشيش قيل انها تاخذ ضرع الناقة وتشرب من لبنها وقيل كانت تنفخ فی نار ابراهيم عليه الصلوة والسلام لتلتهب وقال الجوهری الوزغة دويبة وقال ابن الاثير وهی التی يقال سام ابرص الخ عمدة القاری ص ۱۸۵ ج ۵ جز ۱۰، باب ما يقتل المحرم الدواب، مطبوعه دار الفكر بيروت، شرح الكرمانی ص ۴۰ ج ۹ دار احياء التراث العربی بيروت، ارشاد الساری ص ۴۱۸ ج ۴ مطبوعه دار الفكر كتاب جزء الصيد.

الجواب حامداً ومصلیاً

چھچھوندر کنویں میں گر کر مرگئی اور کھال پھٹ گئی تو کنواں ناپاک ہوگیا، اس کا پورا پانی نکالنا ضروری ہے تب وہ پاک ہوگا[1]　　　　فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

حمام میں چوہا ملا

سوال:- (۱) ایک حمام کے اندر ایک چوہا گرا تھا جس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں اور اس حمام کا پانی معمولی گرم بھی تھا اور چوہا منتفخ ملا اس پانی سے جس نے وضو یا غسل کیا ہوگا کیا یہ وضو و غسل صحیح ہیں اگر صحیح نہیں تو صحیح مذہب پر کتنے دن کی نماز و غسل کا اعادہ کیا جائے گا۔

(۲) فارۂ منتفخ پانی سے وضو کیا ہو، امام کی اقتداء کی کسی ایسے مقتدی نے جس نے اور کسی پانی سے وضوء کیا تھا تو اس مقتدی کی نماز میں فتور آیا یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو کتنے اوقات کا۔

(۳) سوال اوّل کا جواب اگر اعادۂ صلاۃ کا ہو تو یہ اگر چند اشخاص ہوں تو یہ اپنی نماز باجماعت پڑھیں گے یا انفرادی طریقہ سے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) احتیاط یہ ہے کہ تین دن تین رات کی نماز کا اعادہ کیا جائے اور گنجائش اس کی بھی ہے کہ جس وقت سے معلوم ہوا ہے اس وقت سے اس کے ناپاک ہونے کا حکم لگایا جائے[2]

---

[1] مات فيها حيوان دموى وانتفخ أوتفسخ ينزح كل مائها. (درمختار على الشامى كراچى ص:۲۱۲، ج:۱، شامى زكريا ص:۳٦٧، ج:۱، فصل فى البئر) عالمگيرى ص۱۹ ج۱ الفصل الثالث ماء الآبار. مطبوعه كوئٹه، النهر الفائق ص۸۸ ج۱ فصل فى الأبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[2] ويحكم بنجاستها مذ ثلاثة ايام ان انتفخ أو تفسخ استحساناً وقالا من وقت العلم فلايلزمهم شيء قبله قيل وبه يفتى (قوله فلايلزمهم) أي أصحاب البئر شيء من اعادة الصلاة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

(۲) اس کو بھی اعادہ ضروری ہے[۱]

(۳) جماعت بھی کر سکتے ہیں[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۱۹؍ذی الحجہ ۵۹ھ

صحیح: عبداللطیف ۲۳؍ذی الحجہ ۵۹ھ

ناپاک کنویں کا پانی حمام میں بھرا گیا حمام کے پاک کرنے کا طریقہ؟

سوال:-(۱) کنواں نجس ہوگیا اس کا پانی حمام میں گیا لوٹوں سے بھی وضو کیا گیا مسجد کے بوریوں پر بھی پانی پہونچا اور وہ پانی یقیناً نجاست کے وقت کا ہے تو یہ سب اشیاء ناپاک ہوگئیں یا نہیں؟

(۲) اور کس طرح پاک ہوں خصوصاً تطہیر حمام کا طریقہ ضرور تحریر کیا جائے؟

(۳) اگر کچھ روز تک پانی حمام میں ٹھہرا رہے اور برتن کے ذریعہ سے پانی نکالتے رہیں لیکن ایسا کہیں نہیں ہوا کہ سارا پانی نکال کر خشک کیا گیا بلکہ دو چار چلو پانی ہمیشہ باقی رہ جاتا ہے تو لوٹے اور حمام اور نکالنے کا برتن پاک ہوگیا یا نہیں؟

(۴) نیز حمام کی اینٹوں اور گڑی ہوئی دیگ کی تطہیر میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

(**گذشتہ کا بقیہ**) أوغسل ما أصابه ماء، شامی نعمانیه ض: ۱۴۶، ج: ۱، شامی زکریا ص: ۳۷۷، ج: ۱، فصل فی البئر. عالمگیری ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث ماء الأبار. مطبوعه کوئٹه، النهر الفائق ص ۸۹ ج ۱ فصل فی الأبار. دار الکتب العلمیة بیروت.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] من اقتدی بإمام ثم علم أن امامه محدث اعاد لقوله علیه السلام من ام قوماً ثم ظهر أنه کان محدثاً أوجنبا اعاد صلاته وأعادوا هدایه ص۱۲۷ ج ۱) مطبوعه دیاسر ندیم دیوبند. باب الامامة.

[۲] جَاءَ فِي حَدِيْثِ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ وَاَمَرَ بَلالاً فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الحديث مشکوٰة شریف ص۶۷ ج ۱) مطبوعه دیاسر ندیم دیوبند. باب الاذان.

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) اگر نجاست بئر کے علم ہونے کے بعد نجس پانی بھرا اور استعمال کیا گیا تو یہ سب چیزیں ناپاک ہوگئیں[1]۔ ہر شئ پر تین دفعہ پانی بہادیا جائے، بس پاک ہوجائیں گی جو شئ نچوڑی جاسکے نچوڑ دی جائے ورنہ خشک کردی جائے۔

حمام کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں پانی بھر کر نکالدیا جائے، جو ایک دو چلو باقی رہے اس کو کسی کپڑے سے صاف کردیا جائے، اگر حمام میں صاف کرنے کا راستہ نہ ہوتو اتنا توقف کیا جائے کہ وہ خشک ہوجائے اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے حمام پاک ہوجائے گا، اگر اتنا توقف کرنے میں دشواری ہوتو اس قدر پانی بھرا جائے جس سے پہلا پانی بالیقین نکل جائے، جب تین مرتبہ پانی بالکل نکل جانے کا یقین ہوجائے اور یہ چار مرتبہ پانی بھرنے سے ہوگا تو حمام پاک ہوجائے گا[2]۔

(۲) پہلی مرتبہ کا پانی دوسری مرتبہ بھر کر نکالنے سے نکل جاتا ہے اور دوسری مرتبہ کا رہا ہوا

[1] وغسلوا كل شيء اصابه ماؤها اي البئر النجس، (الشامی نعمانیه ص ۱۴۲ ج ۱) فصل فی البئر) المحیط البرهانی ص ۳۸۱ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات مطبوعه ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۹۱ ج ۱ باب الانجاس مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت.

[2] فإن دخل الماء من جانب حوض صغير كان قد تنجس ماؤه وخرج من جانب قال أبوبكر بن سعيد الاعمش لايطهر ما لم يخرج مثل ماكان فيه ثلاث مرات فيكون ذلك غسلاله كالقصعة حيث تغسل إذا تنجست ثلاث مرات وقال غيره لايطهر ما لم يخرج مثل ما كان فيه مرة واحدة (كبيرى، ص: ۱۰۱، فصل فی احکام الحیاض. مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور، وكذا في الشامی نعمانیه ص ۱۳۰ - ۱۳۱ ج ۱، باب المیاه، یطهر الحوض بمجرد الجريان) وفی "الفتاوی" البول إذا اصاب الأرض، واحتج إلى الغسل، يصب الماء عليه، ثم يدلك، وينشف ذلك بصوف أو خرقة، فإذا فعل ذلك ثلاثا طهر، وإن لم يفعل ذلك، ولكن صب عليه ماء كثيراً حتى عرف أنه زالت النجاسة، ولا يوجد فی ذلك لون ولا ريح، ثم ترك حتى تشفته الأرض كان طاهراً، المحيط البرهانی ص ۳۸۲ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

تیسری مرتبہ نکل جاتا ہے اور تیسری مرتبہ کا چوتھی مرتبہ اس کے بعد بالکل پاک ہوجاتا ہے۔
اس سے قبل جن لوٹوں اور برتنوں سے پانی نکالا ہے ان کو پاک کرلیا جائے یہی احوط ہے۔
(۳)،(۴) دونوں کا حکم ایک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چوہا کنویں میں پھول گیا اس سے کھانا پکایا گیا

سوال:- ایک چوہا کنویں میں مرگیا اور پھول گیا، اس کے بعد اسی پانی سے کھانا پکایا گیا، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ چوہے کا مرنا سب کے علم میں تھا، پھر کھانا پکایا گیا۔

الجواب حامداًومصلیاً

جب معلوم ہے کہ اس کنویں میں چوہا گرکر مرگیا اور پھول گیا، تو پھر بھی اس کنویں سے پانی لے کر کھانا پکایا گیا تو وہ کھانا نجس ہے اس کا کھانا جائز نہیں۔ **ویحکم بنجاستها مغلّظة من وقت الوقوع ان علم (درمختار) قوله مغلّظة لصفة النجاسة وقد مَرّان التخفيف لايظهر اثرهٗ فی الماء.** (شامی[1] ص ۱۷۰، ج: ۱) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ ۱۹/۶/ ۹۲ھ

گوریا کی بیٹ پانی میں گرجائے

سوال:- اگر پانی کی بالٹی میں چند گوریا کی بیٹ پڑجائے تو کیا سارا پانی ناپاک ہوجائیگا اور استنجے کے لائق بھی نہیں ہوتا۔

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۴۵ ج ۱، شامی کراچی ص ۲۱۸ ج ۱) شامی زکریا ص ۳۷۵، ج: ۱، فصل فی البئر. النهر الفائق ص ۹۱ ج ۱ فصل فی الآبار، دار الکتب العلمیة بیروت، عالمگیری کوئٹه ص ۲۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الآبار.

الجواب حامداًومصلیاً

اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سُوّر پانی میں گرا اس کے پانی کا حکم

سوال: - زید کے کنویں کے اندر سور گرا، گرنے کے بعد تقریباً آٹھ گھنٹہ کنویں کے اندر رہا، سور کے منہ میں چوٹ لگی اور خون نکل رہا تھا جو سب پانی میں ملتا جارہا تھا۔ سور کی گردن میں رسی پھنسا کر زندہ نکال لیا گیا۔ کنویں کا پانی نکالنے کی مزدوری میں سور کو طے کیا گیا کہ جو پانی نکالے گا اس کو یہ سور دیا جائے گا۔ ایک شخص تیار ہوگیا وہ سور لے گیا اور پھر اندازے سے آدھے کنویں کا پانی نکالا گیا اور بس پھر پانی نہیں نکالا گیا جب کہ پورا پانی نکالا جاسکتا تھا، لیکن زید نے نہیں نکلوایا اور استعمال شروع کردیا۔ کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے تو زید کہتا ہے کہ میرے لئے جائز ہے۔ عرض یہ ہے کہ زید کو اس پانی کا استعمال کرنا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

ایسی صورت میں تمام پانی نکالنا ضروری تھا۔ اگر تمام پانی نکالا جاسکتا ہے[2] ایسا نہیں کہ پانی ہر وقت پیدا ہوتا رہے اور ختم ہی نہ ہو۔ اور پھر بھی آدھا پانی نکالا گیا تو کنواں پاک نہیں ہوا، ناپاک رہا اس پانی سے وضو اور غسل بھی ناجائز ہے کپڑے اور برتن کا دھونا بھی ناجائز ہے۔

---

[1] والعصفور فخرءه طاهر (طحطاوي ص ۱۲۳) مطبوعه مصرى. باب الانجاس الخ. النهر الفائق ص ۸۵ ج ۱ فصل فى الآبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تبيين الحقائق ص ۲۷ ج ۱ مطبوعه امداديه ملتان.

[2] إذا وقعت نجاسة الخ في بئرٍ دون القدر الكثير الخ ينزح كل مائها الذي فيها وقت الوقوع بعد اخراجه (درمختار على الشامى كراچى ص ۲۱۳ ج ۱، شامى نعمانيه ص ۱۴۱، فصل فى البئر)، عالمگيرى كوئٹه ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فى ماء الآبار، المحيط البرهانى ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه، مطبوعه مجلس علمى ڈابهيل.

کھانے پینے میں بھی اس کا استعمال ناجائز ہے[۱] مزدوری میں سور دینا بھی ناجائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱۰/ ۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

مرغ کنویں میں گر گئے کتنے ڈول پانی نکالیں؟

سوال: -دو یا تین مرغ کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے، کتنا پانی نکالا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

۲۰/ یا ۳۰/ڈول نکالدیئے جائیں،وإن كان سوره مكروها يستحب أن ينزح منها عشرة دلاء ونحوها اهـ. (كبيرى[۲] ص ۱۵۷) فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲/رمضان ۶۷ھ

بچہ کنویں میں گر گیا اور اس پر ناپاکی نہیں تھی

سوال: - کنویں میں ایک نابالغ سمجھدار بچہ گر گیا اور زندہ نکل آیا، اس کے بدن پر کپڑے تھے، وہ نمازی نہیں اور نہ استنجاء پاک کرتا ہے، کنویں کا کیا حکم ہے؟

---

[۱] وإن كان نجس العين كالخنزير فإنه يتنجس الماء وإن لم يدخل فاه، فتاویٰ عالمگیری ص ۱۹ ج ۱، الفصل الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه، تبيين الحقائق ص ۳۰ ج ۱ كتاب الطهارة مطبوعه امداديه ملتان، طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۲۸ فصل فی مسائل الآبار مطبوعه مصر.

[۲] كبيرى ص ۱۵۹، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور پاكستان. فصل فی البئر. النهر الفائق ص۸۷ ج ۱ فصل فی الآبار، مطبوعه دار الفكر بيروت، المحيط البرهانی ص۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل.

الجواب حامداً ومصلیاً

نابالغ مگر سمجھدار لڑکا کنویں میں گر کر زندہ نکل آیا اور اس کے کپڑوں اور بدن پر ناپاکی نہیں تھی تو کنواں ناپاک نہیں ہوا، تاہم احتیاطاً چالیس پچاس ڈول پانی نکال دیا جائے تاکہ لوگوں کو وہم نہ ہو[1]　　فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر مسلم کے کنویں میں کوئی گر کر مر گیا اسکے پاک کرنے کی صورت

سوال:- کنویں میں کسی نے خودکشی کرلی، یا اس میں سے مردہ لاش ملی، مسئلہ کے مطابق اس کا تمام پانی خارج کیا جانا چاہیئے، مگر غیر مسلم کا ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا جاسکا، غیر مسلم اس کا پانی لیتے رہے، مسلمانوں کے لئے اس کا پانی کب قابل استعمال ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کنواں ناپاک ہوتے وقت اس میں جس قدر پانی موجود تھا (مثلاً تین سو ڈول) جب اتنا پانی اس میں سے نکل جائے گا تو کنواں پاک ہوجائے گا، خواہ کسی طرح نکلے، اسی کا اندازہ کرکے عمل کیا جائے گا[2]　　فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱/ ۹۲ھ

---

[1] (کآدمی محدث) ای ینزح فیہ اربعون (شامی کراچی ص ۲۱۳ ج ۱) فصل في البئر. المحیط البرھانی ص ۲۵۳ ج ۱ الفصل الرابع فی المیاہ مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] وإن تعذر نزح کلھا لکونھا معیناً فیقدر ما فیھا وقت النزح قالہ الحلبي یؤخذ ذالک بقول رجلین عدلین لھما بصارۃ بالماء، بہ یفتی وقیل یفتی بمأتین الی ثلاثمأۃ وھذا ایسرو ذالک احوط. (درمختار علی الشامی نعمانیہ ص: ۱۴۳، ج: ۱، شامی کراچی ص: ۲۱۴) فصل فی البئر. وإن مات فیھا شاۃ أو کلب او آدمی الیٰ قولہ ینزح جمیع ما فیھا الخ، عالمگیری کوئٹہ ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فی الأبار. حلبی کبیری ص ۱۵۷، مطبوعہ سھیل اکیڈمی لاھور.

ناپاک گنے کے ٹکڑوں کو کنواں میں ڈالنے سے پانی کا حکم

سوال:- جامع مسجد کے کونہ میں ایک کنواں ہے اس کنویں میں ہندو مسلمان جب ضرورت ہوتی ہے پانی بھرتے ہیں اور کنویں کی مینڈھ سطح زمین سے ایک گز اونچی ہے، کنویں کے پاس سے ہندو، مسلمان کے بچے گذرتے ہیں، سڑک میں سے ناپاک گنوں کے ٹکڑے جو کہ نالی میں سے بھنگی صاف کرکے ایک طرف ڈالتا ہے وہ اسی کنویں میں ڈال دیتے ہیں۔ مسجد کے نمازیوں کیلئے پانی اسی کنویں سے استعمال ہوتا ہے۔ مسجد کے نمازی نہ تو کنویں کی مینڈھ اونچی کرتے ہیں اور نہ ہی اس پر جالی ڈالتے ہیں، ایسی صورت میں وہ کنواں پاک ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کنویں میں کسی ناپاک چیز کا گرنا ثابت ہوجائے تو کنواں ناپاک ہوجائے گا۔ مینڈھ اونچی کرا کر یا جس طرح مناسب ہو حفاظت کا انتظام کیا جائے اور محض شبہ کی وجہ سے کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کنویں میں گوبر ڈالا پھر روزانہ اسکا پانی استعمال ہوتا رہا کیا وہ پاک ہوگیا

سوال:- بازار جاتے ہوئے ایک کنواں راستہ میں پڑتا ہے اور پیاسے لوگ پانی پیتے

[1] الیقین لایزول بالشک. الإشباہ ص:۱۰۰، مطبوعہ دارالعلوم دیوبند. تحت القواعد الثالثة. من شک فی إنائه أو ثوبه او بدنه اصابته نجاسة اولا فهو طاهر ما لم یستیقن وکذا الآبار والحیاض والحباب الموضوعة فی الطرقات الخ شامی زکریا ص ۲۸۳ ج ۱ قبیل مطلب فی ابحاث الغسل تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة باب الوضوء نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی.

ہیں۔ پھر اندازہ ہے کہ ہفتہ میں دو دن جب بازار لگتا ہے تو اس کنویں سے ساٹھ ستر ڈول اور باقی دنوں میں پندرہ بیس ڈول پانی پینے میں خرچ ہو جاتا ہے، کچھ چرواہے لڑکوں نے کنویں کے اندر گوبر ڈال دیا اور گوبر ڈالے ہوئے دو ماہ کا عرصہ ہو گیا جس کو معلوم تھا اس نے پانی پینا چھوڑ دیا۔ مگر پھر بھی پانی پینے میں صرف ہوتا رہا۔ جنگل کی وجہ سے پانی نکالا بھی نہیں جا سکتا، ایسی صورت میں کنویں کا پانی پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور اتنی مدت میں کنواں پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس مدت میں وہ کنواں پاک ہو گیا، اب کوئی شبہ نہ کریں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۴/ ۳/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دار العلوم دیوبند ۲۵/ ۳/ ۸۹ھ

کنویں میں غیر مسلم کے اترنے سے اس کے پانی کا حکم

سوال:- ایک ہندو آدمی نے کنویں میں دو چار غوطے لگائے تو کتنے ڈول کنویں میں سے پانی کے نکالدیئے جائیں تا کہ کنویں کا پانی پاک ہونے پر استعمال کرنے لگ جائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ خوب غسل کر کے کنویں میں داخل ہوا ہے تب تو پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور اگر غسل کر کے اور پاک ہو کر داخل نہیں ہوا ہے اور اسکے بدن پر کسی نجاست کا ہونا متعین نہیں تو احتیاطاً کنویں کا تمام پانی نکالا جائے اور اگر اسکے بدن پر نجاست تھی تو تمام پانی کا نکالنا واجب ہے، **عن أبي حنيفة رحمه الله أنه قال في الكافر إذا وقع حتى لو تيقنا بطهارته بأن اغتسل**

---

[1] وينـزح كل مائها الذى كان فيها وقت الوقوع بعد إخراجه، شامى كراچى ص ۲۲۰ ج ۱ فصل فى البئر كتاب الطهارة، المحيط البرهانى ص ۲۶۴ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه مطبوعه ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۵۴ ج ۱ فصل تنزح البئر دار الفكر بيروت.

ثم وقع في البئر من ساعته لاينزح منها شيء اھ (بدائع ص: ۷۴، ج: ۱)[1]

قال الشامی اقول ولعل نزحها للاحتیاط اھ[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۵/۷/۵۵ھ

جوابات صحیح ہیں، سعید احمد غفرلہٗ،

عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۷/۵۵ھ

جس کنویں میں جنبی شخص اترا وہ اور پانی پاک ہے یا ناپاک؟

سوال:- ایک شخص کو احتلام ہوا، جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو بغیر استنجاء پاک کئے غسل کرنے کے لئے کنویں میں اترا یہ کنواں دہ در دہ نہیں تھا، اس صورت میں کیا وہ شخص طاہر ہو گیا یا نہیں؟ نیز کنویں کا پانی طاہر و مطہر رہے گا یا نہیں؟ نیز اگر وہ شخص استنجاء اور بدن سے نجاست دور کرنے کے بعد غسل جنابت کیلئے کنویں میں اترے تو اس صورت میں کنویں اور شخص مذکور کا کیا حکم ہے؟ براہِ کرم مفصل و مدلل جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی سے استنجا نہیں کیا بلکہ بدن پر نجاست حقیقیہ موجود تھی تو وہ طاہر نہیں ہوا اور تمام پانی نجس ہو گیا، اس پانی کی وجہ سے تمام بدن بھی نجاست میں ملوث ہو گیا، اگر پانی سے استنجا کر کے نجاست حقیقیہ کو زائل کر چکا تھا تو اصح یہ ہے کہ وہ آدمی طاہر ہو گیا اور پانی مستعمل ہو گیا لیکن صرف اس قدر پانی مستعمل ہوا جو کہ اس کے اعضاء کے ساتھ متصل ہو کر منفصل ہوا ہے تمام پانی مستعمل نہیں ہوا، اور مستعمل پانی طاہر ہوتا ہے اگرچہ مطہر نہیں ہوتا اور اختلاط کے وقت غلبہ کا

---

[1] بدائع ص: ۷۴، ج: ۱، مطبوعہ کراچی، کتاب الطهارة. فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجساً.

[2] شامی کراچی ص ۲۱۴ ج ۱، شامی نعمانیہ ص ۱۴۳ ج ۱. فصل في البئر. المحيط البرهانی ص ۱۵۳ ج ۱ الفصل الرابع فی المیاہ مطبوعہ ڈابھیل.

اعتبار رہوتا ہے، اختلف في محدث انغمس في بئر لدلو وتبرد مستنجياً بالماء ولا نجس عليه ولم ينو ولم يتدلک والاصح أنه طاهر والماء مستعمل لاشتراط الانفصال للاستعمال والمراد أن ما اتصل باعضائه وانفصل عنها مستعمل لاكل الماء اهـ درمختار قوله في محدث أى حدثاً اصغر اوأكبر قوله في بئر أي دون عشر أي وليست جارية قوله لد لواى لاستخراجه وقيد به لانهٔ لوكان للاغتسال صار مستعملاً اتفاقاً قولهٔ مستنجياً بالماء قيد به لأنه لوكان بالاحجار تنجس كل الماء قوله ولانجس عليه عطف عام على خاص فلوكان على بدنه أوثوبه نجاسة تنجس الماء اتفاقاً قوله والاصح قال في البحر وعن أبي حنيفه رحمه اللّٰه أن الرجل طاهر لأن الماء لايعطى لهٔ حكم الاستعمال قبل الانفصال من العضو قال الزيلعي والهندي وغيرهما تبعاً لصاحب الهداية وهذه الرواية أوفق الروايات أي للقياس وفي فتح القدير وشرح المجمع انها الرواية المصححة ثم قال في البحر فعلم ان مذهب المختار في هذه المسئلة ان الرجل طاهر والماء طاهر غيرطهور اما كون الرجل طاهراً فقد علمت تصحيحهٔ أمّا كون الماء المستعمل كذالک على الصحيح فقد علمته أيضاً ما قدمناه اهـ (ردمحتار[1] ص:٢٠٧ ج ا) والغلبة في مخالطة المائع الذي لاوصف لهٔ كالماء المستعمل وماء الورد المنقطع الرائحة تكون بالوزن فإن اختلط رطلان مثلاً من الماء المستعمل برطل من الماء المطلق لايجوز به الوضوء وبعكسه جاز اهـ مراقى الفلاح قوله تكون الغلبة بالوزن وهذا الاعتبار يجرى فيما لوالقى الماء المستعمل في المطلق أو انغمس الرجل فيه على ما هو الحق امّا مافي كثير من الكتب من ان الجنب إذا ادخل يدهٔ أورجلهٔ في الماء فمبنى على رواية نجاسة

---

[1] شامی زکریا ص:٣٥٣، ج:١، شامی نعمانیه ص ١٣٥ ج ا، شامی کراچی ص ٢٠٢ ج ا، باب المياه. مطلب مسألة البئر جحط.

الماء المستعمل وهي رواية شاذة وأما على المختار للفتوى فلاقال في البحر فإذا عرفت هذا فلا تتأخر عن الحكم بصحة الوضوء أي الغسل من الفساقى الصغار الكائنة في المدارس والبيوت اذلافرق بين استعمال الماء خارجاً ثم صبه في الماء المطلق وبين ما إذا انغمس فيه فإنه لايستعمل منه إلا ماتساقط من الاعضاء أولاقى الجسد فقط وهو بالنسبة لباقي الماء قليل ويتعين عليك حمل كلام من يقول بعدم الجواز على القول الضعيف لاالصحيح فالحاصل أنه يجوز الوضوء والغسل من الفساقى الصغار مالم يغلب على ظنه أن الماء المستعمل اكثر أومساوٍ ولم يغلب على ظنه وقوع نجاسة فيه وتمامه فيه قوله جازظاهرهٔ أنه يجوز بالكل ويجعل المستعمل مستهلكاً لقلته اهـ[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم.

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ.

کنویں میں سے جوتا نکلا اس کے پانی کا کیا حکم؟

سوال:- ایک مسجد میں ایک کنواں ہے اس کا کیچڑ چھ سات سال میں نکالا جوامسال بالکل خشک ہوگیا لیکن اس کے درمیان میں گاہ بگاہ جب کبھی ناپاک ہوجاتا تھا اس کا پانی توڑ دیتے تھے اس میں سے ایک جوتا بالکل بوسیدہ ۲/۳ ٹکڑے نکلے اب شرع شریف سے جونمازیں پڑھیں ہیں تو کسی قسم کا نقص تونہیں آیا یا مسجد کا کوئی ناپاکی وغیرہ کا حکم تونہیں ہے، اگر ہو تو تحریر فرمادیں تاکہ اس کے موافق عمل کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جوتا اگر ناپاک تھا تو اس سے کنواں بھی ناپاک ہوگیا اور جس وقت جوتا کنویں میں دیکھا گیا ہے اسی وقت سے کنویں کو ناپاک کہا جائے گا اس سے پہلے کی نماز، وضوغسل کے اعادہ کی

[1] طحطاوی ص ۲۰، مطبوعه مصر. اول كتاب الطهارة.

ضرورت نہیں۔ مسجد کا لوٹا وغیرہ بھی کچھ ناپاک نہیں اور اگر ناپاک جوتہ گرنے کا وقت معلوم ہے تو اس وقت سے کنویں کو ناپاک سمجھنا چاہیئے اور اس ناپاک پانی کو وضو، غسل برتن وغیرہ میں استعمال کیا ہو تو برتن وغیرہ کو پاک کرنا چاہیئے اس سے وضو کر کے جس قدر نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ کرنا چاہیئے غرض جس جس شئی کو وہ ناپاک پانی لگا ہے وہ تمام ناپاک ہے، ووجود حیوان میت فیها اي البير ینجسها اھـ مراقی الفلاح قال الطحطاوي قید بالحیوان لأن غیره من النجاسات لایتاتی فیه التفصیل والخلاف بل ینجسها من وقت الوجدان فقط. (طحطاوی[1] ص: ۲۵)

لیکن اگر جوتہ کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو محض شک کی بناء پر کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة اھـ. (اشباہ[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/۱/ ۵۶ھ

صحیح: عبد اللطیف ۸/ محرم ۵۶ھ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

جوتا کنویں میں گر گیا

سوال:- کنویں میں پلاسٹک کا جوتا گر گیا اور تلاش بھی کرایا ہے، غوطہ بھی لگایا مگر نہ نکل سکا، اب کنویں کا پانی پورا نکالا جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پلاسٹک کا جوتا کنویں میں گر گیا اور تلاش کرنے پر بھی وہ وہاں نہیں، اگر اس جوتے کا ناپاک ہونا معلوم نہیں تو کنویں کو ناپاک نہیں کہا جائے گا[3] حتیاطاً کچھ پانی نکالا جائے، اگر اسکا

---

[1] طحطاوي ص ۳۲، مطبوعه مصر. فصل فی مسألة الآبار. حلبی کبیری ص ۱۶۰ فصل فی البئر مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، شامی کراچی ص۲۱۸ ج ۱.

[2] إشباه ص ۱۰۳، مطبوعه مکتبة دار العلوم دیوبند. القاعدة الثالثة، الیقین لا یزول بالشک. شامی کراچی ص ۱۵۱ ج ۱، زکریا ص ۲۸۲ ج ۱ قبیل مطلب فی ابحاث الغسل تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة نوع آخر فی مسائل الشک مطبوعه کراچی. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ناپاک ہونا معلوم ہے تو پورا پانی نکالا جائے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/ ۹۵ھ

غسل جنابت کرتے وقت قطرہ کنویں میں گر گیا

سوال:-کسی جنبی نے اپنے سر پر پانی ڈالا پھر ڈول کھینچا، ایک دو قطرہ کنویں میں گر گیا تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس قطرے کے ساتھ نجاست حقیقیہ نہیں ہے تو راجح قول کی بنا پر اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوا۔ **وھو ای الماء المستعمل طاھر ولومن جنب ا ھـ (درمختار)**[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کتا حوض میں گر گیا توحوض ناپاک ہو گیا!

سوال:-مسجد کے حوض میں اگر کتا گر جائے اور گرتے ہی فوراً زندہ نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے، اسی طرح اس حوض کے پانی پینے کا کیا حکم ہے، عوام کو سمجھانے کے بعد بھی استفتاء لکھنے پر مجبور کرتے ہیں، چنانچہ روشنی ڈالیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [3] الیقین لایزول بالشک (الاشباہ والنظائر ص:۱۰۰) مطبوعہ دارالعلوم دیوبند. تحت القاعدۃ الثالثۃ.

(صفحہ ہٰذا) [1] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير ينزح كل مائها (درمختار علی الشامی کراچی ص:۲۱۳، ج:۱) فصل فی البئر،

[2] درمختار علی الشامی کراچی ص:۲۰۰، ج:۱، (شامی نعمانیہ ص ۱۳۴ ج ۱) باب المیاہ. عالمگیری ص ۲۳ ج ۱ الباب الثالث فی المیاہ مطبوعہ کوئٹہ، البحرا الرائق ص ۹۶ ج ۱ کتاب الطهارة الماء المستعمل الخ مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس حوض کی لمبائی دس گز شرعی گز کے مطابق ہو اس میں اگر کتا گر جائے تو اس پر ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا[1] لیکن عوام میں چہ میگوئیاں ہوتی ہی ہیں اس لئے حوض کو خالی کر کے صاف کر دیا جائے تو پھر سکون ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گیلا گوبر کنویں میں ڈالا گیا اس کا حکم

سوال:-(۱) ایک کنویں میں ایک لڑکے نے گیلا گوبر پھینکا تو کتنا پانی نکالیں گے چونکہ کنویں کا پانی اتنا گہرا ہے کہ پانی پینے کیلئے نکالنا دشوار ہے، دوسرے اگر نکال کر پھینکیں تو پانی ختم ہو جانے کا احتمال ہے، کیونکہ اکثر گرمیوں میں سوکھ جاتا ہے، مگر امسال نہیں سوکھا اور پانی چودہ ہاتھ ہے اس کے علاوہ بد دینی کا اتنا زور ہے کہ کوئی پانی نہیں نکالتا ہے اور نہ نکالنے کو تیار ہوتا ہے، بلکہ اسی طرح برابر پیتے ہیں تب اس حالت میں آدمی کیا کر سکتا ہے۔

(۲) اگر پردیسی ہو اور مکتب میں تعلیم کا کام کرتا ہو نجس کنویں کے علاوہ دوسرے کنویں سے صرف سترہ دن پانی پیا اور وضو کیا اور کھانا نجس کنویں سے پک کر آتا رہا مجبوراً کھانا پڑا ایسا کھانا کیسا ہے؟

(۳) گاؤں کے لوگوں کے سترہ دن پانی پینے سے پانی پاک ہوا یا نہیں؟ جبکہ ڈیڑھ دوسو بالٹی پانی روز نکلتا رہا؟

---

[1] وقع فيه نجس لم يجز حتى يبلغ العشر (الدر المختار على الشامى كراچى ص: ۱۹۴، ج: ۱) باب المياه. قيد بالموت لأنه لو أخرج حياً وليس بنجس العين ولا به حدث وخبث لم ينزح شيء إلا ان يدخل فمه الماء فيعتبر بسوره الخ شامى كراچى ص۲۱۳ فصل فى البئر تبيين الحقائق ص ۲۹ ج ۱ مطبوعه امداديه ملتان، النهر الفائق ص۸۷ ج ۱ فصل فى الآبار مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

(۴) دوسرے کنویں میں ایک چڑیا کا بچہ مردہ نکلا جو کہ دُم کی طرف سے پھٹا تھا اب پانی کتنا نکالنا چاہیئے مجبوراً پچاسی بالٹی پانی نکالکر وضو کیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) جب چودہ ہاتھ پانی اس سے نکل جائے گا تو کنواں پاک ہوجائے گا، یہ ضروری نہیں کہ ایک دم ہی نکلے مثلاً کنواں پاک کرنے کیلئے تو نہیں نکالتے البتہ اپنی ضروریات کے لئے ہمیشہ نکالتے رہتے ہیں تب بھی جب اندازاً مقدارِ مذکور نکل جائے گی تو کنواں پاک ہوجائے گا[۱]

(۲) سترہ دن تک کھالینے کے بعد اب دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

(۳) اگر اس مدت میں اندازاً چودہ ہاتھ پانی نکل گیا تو کنواں پاک ہوگیا۔

(۴) تمام پانی نکالنا ضروری ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۵/۱۶ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۵/۱۸ھ

بیر معین

سوال:- بخدمت اقدس استاذی المکرّم حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہٗ

ایک مسجد سے متعلق ایک بڑا کنواں ہے جس سے محلّہ کے لوگ بھی پانی بھرتے ہیں وہ

[۱] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير ينزح كل مائها درمختار، وفي الشامية لايشترط التوالی وهو المختار شامی كراچی. ص: ۲۱۳، ج: ۱، فصل فی البئر. المحيط البرهانی ص ۲۶۴ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه مطبوعه ڈابهيل.

[۲] إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير أومات فيها حيوان دموی وانتفخ أوتمعط أوتفسخ ينزح كل مائها الذي كان فيها وقت الوقوع (الدرمختار علی ہامش الشامی کراچی ص۲۱۲ ج۱) فصل في البئر، عالمگيری كوئٹه ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فی ماء الآبار، المحيط البرهانی ص ۲۵۵ ج ۱ الفصل الرابع فی المياه، مطبوعه مجلس علمي ڈابهيل.

دردہ کنواں کے نام سے مشہور ہے لیکن قطر اس کا ۱۰ ½ ہاتھ ہے پانی اس میں اتنا ہے کہ سب پانی نکالنے میں کم وبیش سوروپیہ مصارف پڑتے ہیں جس کیلئے نہ تو اس زمانہ میں چندہ آسان اور نہ بیل وغیرہ ملنے میں آسانی بایں وجوہ جب ناپاک ہوجاتا ہے تو سالوں ناپاک پڑا رہتا ہے چنانچہ اس بار بھی تقریباً تین چار سال سے ناپاک پڑا ہوا ہے، دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے مواقع میں شریعت کا آسان ترین حکم کیا ہے؟ ایک بات اور عرض کردوں کہ پانی اطراف میں نادر بھی ہیں کام بہرحال چل ہی رہا ہے لیکن بدقت گویا ایسی مجبوری بھی نہیں ہے کہ اسکے بغیر کام رکا پڑا ہو ورنہ چار سال کیسے گذرتے۔ ہاں محلّہ والوں کو عمدہ شیریں پانی سے محرومی ضرور ہے اور مسجد والوں کو وضو وغسل وغیرہ میں دقت ہے ایسی صورت میں۔

(۱) کیا اس کے پاکی کی صرف یہی شکل ہے کہ موجودہ پانی جس طرح ہوسکے مصارف کثیرہ میں خرچ کرکے نکالا جائے اور کوئی صورت نہیں۔

(۲) امام محمد رحمہ اللہ کا قول تین سوڈول والے کا علماء فتاویٰ کے نزدیک کیا حیثیت ہے۔

(۳) اگر معتبر ہے تو کیا اس جیسی صورتیں اس میں داخل ہیں۔

(۴) یاد پڑتا ہے کہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے کسی فتوی میں اس کے ضعف کو تسلیم کرنے کے باوجود اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔

(۵) اگر امام کا قول مقید بقید ومشروط بشرائط ہیں تو وہ قیود وشرائط کیا ہیں جن کے ہونے پر تین سو کا قول مفتیٰ بہ ہوسکتا ہے۔

چونکہ جناب والا جیسے وسیع النظر کے سامنے اس کی پوری بحث ہوگی۔ اس لئے امید کرتا ہوں کہ وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کی تقریر فرما کر ممنون فرمادیں گے خدا معلوم کیوں جی چاہا کرتا ہے کہ پانی کے معاملہ میں نرم سے نرم قول اختیار کیا جائے اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہ قول اس خیال کا مؤید ہوجاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جناب والا سے مفصل تقریر معلوم کرکے اس تردد کو ہمیشہ کے واسطے ختم کردوں گا۔

الجواب حامداًومصلیاً

(۱)اصل تو یہی ہے لیکن رفع حرج کے لئے تیسیر اًدوسری صورت بھی ہے کما سیجيء.

(۲)بعض نے اس کو مفتیٰ بہ کہا ہے بعض نے تضعیف کی ہے۔

(۳)داخل ہے لاشتراک العلة وهی الیسر.

(۴)صحیح ہے،ایسے موقعہ پر ایسے فتویٰ کی گنجائش ہے۔

(۵)وإن تعذر نزح كلها لكونها معينا فيقدر مافيها وقت ابتداء النزح قاله الحلبی یؤخذ ذالک بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء، به یفتیٰ وقيل يفتى بمأتين الى ثلثمأئة وهذا ايسر وذالک احوط قوله وان تعذر كذا عبر في الهداية وغيرها وقال في شرح المنية أي بحيث لايمكن الا بحرج عظيم اهـ فالمرادبه التعسروبه عبر في الدرر قوله وقيل الخ جزم به الكنز والملتقى وهو مروي عن محمد وعليه الفتوى خلاصة وتاتر خانيه عن النصاب وهو المختار معراج عن العتابيه أوجعله في العناية رواية عن الامام وهو المختار والايسر كما في الاختيار وافاد في النهران المأتين واجبتان والمائة الثالثة مندوبة فقد اختلف التصحيح والفتوى وضعف هذا القول في الحلية وتبعه في البحر بأنه إذا كان الحكم الشرعی نزح الجميع فالاقتصار على عدد مخصوص يتوقف على دليل سمعی يفيده واين ذلک الى قوله قال في النهر وكانّ المشائخ انما اختاروا ما عن محمد لانضباطه كالعشر تيسيراً كما مر اهـ (شامی[1]) فقد ظهر بما ذكران الأخذ بقول محمد والعمل به في مواضع الحاجة جائز والحاجة دفع العسر وتحصيل اليسر وهو الشرط. فقط واللّٰه سبحانهٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۲۴؍محرم ۷۰ھ

الجواب صحیح:سعید احمد ۲۵؍محرم ۷۰ھ

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۴۳ ج ۱، شامی کراچی ص: ۲۱۴، ج: ۱، فصل في البئر.

چھوٹے کنویں کا حکم

سوال:- راجستھان کے اکثر مقامات پر پانی جمع کرنے کے لئے لوگ زمین میں پانی کا ظرف بناتے ہیں، زمین کے اندر چار پانچ ہاتھ گڈھا کھودتے ہیں، پھر اس میں سیمنٹ سے پلاسٹر کردیتے ہیں اوراوپر سے پتھر کی پٹیاں ڈال کر بند کردیتے ہیں یہ ظرف عموماً دہ دردہ سے کم ہوتا ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ اگراس ظرف میں نجاست گر جائے اور بارش کے پانی یادوسرے ذرائع سے اس کو بھر دیا جائے یہاں تک کہ وہ پانی ظرف کے اوپر سے ہوکر گذر گیا۔ اب یہ ظرف پاک ہوگیا یا نہیں؟ اگرنہیں تو پورا پانی نکال دیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

البحر[1] الرائق صفحہ:۸۷،ج:۱،کی عبارت یہ ہے، لوتنجس الحوض الصغير ثم دخل فيه ماء آخر وخرج حال دخوله طهر وإن قل وقيل لاحتى يخرج قدر ما فيه وقيل حتى يخرج ثلاثة امثاله وصحح الاول في المحيط وغيره قال السراج الهندى وكذا البئر واعلم أن عبارة كثير منهم في هذه المسئلة تفيد ان الحكم بطهارة الحوض إنما هو إذا كان الخروج حالة الدخول وهو كذالک فيما يظهر لأنه حينئذ يكون في المعنى جارياً لكن إياک وظن أنه لو كان الحوض غيرملأن فلم يخرج منه شيء في اول الامر ثم لمّا امتلأ خرج منه بعضه لاتصال الماء الجارى به أنه لايكون طاهراً حينئذٍ إذغايته أنه عند امتلائه قبل خروج الماء منه نجس فيطهر بخروج القدر المتعلق به الطهارة إذا اتصل به الماء الجارى الطهور كما لوكان ممتلأ ابتداءً ماءً نجساً ثم خرج منه ذالک القدر لاتصال الماء

[1] البحرالرائق ص:۸۷، ج: ۱، (مطبوعہ کراچی) كتاب الطهارة، عالمگیری کوئٹہ ص۱۷ ج۱ الباب الثالث فى المياه.

الجاری بہ ثم کلامھم یشیر الی أن الخارج منه نجس قبل الحکم علی الحوض بالطهارة وھو کذالک کماھو ظاهر کذا فی شرح منیة المصلی. اب اس عبارت پر اپنے مسئلہ کو منطبق کر کے دیکھ لیجئے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۷/۹۱ھ

کنویں کا پانی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے

سوال:- اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا جائز نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک کنویں کا پانی پینا درست ہے۔ اگر وہ ناپاک ہوجائے تو پاک کرنے سے پاک بھی ہوجائے گا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۵/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۵/۸۷ھ

شک سے کنواں ناپاک نہیں ہوگا

سوال:- موضع دمری والا ضلع دہرہ دون میں ایک قدیمی کنواں ہے اس کنویں سے ہندو مسلمان پانی پیتے رہے، عرصہ پندرہ بیس یوم سے ہندوؤں نے چماروں سے بھی اس کنویں

---

[1] إذا وقعت فی البئر نجاسة نزحت وکان نزح ما فیها من الماء طهارة لها باجماع السلف ومسائل البئر مبنیة علی اتباع الآثار دون القیاس الی ما قال وھو المروی عن ابی حنیفةؒ وعلیه الاعتماد، الهدایة ص ۱۴۱ ج ۱ فصل فی البئر، مطبوعه تهانوی دیوبند، فتاوی عالمگیری ص ۱۹ ج ۱ الفصل الثالث فی مسائل الآبار، مطبوعه کوئٹه. فتاوی دارالعلوم ص ۱۹۴ ج ۱، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

سے پانی کھنچوانے کا ارادہ کرلیا ہے حاکم ضلع نے بھی اجازت دیدی ہے مسلمانوں نے حتی المقدور کوشش کی مگر ناکام رہے کنواں ہندوؤں کی ملکیت ہے مسلمان محض بحیثیت کاشتکار ہیں کنویں کے علاوہ اور کوئی انتظام پانی پینے کا نہیں۔ موضع کی آب و ہوا خراب ہے خصوصاً موسم برسات میں بہت بدتر ہوجاتی ہے دیہات میں جو پانی گول وغیرہ سے پہونچتا ہے وہ بے حد گندہ ہے، ہندوؤں کی دیگر اقوام مثلاً سقہ، بنجارہ لودہا وغیرہ بھی مردار خور ہیں۔

اگر چمار کنویں سے پانی بھرنے لگیں تو مسلمانوں کو اس کنویں سے پانی پینا چاہیئے یا نجس سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک یقین نہ ہوجائے یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم نہ ہوجائے اس وقت تک کنویں کا پانی شرعاً پاک ہی رہے گا۔ محض شک کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ لہٰذا اس کا پینا اور دیگر ضروریات میں استعمال کرنا جائز ہوگا البتہ جب یقین یا ظن غالب سے کنویں میں نجاست کا گرنا معلوم ہوجائے تو اس کا استعمال کرنا جب تک کنواں پاک نہ ہوجائے جائز نہ ہوگا۔ شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة .(الاشباه)[1] إذا وقعت في البير نجاسة نزحت .(هدايه)[2] اگر بلا شک کے پاک پانی ملے تو اس کا استعمال کرنا بہتر ہے دع ما يريبک الى ما لا يريبک الحديث.[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۵/ ۵۲ھ

الجواب صحیح: بندہ عبد الرحمٰن غفرلہٗ   صحیح: عبد اللطیف ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ

---

[1] الاشباه ص ۱۰۳، مطبوعه مكتبه دار العلوم ديوبند. القاعدة الثالثة، اليقين لا يزول بالشک.

[2] هدايه ص: ۴۱، ج: ۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند. فصل فى البئر، فتاوى عالمگيرى ص ۱۹ ج ۱ للفصل الثالث فى مسائل الآبار مطبوعه كوئٹه.

[3] المقاصد الحسنة ص ۲۱۴، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت لبنان. مشكوة شريف ص ۲۴۲ باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

برکت کے لئے زمزم سے بدن اور کپڑے دھونا

سوال:- خانہ کعبہ میں جولوگ آبِ زمزم سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں ان کیلئے نہانا اور کپڑے دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

برکت کیلئے بدن پر اور کپڑوں پر ڈالنا درست ہے نجاست اس سے زائل نہ کیجائے [۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲؍۴؍۱۴۰۱ھ

ہندوستانی مسجد کے حوض سے وضو

سوال:- ہندوستانی مسجد بھیونڈی کا حوض جو کہ دہ دردہ ہے اس کے اندرونی حصے میں دوفٹ کے فاصلہ سے جالی لگی ہوئی ہے، جال کے اوپر ایک فٹ چوڑی پھولوں کی کیاری ہے۔ اس کی سطح پانی کے اندر چار انچ ڈوبی ہوئی ہے۔ایک صاحب کہتے ہیں کہ پانی ہلتا نہیں، اس لئے اس میں وضو نہیں کرنا چاہیئے، قائل کا قول صحیح ہے یا غلط؟ کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اسے توڑوادیں یا باقی رکھیں؟ آپ اور دیگر علمائے دیوبند مناظرہ کے وقت دیکھ چکے ہیں۔ لہٰذا مفصل جواب سے نوازیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کیاری کی سطح جو ڈوبی ہوئی ہے اس کو توڑنے کی ضرورت نہیں، موجودہ صورت میں بھی

---

[۱] یجوز الوضوء والاغتسال بماء مزم إن کان علی طهارة للتبرک (الی قوله) ولایزال به نجاسة حقیقة (طحطاوی ص:۱۷) مطبوعه مصر، اول کتاب الطهارة. شامی کراچی ص:۶۲۵:ج:۲، مطلب الإستنجاء بماء زمزم، باب الهدی.

وضو بلا تکلف درست ہے۔ پانی کے ہلنے نہ ہلنے کا شبہ نہ کریں[1] اسی اور مصلحت سے کیاری کی ڈوبی ہوئی سطح کو توڑنا چاہیں تو اختیار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۲/۹۴ھ

حوض کی گہرائی

سوال:-مسجد میں عام طور پر جو حوض ہوتے ہیں ان کا گہرا ہونا کتنا ضروری ہے؟ مثلاً لمبائی اور چوڑائی تو کم از کم دہ در دہ ہو اور گہرا کتنا ہو۔ مثلاً ایک حوض دو یا تین گز گہرا ہے اتفاقاً پانی آنا اس میں بند ہوگیا اور وہ پانی کم ہوتے ہوئے صرف ایک فٹ یا اس سے کم رہ گیا ہے تو کیا اس حوض کے پانی سے وضو درست ہے؟ حوض کی گہرائی کتنی ہونی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانچ انگل گہرا بھی کافی ہے، (کذا في ردالمحتار ص:۱۳۲، ج:۱)[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۶/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۶/۹۲ھ

حوض کی پیمائش

سوال:-مسجدوں میں جو حوض بنائے جاتے ہیں اس حوض کی گہرائی اور لمبائی و چوڑائی

۱؎ وبعضهم قدروا بالمساحة عشراً في عشر بذراع الكرباس توسعة للامر على الناس وعليه الفتوى والمعتبر في العمق ان يكون بحال لا ينحسر بالاغتراف هو الصحيح، هدايه ص۳۷ ج ۱ كتاب الطهارات، مطبوعه تهانوى ديوبند، فتح القدير ص ۸۰ ج ۱ مطبوعه دار الفكر بيروت.

۲؎ حاصله إذا كان غدير عشراً في عشر عمقه خمس اصابع تقريباً الخ. شامى نعمانيه ص: ۱۳۲، ج: ۱، شامى زكريا ص: ۳۴۷، ج: ۱، باب المياه، مطلب فى مقدار الزراع.

کتنی کتنی لازمی ہےاور شرعی گز مروجہ گز کے حساب سے کتنے کا ہوتا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

دس گز لمبائی اوردس گز چوڑائی کافی ہے[1]۔ اور یہاں شرعی گز مراد ہے جوکہ عربی میں ذراع کو کہتے ہیں سرکاری ایک گز عربی دو ذراع کا ہوتا ہے، یعنی سرکاری پانچ گز لمبائی اوراتنی ہی چوڑائی ہے گہرائی کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض کی گہرائی اور چوڑائی

سوال:- وہ حوض جسکی لمبائی کافی ہےاور چوڑائی صرف دوہاتھ ہے گہرائی بھی دوہاتھ ہے کیا یہ دہ دردہ کے حکم میں ہوگا یانہیں اور گہرائی کے اعتبار سے کنویں میں بھی کافی گہرائی ہوتی ہےاور چوڑائی بھی ہوتی ہےتو کیااس کا حکم اس میں لگے گا، وضاحت سے بیان فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

گہرائی کی زیادتی طول وعرض کی کمی کا بدل نہیں ہوسکتی، البتہ اگر عرض کم ہواور طول زیادہ ہواور زیادتی محسوس کرکے دہ دردہ ہوسکے تو وہ بہتر ہے، **ولوله طول لا عرض لكنه يبلغ عشراً في عشر جاز تيسيراً (درمختار[3] ص: ۱۲۹، ج: ۱)** حوض مدور کا حساب بھی معتبر ہوگا جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کی شرح کرتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا ہے[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] هو مايكون كل جانب من جوانبه عشرة (شامی ص ۱۹۳ ج ۱) مطبوعه کراچی. باب المياه، مطلب لو أدخل الماء من اعلى الحوض الخ.

[2] لاتقدير فيه اي في العمق في ظاهر الرواية (شامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱ باب المياه)

فائده:- الذراع ست قبضات وهي اربع وعشرون اصبعاً. مستفاد شامی کراچی ص: ۱۹۲، ج: ۱. (شامی نعمانیه ص ۱۳۱ ج ۱) مطلب في مقدار الذراع. باب المياه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حوض کی لمبائی چوڑائی گہرائی!

سوال:-شرعی حوض کم سے کم کتنا لمبا اور کتنا چوڑا ہونا چاہیئے ہماری مسجد کا حوض ۲۵؍فٹ لمبا اور ۱۲؍فٹ چوڑا ہے اور ۵ ½ فٹ گہرا ہے ہم حوض کی گہرائی ایک فٹ کم کرنا چاہتے ہیں، اس میں کوئی حرج تو نہیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

شرعی حوض کم ازکم دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہونا چاہئے، اگر چوڑائی میں کچھ کمی ہوتو لمبائی میں زیادتی کردی جائے جس سے نسبت دہ دردہ کی حاصل ہوجائے[1]۔ گہرائی ساڑھے چار فٹ بھی کافی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دہ دردہ اور مقدار ذراع

سوال:- پانی کا حوض دہ دردہ گز کا حکم رکھتا ہے شرعی گز کتنے انگل کا ہے جس کے مطابق حوض بنایا جائے۔

الجواب حامداًومصلیاً

چوبیس انگل کا ایک شرعی گز ہوتا ہے جب کہ اس کو چھ قبضہ کا مانا جائے اور اگر سات قبضہ

(گذشتہ کا بقیہ) [3] شامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱. شامی نعمانیہ ص: ۱۲۹، ج: ۱، باب المیاہ.

[4] وفي المدور بستة وثلاثين ذراعاً هو أحد أقوال خمسة (شامی نعمانیہ ص ۱۲۹ ج ۱، وشامی کراچی ص ۱۹۳ ج ۱) باب المیاہ. لو ادخل الماء من اعلی الحوض.

(صفحہ ہٰذا) [1] ولوله طول لاعرض لكنه يبلغ عشراً في عشرٍ جاز تيسيراً (الدرالمختار علی الشامی ص ۱۹۳، ج ۱) باب المیاہ، مطلب لو ادخل الماء من اعلی الحوض، مطبوعہ کراچی.

[2] صحح في الهداية أن يكون بحال لاينحسر بالاغتراف أي لاينكشف. (شامی کراچی ص ۱۹۳، ج ۱). باب المیاہ. ہدایة ص ۳۷ ج ۱ کتاب الطہارة مطبوعہ تھانوی دیوبند، بحر ص ۷۷ کتاب الطہارة، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

کا مانا جائے تو اٹھائیس انگل کا ہوگا درمختار میں اسی کو مختار کہا ہے۔والمختار ذراع الكرباس وهو سبع قبضات فقط أي بلااصبع قائمة وهذا ما في الولواجية وفي البحران في كثير من الكتب أنه ست قبضات ليس فوق كل قبضة اصبع قائمة فهو أربع وعشرون اصبعاً بعدد حروف لااله الا الله محمد رسول الله ﷺ والمراد بالاصبع القائمة ارتفاع الابهام كما في غاية البيان اهـ والمراد بالقبضة اربع اصابع مضمومة اهـ (شامی ص: ۳۰۳، ج: ۱)[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبد اللطیف ۲۴/۶/ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد عفرلہٗ

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۳۱ ج ۱، شامی کراچی ص ۱۹۶ ج ۱، مطلب في مقدار الذراع. باب المياه. فتح القدير ص ۷۹ ج ۱ فصل فی المیاه، مطبوعه دار الفکر بیروت، البحر ص ۷۶ کتاب الطهارة مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

استنجاء کرنے کے احکام

استنجاء کرنے کا حکم

سوال:- اگر جماعت نہ ملنے کا اندیشہ ہو اور چھوٹا بڑا استنجا نہ کیا ہو تو کیا بغیر استنجا کے نماز میں شریک ہو جائے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ڈھیلے سے استنجا کر چکا تھا اور بقدر درہم اس سے زائد نجاست بدن پر موجود نہیں ہے تو ایسی حالت میں جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ استنجا کر کے نماز پڑھے۔ طحطاوی[۱] ص ۹۰۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] وتكره الصلاة) مع نجاسة غيرمانعة تقدم بيانها سواء كانت بثوبه أوبدنه أومكانه خروجا من الخلاف الا اذا خاف فوت الوقت أوفوت الجماعة فحينئذ يصلى بتلك الحال (مراقى الفلاح).

(قوله بيانها) وهو ما دون ربع الثوب في المخففة وقدر الدرهم في المغلظة، طحطاوى مع المراقى ص: ۲۹۱، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، مطبوعه مصر، عالمگیری ص ۴۸، ج ۱، الفصل الثالث فى الاستنجاء، مطبوعه كوئٹه. حلبى كبيرى ص ۲۹ مطلب فى آداب الوضوء، سهيل اكيڈمى لاهور. تاتارخانيه ص ۹۹ ج ۱ باب الوضوء، مطبوعه كراچى.

بیت الخلاء جاتے ہوئے دعا کس وقت پڑھے؟

سوال:- پائخانہ جاتے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ کس وقت پڑھنی چاہیئے؟ پائخانہ کے اندر جا کر یا بایاں پاؤں پائخانہ میں رکھ کر یا پائخانہ کے باہر ہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پائخانہ کے اندر پیر رکھنے سے پہلے پڑھی جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم ۲۰/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ

استنجاء ڈھیلے سے کرنا

سوال:- زید عمرو بکر وغیرہ بیت الخلاء میں بلا ڈھیلے کے پانی سے استنجاء کرتے ہیں ایا ان کا یہ عمل جائز ہے یا ناجائز اور اس میں کسی شخص کی تخصیص ہے یا نہیں؟ امید ہے کہ صاف صاف تحریر فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلے سے استنجا کیا جائے اس کے بعد پانی سے، لیکن اگر کوئی شخص بڑا استنجا ڈھیلے سے نہ کرے بلکہ پانی ہی سے کرے اور صفائی کامل ہو جائے یہ بھی

---

[1] فإذا وصل الى باب يبدأ بالتسمية قبل الدعاء هو الصحيح فيقول بسم الله اللّٰهم إني اعوذ بک من الخبث والخبائث الخ شامی زکریا ص: ۵۵۹، ج: ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء مطلب في الفرق بين الاسبتراء والاستنقاء الخ. عالمگیری ص ۵۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۴۰ فصل فیمایجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر.

جائز ہے۔[1] آج کل اہل تجربہ کی رائے ہے کہ پیشاب کے بعد قطرہ اکثر آدمیوں کو آتا ہے اور شاذ و نادر ہی کوئی شخص اس سے مستثنیٰ ہوگا اس لئے چھوٹا استنجاء پانی سے کرنے سے پہلے ڈھیلے سے کرنے کی تاکید کرتے ہیں کیونکہ اگر بعد میں قطرہ آیا تو اس سے کپڑا ابھی ناپاک ہوگا اور پہلا استنجاء بھی بیکار ہو جائے گا اور جو وضو کے بعد آیا تو ناقض وضو ہوگا اس لئے پہلے ڈھیلے سے اطمینان کر لینا چاہیئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۸/۷ ۵۷ھ

ڈھیلے سے استنجاء

سوال:- ایک کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ استنجا چھوٹا ہو یا بڑا ہر مرد و عورت کو کرنا چاہیئے پہلے مٹی یا دوسری چیز سے، اس کے بعد کچھ پانی سے، لہٰذا آپ تشریح کے ساتھ حکم شرع سے مطلع فرما دیں، کیا عورتوں کو بھی پہلے مٹی وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے؟ کتاب والا لکھتا ہے کہ مٹی کے بغیر خالی پانی سے پاک صاف نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً و مصلیاً

ڈھیلے سے مردوں عورتوں سب کو استنجاء کرنا چاہیئے اس کے بعد پانی سے استنجاء کریں یہی سنت طریقہ ہے[2] لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ اگر ڈھیلے سے استنجاء وغیرہ نہ کیا تو صرف پانی سے پاکی

[1] وأن يستنجي بحجر منق ونحوه والغسل بالماء احب والافضل الجمع بين الماء والحجر فيمسح ثم يغسل ويجوز أن يقتصر على الماء أوالحجر والسنة انقاء المحل (نور الايضاح ص ۳۸، مطبوعه امداديه ديوبند، فصل فى الاستنجاء، والشامى نعمانيه ص ۲۲۹ ج ۱، وشامى زكريا ص ۵۵۰ ج ۱) فصل في الاستنجاء باب الانجاس. تاتار خانيه ص ۱۰۴ ج ۱ باب الوضوء، مطبوعه كراچى.

[2] غسله بالماء أي بعد المسح بالاحجار افضل وقيل سنة في زماننا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حاصل نہیں ہوگی، البتہ اگر اولاً مٹی اور ڈھیلے سے صفائی کرلی جائے اس کے بعد پانی سے پاک کیا جائے تو صفائی خوب حاصل ہو جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۳/۶/۸۵ھ

عورتوں کے لیے ڈھیلے سے استنجاء

سوال:- بوقت استنجاء کلوخ استعمال کردن برائے زنان ضروری است یا نہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بعد بول برائے استبراء زناں محتاج استعمال کلوخ مثل مرداں نیستند۔ **ولا تحتاج المرأة إلى ذلک اي استبراء المذكور في الرجل (مراقی الفلاح)**[۱]

ودیگر احکام استنجاء میان مرداں وزنان مشترک است[۲] **المرأة كالرجل الافي الاستبراء فانها لااستبراء عليها الخ (شامی فصل استنجاء ص ۳۵۶ ج ۱)**[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ　معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۳/۳/۵۶ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف ۱۶/ربیع الاول ۵۶ھ　　الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

(گذشتہ کا بقیہ) (هدايه ملخصاً ص ۷۹ ج ۱) مطبوعه ياسر نديم ديوبند. فصل في الاستنجاء. كتاب الطهارة. حلبى كبيرى ص ۲۹ مطلب فى آداب الوضوء، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. طحطاوى مع المراقى ص ۳۵ فصل فى الاستنجاء، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہٰذا) ۱؎ مراقی الفلاح على حاشية الطحطاوى ص ۳۴، مطبوعه مصر، كتاب الطهارة فصل في الاستنجاء.

۲؎ **ترجمہ سوال**:- استنجاء کے وقت ڈھیلے استعمال کرنا عورتوں کے لیے ضروری ہے یا نہیں؟

ترجمہ جواب:- پیشاب کے بعد صفائی کے لیے عورتیں مردوں کے مثل ڈھیلا استعمال کرنے کی محتاج نہیں، استنجاء کے دیگر احکام مردوں عورتوں کے درمیان مشترک ہیں۔

۳؎ الشامى نعمانيه ص: ۲۲۵، ج: ۱، وشامى زكريا ص: ۵۵۸، ج: ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء والاستنجاء.

ڈھیلے کے بعد پانی کا استعمال

سوال:- استنجاء ڈھیلے سے کرنے کے بعد پانی سے کرے تب ہوتا ہے، یا محض پانی سے چھوٹا بڑا استنجاء کرلے تو ہوجاتا ہے یا نہیں یا دونوں طرح کرے تب ہوتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اول ڈھیلے سے کرے پھر پانی سے کیونکہ قطرہ کا مرض اس زمانہ میں عام ہے اگر چہ بعض صورت میں صرف ڈھیلے سے یا صرف پانی سے بھی کافی ہوجاتا ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: عبداللطیف ۱۳/ربیع الثانی ۵۵ھ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

ڈھیلے سے استنجاء کے بعد پانی سے دھونا!

سوال:- اگر کوئی امام ڈھیلے سے استنجا کرتا ہو پانی ہوتے ہوئے بھی پانی استعمال نہیں کرتا باوجود کہنے کے نہیں مانتا تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر کے پھیل کر مقدار درہم تک پہونچ جائے تو بدن کو پانی سے پاک کرنا ضروری ہوتا ہے[۲] ایسی حالت میں جو امام پانی سے استنجاء نہ کرے اس کو

---

[۱] فكان الجمع (بين الحجر والماء) سنة على الاطلاق في كل زمان وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ الخ شامي زكريا ص ۵۵۰ ج ۱، وشامي نعمانيه ص ۲۲۵ ج ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء. عالمگيري ص ۴۸ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه مصر. حلبی کبیری ص ۲۹ مطلب فی آداب الوضوء، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

[۲] اجمعو على ان ماجاوز موضع الشرج من النجاسة اذا كانت اكثر من قدر الدرهم يجب غسله وإن كان ماجاوز موضع الشرج اقل من قدر الدرهم أوقدرالدرهم الخ (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

امام نہ بنایا جائے[1] اگر اس سے کم نجاست ہوتو بھی پانی سے استنجاء کرنا چاہیئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایک ڈھیلہ دودفعہ استعمال کرنا

سوال:-ایک ڈھیلہ کو دوبارہ استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جس ڈھیلے سے ایک مرتبہ استنجاء کرلیا ہے وہ ناپاک ہوگیا اسکو دوبارہ استعمال کرنا منع ہے، البتہ اگر اس کی دوسری جانب استعمال نہ کی ہوتو اس کو استعمال کرنا درست ہے۔اسی طرح اس کو گھس کر کہ نجس حصہ گھس دیا جائے استعمال کرنا درست ہے۔**وکره تحريماً بعظم وطعام وروث يابس كعذرة يابسة وحجر استنجي به الابحرف آخر درمختار قوله الابحرف آخر اي لم تصبه النجاسة** (شامی)[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۳ ۵۵ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/ربیع الاول ۵۵ھ

(گذشتہ کا بقیہ) (عالمگیری ص ۴۸ ج ا الفصل الثالث فی الاستنجاء، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۳۵ فصل فی الاستنجاء. مصری شامی کراچی ص ۳۳۶ ج ا فصل فی الاستنجاء).

(صفحہ ہٰذا) [1] اخذاً من تعليل الاعمى بانه لايتوقى النجاسة (شامی کراچی ص ۵۶۰ ج ا) شامی زکریا ص: ۲۹۸، ج: ۲، باب الامامة.

[2] فكراهة التحريم باقية اجماعاً ان بلغت الدرهم وتنزيها ان لم تبلغ (طحطاوي على مراقى الفلاح ص ۲۴ ا ج ا مطبوعه مصری، باب الانجاس والطهارة عنها.

[3] شامی نعمانیه ص ۲۲۷ ج ا، وشامی زکریا ص ۵۵۲ ج ا، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء. عالمگیری ص ۵۰ ج ا الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوعه کوئٹه. تاتارخانیه کراچی ص ۱۰۰ ج ا نوع منه فی بیان سنن الوضوء الخ.

چھوٹے ڈھیلوں سے استنجاء

سوال:- ایک شخص جو کہ استنجاء کی پاکی پانی سے حاصل کرنے سے معذور ہے اور وہ مٹی کے ڈھیلوں سے کرتا ہے، بعض اوقات ڈھیلے چھوٹے ہوتے ہیں یعنی ہر طرف تو خشک ہو جاتا ہے لیکن کنارے پر نمی رہ جاتی ہے اور دوسرا ڈھیلا بھی چھوٹا ہوتا ہے تو وہ اس چھوٹے ڈھیلے سے کنارے کی نمی کو خشک کر لیتا ہے، آیا یہ درست ہے؟ یعنی دو چھوٹے ڈھیلوں سے ایک استنجاء کی پاکی حاصل کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر عضو پر جو نمی ہے وہ ایک ڈھیلے سے پوری خشک نہ ہو بلکہ کنارے پر کچھ باقی رہے اور دوسرے ڈھیلے سے اس باقی کو خشک کر لیا جائے تو یہ درست ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کاغذ اور کپڑے سے استنجاء

سوال:- اگر ڈھیلا ایک ہے تو کیا پہلے کاغذ یا کپڑے سے خشک کر کے پھر ڈھیلے سے خشک کر لیں، کیا یہ درست ہے؟

---

[1] لان الانقاء هو المقصود من الاستنجاء كما في الهداية وغيرها الشامی نعمانیه ص ۲۲۵، ج ۱، وليس العدد ثلاثاً بمسنون فيه بل مستحب (درمختار مع الشامی نعمانیه ص ۲۲۵، درمختار مع الشامی زکریا ص: ۵۴۸، ج: ۱ کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، مطلب إذا دخل المستنجی في ماء قليل. هدايه ص ۷۸ ج ۱ فصل فی الاستنجاء، مطبوعه تهانوی دیوبند. المحیط البرهانی ص ۱۷۱ ج ۱ الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه ڈابهیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بھی درست ہے مگر کاغذ پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو اور سادہ کاغذ بھی نہ ہو بلکہ وہ کاغذ ایسا ہو جو مخصوص طور پر استنجاء کرنے کے ہی کام آتا ہے لکھنے کے کام میں نہیں آتا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا کیسا ہے!

سوال:- وضو کے پانی سے استنجاء کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی جو وضو کے بعد لوٹے میں بچ گیا ہے ناپاک نہیں اس کو ضائع کرنے کی ضرورت نہیں اس سے وضو یا استنجاء سب درست ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وكذا ورق الكتابة لصقالته وتقومه وله احترام أيضاً لكونه آلة لكتابة العلم ولذا علله في التاتارخانيه بان تعظيمه من ادب الدين ومفاده الحرمة بالمكتوب مطلقاً وإذا كانت العلة في الابيض كونه آلة للكتابة كما ذكرناه يوخذ منها عدم الكراهة فيما لايصلح لها إذا كان قالعا للنجاسة غير متقوم كما قدمناه الخ (الشامی نعمانیه ص۲۲۷ ج ۱ وشامی زکریا ص۵۵۲، ج ۱، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. تاتارخانیه ص۱۰۳ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی. عالمگیری کوئٹه ص ۵۰ ج ۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء.

[2] المياه المطلقة مثله مطهرة مالم يعرض لها عارض يزيل ذالک الحکم عنها الخ حلبی کبیری ص۸۸ فصل فی بیان احکام المیاه، سهیل اکیڈمی لاهور. طحطاوی علی المراقی ص۱۶ اول کتاب الطهارة، مطبوعه مصر.

ماءِ مستعمل سے ازالۂ نجاست!

سوال:- بعض کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ماءِ مستعمل کے ذریعہ نجاست حقیقیہ کا ازالہ جائز ہے یہ کیونکر ہے جب کہ قول مفتی بہ کی بنا پر ماءِ مستعمل طاہر غیر مطہر ہے پھر تخصیص نجاست حقیقیہ کے ساتھ کون سی دلیل سے کی گئی ہے کیا نجاست حقیقیہ کی دونوں قسمیں مرئیہ وغیر مرئیہ نیز نجاست حکمیہ کی تطہیر ماءِ مستعمل سے نہیں ہوسکتی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وحكمه أنه ليس بطهور لحدث بل لخبث على الراجح المعتمد الخ (درمختار) قوله ليس بطهور أي ليس بمطهر قوله على الراجح مرتبط بقوله بل لخبث أي نجاسة حقيقية فانه يجوز ازالتها بغير الماء المطلق من المائعات خلافاً لمحمد الخ (ردالمحتار ص ۱۳۴ ج ۱، مطبوعه نعمانيه)[1]

عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ قول راجح معتمد پر ماءِ مستعمل سے ازالۂ نجاست حقیقیہ وحکمیہ باقسامہا درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اشکال:- درمختار کی عبارت سے بظاہر جو سمجھ میں آرہا ہے اس وضاحت کا عکس معلوم ہورہا ہے جو جواب میں آنجناب نے تحریر فرمایا ہے اس لیے احقر نے بھی بعض اہل علم کی طرف رجوع کیا تھا نیز غایۃ الاوطار ص ۹۷، میں بھی اس کا ترجمہ دیکھا گیا اس میں قول راجح کی بناء پر ماءِ مستعمل کے ذریعہ ازالۂ نجاست حقیقیہ کا جواز مصرح ہے اس لیے آنجناب سے دوبارہ تکلیف دہی کی درخواست ہے کہ براہِ کرم دوبارہ اس پر نشاندہی فرمادیں کہ آنجناب نے

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ص: ۳۵۳، ج: ۱، باب المياه. قبيل مسألة البئر جحط.

جولکھا ہے وہی صحیح ہے اور جو غایۃ الاوطار میں ہے اس میں تسامح ہے یا اور کوئی بات ہو تو ازراہ شفقت مصرح فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مراجعت سے معلوم ہوا کہ جواب کی اصل عبارت اس طرح ہے، عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ قول راجح معتمد پر ماء مستعمل سے ازالہ نجاست حقیقیہ باقسامہا (مرئیہ غیر مرئیہ) درست ہے اس میں لفظ حکمیہ کا اضافہ اور باقسامہا میں ضمیر ثلثہ بجائے ضمیر واحد کے اسی طرح آخری لفظ نفی بجائے اثبات کے زلت قلم ہے ازالۂ نجاست حکمیہ کا تو سوال ہی نہیں تھا، صرف حقیقیہ کا سوال تھا اس کی دو قسموں کا تذکرہ تھا امید ہے کہ آپ کا اشکال رفع ہو جائے گا، آپ نے بہت اچھا کیا کہ مکرر بھیج کر تصحیح کرالی، جزاک اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۱۳ ۱۴۰۱ھ

پیشاب کے بعد استنجاء کرنا

سوال:- پیشاب کے بعد اگر کوئی شخص استنجاء پاک نہیں کرتا اور نماز پڑھنے کو کہو تو یہ عذر کرتا ہے کہ میں ناپاک ہوں کیا یہ ناپاکی ہے پیشاب کر کے استنجاء کرنا بھول گیا تو کیا ایسے شخص کو اگر نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے کہ تم اسی حالت میں نماز پڑھو درست ہے اور بغیر استنجاء کے وہ روز پیشاب کرے اور اس کو روز نماز پڑھنے کو کہا جائے اور پڑھائی جائے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا شخص نجس (جنب) نہیں، نماز کے وقت وضو سے پہلے استنجاء پاک کر لے بس کافی ہے البتہ اگر کپڑا ناپاک ہو تو نماز کیلئے دوسرا کپڑا پہن لے یا اسی کو پاک کر کے جس قدر

ناپاک ہو اسی کو پاک کر لینا کافی ہے[1] تمام کا دھونا ضروری نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ جامع العلوم کانپور

دوسرے سے استنجاء کرانا

سوال:- اگر کوئی بیمار ایسا لاغر ہو جائے کہ اپنے ہاتھ سے استنجاء وضوء وغیرہ نہیں کر سکتا تو نماز کس طرح ادا کرے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی دوسرے ذریعہ سے طہارت حاصل کر سکتا ہے تو طہارت یعنی استنجاء و وضو سے نماز پڑھے ورنہ ویسے ہی پڑھے لیکن استنجاء بیوی کے علاوہ کوئی اور کرے تو اس کو ہاتھ لگانا اور دیکھنا درست نہیں[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۳/۱۶ ۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

[1] هي أي الشرط لصلاة، طهارة بدنه أي جسده من حدث بنوعيه وخبث مانع وثوبه الخ الدر المختار على الشامي زكريا ص۷۳ ج۲، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة طحطاوي على مراقى الفلاح ص:۱۶۷، مطبوعه مصر، باب شروط الصلاة. البحر ص۲۶۶ ج۱ باب شروط الصلاة، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[2] الرجل المريض إذالم يكن له امرأة ولا أمة وله ابن اوأخ وهو لايقدر على الوضوء فإنه يؤضيه ابنه أواخوه غير الاستنجاء فإنه لايمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء كذا في المحيط عالمگيرى ص:۴۹، ج:۱، مطبوعه كوئٹه، كتاب الطهارة الفصل الثالث في الاستنجاء. طحطاوى علىٰ المراقى ص۳۸ فصل فى الاستنجاء، مطبوعه مصر. المحيط البرهانى ص۱۷۳ ج۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء الخ، مطبوعه مجلس علمى ڈابھيل.

قبلہ رُخ پیشاب اور تھوک

سوال: - کعبۃ اللہ کی سمت رُخ کر کے یا مسجد کے زیر سایہ پیشاب کرنا اور تھوکنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قبلہ رخ تھوکنا نہیں چاہیے[1] اور پیشاب کرنا تو زیادہ مکروہ ہے[2] اس سے بچ کر مسجد کے زیر سایہ اس طرح کہ بدبو مسجد میں نہ آئے گنجائش ہے[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۵ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۲۵ ۹۲ھ

---

[1] عَنْ حُذَيْفَةَ اَظُنُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ الحديث أبوداؤد شريف ص:۵۳۵، ج:۲، مطبوعه رشيديه دهلى، كتاب الاطعمة باب في أكل الثوم. بخارى شريف ص۵۸ ج۱ كتاب الصلاة باب حک البزاق باليد من المسجد وفى الفتح أن البزاق فى القبلة حرام سواء كان فى المسجد ام لا. فتح البارى ص۶۸ ج۲ رقم الحديث ص۴۰۵، مطبوعه نزار مصطفىٰ الباب مكة المكرمة.

ترجمہ :- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تھوکے گا قبلہ کی جانب رخ کر کے تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اسکا تھوک اسکی آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

[2] كره تحريماً استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول أو غائط الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص۵۵۴ ج۱، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص۱۴ فصل فيما يجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر. بحر ص۲۴۳ ج۱، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[3] (قوله يكره بجنب مسجد) خشية تلوث جدار المسجد أو من يد خله (طحطاوي على الدرالمختار ص:۲۵۳، ج:۱) باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. البحرالرائق ص۲۴۳ ج۱ فى الاستنجاء، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

استنجاء وغسل کے وقت استقبال قبلہ

سوال:- آیا مسجد میں غسل خانہ یا استنجاء پاک کرنے کی جگہ اگر اس طریقہ سے بنوالی جائے کہ اگر نہانے کے لئے جائیں یا استنجاء پاک کرنے کی غرض سے جائیں تو قبلہ کی طرف نشست ہوتی ہے اگر دوسری طرح سے کھڑے ہوں یا بیٹھیں تو منہ قبلہ کی طرف ہوتا ہے یہ درست ہے اگر درست نہیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے مشرح طریقہ سے تحریر فرمائیں اگر ایسے غسل خانہ بنے ہوئے ہوں تو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

استنجاء پاک کرنے کے لئے قبلہ رو بیٹھنا یا غسل کے لئے قبلہ رخ ہونا خلاف ادب ہے اس لئے یا تو ان غسل خانوں کا رخ بدلوا دیا جائے اور اگر دشواری ہو تو پھر لوگوں کو چاہئے کہ وہ استنجاء پاک کرتے وقت اور غسل کرتے وقت غرض بحالت برہنگی قبلہ رو نہ ہوا کریں بلکہ رخ ذرا بدل کر استنجاء وغسل کریں **کرہ تحریما استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول او غائط فلو للاستنجاء لم يكره (در مختار على هامش الشامي ص ۲۲۸ ج ۱)**[۱] **(لم يكره) اى تحريما لما فى المنية ان تركه ادب ولما مر فى الغسل ان من آدابه ان لا يستقبل القبلة لانه يكون غالبا مع كشف العورة حتى لو كانت مستورة لا بأس به**[۲] **(شامي نعمانيه ص ۲۲۸ ج ۱)** فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ ہذا عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

---

۱ در مختار على هامش الشامي كراچى ص ۳۴۱ ج ۱ فصل فى الاستنجاء، ومطبوعه زكريا ص ۵۵۴ ج ۱.

۲ شامى كراچى ص ۳۴۱ ج ۱، فصل فى الاستنجاء شامى كراچى ص ۵۵۴ ج ۱، مجمع الانهر ص ۱۰۰ / ۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

بیتُ الخلاء قبلہ کے رخ پر

سوال:- ایک صاحب خیر نے اپنی مشترکہ آمدنی سے امام مسجد کیلئے بیتُ الخلاء تعمیر کرایا جس کا استعمال ہر ایک شخص کریگا وہ بھی صرف رات میں، ورنہ ہمہ وقت مقفل رہیگا، عمارت کی مناسبت سے طہارت وصفائی کے لحاظ سے جس رُخ پر قدمچے بن گئے ہیں اب خیال ہوا کہ ان پر ارتکاب استقبال قبلہ (جو بین الائمہ مختلف فیہ ہے) ہوگا کیا اس سے بچنے کیلئے قدرے انحراف صدر کافی ہوسکتا ہے، بصورت دیگر اگر قدمچے توڑ دیئے جائیں تو اضاعت مال مسلم نہ ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

صرف انحرافِ صدر تو حنفیہ کے نزدیک کافی نہیں اگر بیٹھنے کی ہیئت ایسی ہوجائے کہ شمال یا جنوب کا رُخ ہوجائے اور استقبال نہ رہے تو درست ہے، مگر اس بیت الخلاء کی یہ تخصیص وتقلید ہمیشہ تو رہے گی نہیں بلکہ ختم ہوکر دوسرے لوگ بھی کسی وقت استعمال کریں گے اور موجودہ حال میں بھی کسی اور وقتی مہمان وغیرہ کا استعمال کرنا بھی بعید نہیں اس کی موجودہ ہیئت کے غیر مشروع ہونے کا سب کو علم ہونا ضروری نہیں بلکہ بنانے والوں کے واقف مسائل ہونے کی بناء پر موجودہ بناوٹ کو مشروع تجویز کرکے بغیر انحراف کے ہی استعمال کیا جائیگا، لہٰذا اسکی بناوٹ میں ہی تغیر کردی جائے تا کہ اسکا رخ صحیح ہوجائے۔[1] غلطی کی اصلاح کیلئے خرچ کرنا اضاعت نہیں، ہاں غلط کام کیلئے خرچ کرنا اضاعت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۳ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۳ ۸۸ھ

(گذشتہ کابقیہ) مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۴، کتاب الطهارة، فصل وآداب الاغتسال، مطبوعه مصری، البحر الرائق ص ۲۴۳ ج ۱، باب الانجاس تحت فروع قبیل کتاب الصلوة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

(صفحہ ہٰذا) [1] کره تحریماً استقبال قبلة واستدبارها لاجل بول أو غائط الٰی ماقال (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

اگر پردہ کی جگہ نہ ہوتو استنجاء کا حکم

سوال:- اگر بڑا استنجاء کرنے کیلئے پردہ کی جگہ نہ ہوتو استنجاء کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگر استنجاء کرنے کیلیے پردہ کی جگہ موجودنہیں اور بلا کشف عورت استنجاءنہیں کرسکتا تو بلا استنجاء کئے نماز پڑھ سکتا ہے۔من لایجد سترۃ ترکہ یعنی الاستنجاء ولو علی شط نهر (کبیری[1])

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۱/۲۲ ۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۱۱/۲۴ ۵۴ھ

پائنچے سے پیشاب پاخانہ وغیرہ کرنا

سوال:- آدمی یا عورت کلی دار پائجامہ پہنے ہوئے ہے، اس صورت میں عورت کو پیشاب، پاخانہ یا شوہر سے وطی کرنا، یعنی آدمی کا جانگیا ڈھیلا پائجامہ پہن کر بغیر ازار بند کھولے ہوئے دایاں یا بایاں پیر اٹھا کر پیشاب یا پاخانہ یا عورت سے وطی کرنا کیسا ہے؟

(گذشتہ کا بقیہ) فان جلس مستقبلاً لها ثم ذكره انحرف عنها ای بجملته أو بقبله فی خرج عن جهتها الخ. الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۵۵۴ ج ۱، باب الانجاس فصل في الاستنجاء. درمختار کراچی ص ۶۵۵ ج ۱ کتاب الصلاۃ مطلب فی احکام المسجد. بحر ۲۴۳ ج ۱ باب الانجاس قبیل کتاب الصلاۃ، کوئٹه.

[1] کبیری ص ۳۹، مطبوعه لاهور، کتاب الطهارۃ، مناهی الوضوء. شامی زکریا ص ۵۴۹ ج ۱ باب الانجاس. بحر ص ۲۴۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه ماجدیه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

پیشاب بھی ہوجائے گا پاخانہ بھی ہوجائیگا، وطی بھی ہوجائیگی، شریعت کی طرف سے اسپر پابندی نہیں[1]، لیکن اسطرح کرنے سے کپڑا خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ فقط واﷲ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۹۰ھ

پیشاب خانہ مشرق رویہ بن گیا ہے اس کو کیا کریں!

سوال:- ایک مسجد میں پیشاب خانے مشرق رویہ بن گئے ہیں پیشاب اور استنجاء کرتے ہوئے مغرب کو پشت ہوتی ہے، انجینئر وغیرہ ایک اور مسجد کی نظیر دیتے ہیں کہ وہاں جاننے والے نہیں تھے، ایک عالم صاحب نے اس طرح بول و براز کو حدیث وفقہ کی رو سے مکروہ تحریمی بتلایا کیا یہ صحیح ہے، اور دوسری مسجد کی نظیر کے پیش نظر کیا وہ پیشاب خانے باقی رکھے جائیں یا توڑ کر جنوباً وشمالاً بنایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث پاک میں قبلہ کی طرف رخ یا پشت کرکے بول و براز کی ممانعت آئی ہے پھر کسی مسجد میں اگر غلط طریقہ ناواقفیت یا بےتوجہی کی بنا پر اختیار کرلیا گیا تو اس کو نظیر میں پیش کرنا غلط ہے اسکو بھی حدیث پاک کے تحت کیا جائے اس غلط صورت کی وجہ سے حکم شرعی کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا اسلیے توڑ کر شمالاً وجنوباً رخ بنایا جائے۔ لاتستقبلوا القبلة ولاتستدبروها[2] (الحديث)

فقط واﷲ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ الآيه أى مقبلاتٍ ومدبراتٍ و مستقبلاتٍ يعنى بذٰلك موضع الولد، تفسير قرطبى ص ۸۶ ج ۲، مطبوعه دار الفكر بيروت.

فيجوز أن يكون المستفاد حينئذ تعميم الجهات من القدام والخلف والفوق (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استنجاء پاک کرنے میں بہت دیر لگے تو کیا کیا جائے؟

سوال :- دماغی ڈاکٹر نے مجھ کو کہا کہ میں دماغی مریض ہوں، پانی سے استنجاء کرنے میں دوسروں کے مقابلے میں وقت بہت زیادہ لگتا ہے تو ایسا آدمی کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک کپڑا موٹا سا رکھ لیا جائے تا کہ پیشاب کے قطرات اگر آئیں تو اس میں ہی رہیں پھر نماز کے وقت اس کو الگ کر دیا جائے[1] خدائے پاک آپ کو شفا دے اور آپ کی حفاظت فرمائے آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۹ ۱۳۹۴ھ

(صفحہ گذشتہ) والتحت واليمين والشمال لاتعميم مواضع الاتيان الخ روح المعانى ص ۱۸۸ ج ۲ ايت نمبر ۲۲۳ سورة البقرة مطبوعه دار الفكر بيروت.

۲؎ عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ رَفَعَهُ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَاتَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ، مسلم شريف ص: ۱۳۰، ج: ۱، مطبوعه رشيديه دهلى، كتاب الطهارة. باب الاستطابة. بخارى شريف ص: ۲۶، ج: ۱، مطبوعه رشيديه دهلى كتاب الوضوء باب لا تستقبلو القبلة الخ. مشكوٰة شريف ص ۴۲ آداب الخلاء، مطبوعه دار الكتاب ديوبند.

ترجمہ:- حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے جب تم غائط میں آؤ قبلہ کا نہ استقبال کرو نہ استدبار کرو پیشاب میں نہ پائخانہ میں۔

(صفحہ ہذا) ۱؎ كما يستفاد يجب الاستبراء ومن كان بطئ الاستبراء فليفتل نحو ورقة مثل الشعيرة ويحتشي بها في الاحليل فانها تقشرب ما بقى من اثر الرطوبة التي يخاف خروجها الى قوله وقد جرب ذالک فوجد انفع من ربط المحل لكن الربط اولىٰ إذا كان صائماً الخ شامى زكريا ص ۵۵۸، ج ۱، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء. تاتارخانيه ص ۱۰۳ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء، مطبوعه كراچى. عالمگيرى ص ۱۰ ج ۱ الفصل الخامس فى نواقض الوضوء، مطبوعه كوئٹه.

استنجے کے بعد ہاتھ کہاں تک دھوئے جائیں!

سوال:- استنجا کرنے کے بعد کہاں تک ہاتھ دھونا سنت ہے نیز چھوٹے بڑے استنجاء کا ایک حکم ہے یا الگ الگ؟ مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلاء کے بعد مٹی سے ہاتھ صاف کیا کرتے تھے کیا پیشاب کے بعد بھی یہی معمول تھا یا صرف پانی پر اکتفاء فرماتے تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

استنجا کر کے چھوٹا ہو یا بڑا گٹوں تک ہاتھ دھوئیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایسے زیور کے ساتھ بیت الخلاء جانا جس پر اللہ لکھا ہو

سوال:- عورتیں برائے تزئین شوہر گلے میں ہار پہنے ہوئے ہوں انمیں بعض جگہ ''اللہ'' یا ''محمد'' کا نام لکھا ہوتا ہے تو آیا اس ہار کو پہنے ہوئے بیت الخلاء میں جانا کیسا ہے؟ مکروہ ہوتو اسکو متعین کریں کہ مکروہ تنزیہی ہے، یا تحریمی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ نام پاک کے احترام کے خلاف ہے، مکروہ تحریمی ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۷/۱۴۰۶ھ

---

[1] والبداء ة بغسل اليدين الطاهر تين ثلاثاً قبل الاستنجاء وبعده الى الرسغين (الدر المختار على هامش الشامى نعمانيه ص: ۷٦، ج: ۱) مطلب في دلالة المفهوم، كتاب الطهارة. عالمگيرى ص ۴۹ ج ۱ الفصل الثالث فى الاستنجاء، مطبوعه كوئٹه. البحر ص۱۷ ج ۱ اول كتاب الطهارة، مطبوعه ماجديه كوئٹه. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

استنجاء خشک کرتے ہوئے سلام وکلام

سوال:-استنجاء خشک کرنے کے متعلق احقر کے خیالات ایسے تھے کہ اسمیں اگر چہ خاص استنجاء اور غسل کی طرح برہنگی نہیں ہوتی مگر کامل ستر پوشی بھی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے شرم آتی ہے لوگوں کے سامنے استنجاء خشک کرنے میں حیاداری چاہئے کہ جہان تک ہو سکے لوگوں کی نظروں سے بچکر استنجاء خشک کیا جائے بالخصوص عورتوں کے سامنے تو ہرگز نہ کرے وہ محرم ہوں یا نا محرم، لیکن باوجود اس احتیاط کے استنجاء خشک کرنے میں بیت الخلاء کی طرح بالکل تنہائی بھی اکثر نہیں ہوتی جس میں کسی وقت کسی کی بات کا جواب دینا بھی ہوتا ہے جس کے جواز پر حضرت گنگوہیؒ کا فتوی ظاہر ہے کہ استنجاء سکھانے کی حالت پیشاب کرنے کی حالت نہیں ہے، پس اس حال میں سلام وکلام کرنا یا جواب سلام دینا مکروہ نہیں ہے کیوں کہ سلام وکلام کی ممانعت حالت بول میں ہے کیوں کہ وہی ستر کے کھلنے کا وقت ہے اور بول سے فارغ ہوکر استنجاء سکھانا جب کلام کے لئے مانع نہیں ہے تو ذکر اللہ اور سلام کے لئے کس طرح مانع ہو جائیگا۔

اب احقر عرض کرتا ہے کہ کلام کی تعریف میں گفت وشنید دونوں آتے ہیں بلکہ نوشت وخواندگی بھی گفت وشنید کے قائم مقام ہیں پھر بھی نوشت وخواند کے متعلق احقر معلوم کرنا چاہتا ہے کیونکہ استنجاء سکھانے میں کبھی اپنا تنہا مکان یا کمرہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے کی چیزیں موجود ہوتی ہیں اس کے بارے میں استفتاء ارسال کیا تھا سوال یہ تھا کہ استنجاء خشک کرنے کی حالت

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] ولا یصحبه شئ علیه اسم معظم الخ، شامی زکریا ص: ۵۵۹، ج: ۱، کتاب الطهارة. باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء. طحطاوی مع المراقی ص ۴۳ فصل فیمایجوز به الاستنجاء، مطبوعه مصر. البحر ص ۲۴۳ ج ۱ باب الانجاس قبیل کتاب الصلوة، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. تاتارخانیه ص ۱۰۶ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی.

میں کتاب خط یا اشتہار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں، جواب اگر قطرہ نہیں آرہا ہے تو پڑھ سکتا ہے اس پر مزید عرض ہے کہ سوال میں پڑھنے سے مراد محاورہ کے مطابق ہر طرح کا پڑھنا ہے یعنی پڑھنے کی چیز دینی ہو یا دنیوی داہنے ہاتھ میں لیکر یا بغیر ہاتھ لگائے ہی سراًیا جہراً زبان سے پڑھنا یا دل ہی میں پڑھنا اب اسکے ساتھ ہاتھ لگانے کا سوال اور پیدا ہوگیا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا حضرت والا نے جو جواب تحریر فرمایا ہے اس میں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بشرط کہ مذکورہ پڑھ سکنے کا جواز کا تعلق وقت کے کون سے حصہ سے ہے کیوں کہ قطرہ جب تک آتا رہے، اور مسلسل ہو جو کہ مرض ہے یا وقفے کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر ہو جس کے عام حالات ہیں تب بھی استنجاء سکھانے کا شغل جاری رہتا ہے، اور سوال مذکورہ سب ختم ہو جاتے ہیں، اگر کہا جائے کہ جواز کا تعلق درمیانی وقفوں سے ہے جس میں قطرہ کی آمد رکی ہوئی ہو تو ان وقفوں کو کون دیکھتا ہے اور اگر دیکھتے بھی تو ان میں گنجائش کب ہے کہ کچھ پڑھ لکھ سکے استنجاء کی حالت میں کھانے کے بارے میں بھی آپ مہربانی فرما کر جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہاں پر دو حالتیں قابل لحاظ ہیں ایک برہنگی دوسری خروج بول استنجاء خشک کرنے کے وقت عامۃً پہلی حالت نہیں ہوتی جو امور برہنگی کی وجہ سے ممنوع ہیں وہ اس حالت میں ممنوع نہیں، یہی محمل ہے فتاوی رشیدیہ کی عبارۃ منقولہ کا، لکھنا پڑھنا کھانا پینا کلام سلام کرنا جواب دینا سب کا حکم اس سے معلوم ہوگیا، خروج بول کی حالت بھی سلام کلام وغیرہ سے مانع ہے اس میں وہ تفصیل ہے جو احقر نے پہلے تحریر کی تھی کبھی استنجاء خشک کرنا محض رفع وہم اور تحصیل اطمینان کیلئے ہوتا ہے کہ قطرہ تو نہین آتا صرف مخرج مین کچھ نمی تری سی ہے تو اس کو خشک کرنا مقصود ہے ایسی حالت مین سلام کلام وغیرہ کی ممانعت نہیں، کبھی قطرہ آتا ہے خواہ مرض کی وجہ سے

مسلسل آئے اور کچھ دیر بعد ختم ہوجائے یا وقفہ کے ساتھ آئے اس کا احساس ہوتا ہے ایسی حالت میں امور مذکورہ ممنوع ہیں۔[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] سلامک مکروہ علی من استمع الی قوله ومکشوف عورة ومن هو فی حال التغوط اشنع قوله ومکشوف **عورة** ولو الکشف لضرورة قوله فی حال التغوط مراده ما یعم البول (الدرالمختار مع الشامی کراچی ص: ۶۱۶-۶۱۷، ج: ۱، کتاب الصلاة، مطلب المواضع التی یکره فیها السلام) مَرَّرجل علی النبی ﷺ وهو یبول فسلم علیه فلم یرد علیه (الحدیث) فعلم من ذلک ان فی هذه الحالة لا ینبغی ان یسلم علیه ولو سلم لایستحق الجواب الی ان قال ووجه کراهة الجواب فی مثل هذه الاحوال ما قد مر من ان الکلام عند کشف **العورة** مکروه فکیف بذکر اللّٰه تعالی فانه یکون اشد کراهة (بذل المجهود ص: ۱۲، ج: ۱، کتاب الطهارة، باب فی الرجل یرد السلام وهو یبول) بحر ص ۲۴۳ ج ۱ باب الانجاس، قبیل کتاب الصلوة، مطبوعه ماجدیه کوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

فرائض وضو

فصل اول : فرائض وضو

کان اور رخسار کے درمیانی حصہ کا حکم

سوال:- جو حصہ کان اور رخسار کے درمیان ہے اس کا وضو میں دھونا فرض ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فرض ہے[1] شامی ص ۶۶ ج ۱۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پالش ناخن پر لگی رہ جائے تو وضو کا حکم

سوال:- جوتوں پر پالش کرنے کے بعد اگر پالش ناخن وغیرہ میں لگی رہے اچھی طرح

---

[1] غسل ما بين العذار والاذن فرض (درمختار ملخصاً) أي وما بينهما من البياض (شامی نعمانیه ص ۲۶ ج ۱، شامی کراچی ص ۹۷ ج ۱) کتاب الطهارة. الفصل الاول فی فرائض الوضو. عالمگیری ص ۴ ج ۱، الفصل الاول فی فرائض الوضوء. مطبوعه کوئٹه، فتاوی تاتارخانیه ص ۸۹ ج ۱. کتاب الطهارة الفصل الاول فی الوضوء. مطبوعه کراچی.

صاف نہ کیا جائے تو وضو وغیرہ میں کوئی حرج تو نہیں کہ اس میں موم کی آمیزش ہوتی ہے، موم پانی کو جذب نہیں کرتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر محض رنگ اور کسی قدر چکناہٹ باقی ہے تو اس سے وضو میں خلل نہیں آتا جیسے کہ اگر تیل لگا ہوا ہو اور اس پر پانی بہادیا جائے۔[1] اگر صرف رنگ اور چکناہٹ ہی نہیں بلکہ موم بھی باقی ہے جس سے پانی نہیں پہونچ سکتا تو نہ وضو درست ہے نہ غسل۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۲/ ۸۷ھ

بھویں، داڑھی، مونچھ کے نیچے کے حصہ کا دھونا

سوال:- بھویں یا داڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوئی ہے کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہے فرض ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فرض نہیں[3]۔ شامی ص ۶۶ ج ۱۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] بقاء دسومة الزيت ونحوه لايمنع أي وصول الماء (مراقى الفلاح على الطحطاوى ص ۴۹، فصل فى احكام الوضوء)، در مختار على الشامى كراچى ص ۱۵۲ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب ابحاث الغسل.

[2] شرط صحته أي الوضوء زوال مايمنع وصول الماء الى الجسد كشمع وشحم. (مراقى الفلاح على الطحطاوى ص ۴۹، فصل فى احكام الوضوء، مطبوعه مصرى. عالمگيرى ص ۴ ج ۱) كتاب الطهارة، الفصل الاول فى فرائض الوضوء، مطبوعه كوئٹه.

[3] لاغسل باطن العينين. واصول شعر الحاجبين واللحية والشارب (درمختار) يحمل هذا على ما إذا كانا كثيفين اما إذا بدت البشرة فيجب (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وضو میں داڑھی کا دھونا اور خلال کرنا

سوال: -حدالوجه فی الوضوء کی تحدید میں جوفقہاء نے **من قصاص الشعر الیٰ اسفل الذقن** لکھا ہے تودریافت طلب امر یہ ہے کہ غایت داخل مغیا ہے یا نہیں؟ یعنی اسفل ذقن کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ اور داڑھی ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ تخلیل لحیہ کے بارے میں مفتیٰ بہ قول کیا ہے؟

اگر **اسفل ذقن داخل فی الغسل** نہیں ہے تو تخلیل لحیہ کیوں مشروع ہے جب کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ سنت اکمال الفرض کو کہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وهو مشتق من المواجهة من مبدأ سطح جهته الى اسفل ذقنه أي منبت اسنانه السفلى تفسير للذقن بالتحريک أي الى اسفل العظم الذي عليه الاسنان السفلى وهو ما تحت العنفقة اهـ درمختار شامی[۱] اسفل ذقن کو وضو میں دھویا جائے گا، اسی وجہ سے جب اس پر لحیہ ہو اور وہ خفیفہ ہو تو اس کا غسل ساقط نہیں ہوتا البتہ اگر لحیہ کثیر ہو تو حصہ ذقن مستور کا غسل ساقط ہو جاتا ہے۔ **وغسل جميع اللحية فرض يعني عمليا أيضاً على المذهب الصحيح المفتى به المرجوع إليه وما عدا هذه الرّواية**

(**گذشتہ کا بقیہ**) (شامی نعمانیه ص ٦٦ ج ا، شامی کراچی ص ٩٧ ج ا)، و فی الينابيع و اِن توضأ و لم يصل الماء تحت حاجبيه اجزأه و عليه الفتوى، فتاویٰ التاتارخانيه ص ٨٩ ج ا كتاب الطهارة. الفصل الاول فی الوضوء مطبوعه ادارة القرآن كراچی، عالمگيری ص ۴ ج ا الفصل الاول فی فرائض الوضو، مطبوعه كوئٹه، محيط برهانی ص ١٦٢ ج ا كتاب الطهارات، الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه مجلس علمی ڈابھيل.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] شامی نعمانيه ص ٦٥-٦٦ ج ا، شامی كراچی ص ٩٦-٩٧ ج ا، كتاب الطهارة. مطلب فی معنی الاشتقاق الخ.

مرجوع عنه كما في البدائع ثم لاخلاف أن المسترسل لايجب غسله ولامسحه بل يسن وإن الخفيفة التي ترى بشرتها يجب غسل ماتحتها اهـ درمختار قوله بل يسن أي المسح اهـ[1] شامي. وتخليل اللحية هوتفريق شعرها من اسفل إلى فوق بحر وهوسنة عند أبى يوسف وأبوحنيفة ومحمد رحمهم الله يفضلانه ورجّح في المبسوط قول أبي يوسف كما في البرهان شرنبلالية وفي شرح المنية والادلة ترجحه وهو الصّحيح اهـ قال في الحلية والظاهر ان هذا كله في الكثة وأما الخفيفة فيجب إيصال الماء الى ما تحتها اهـ شامی[2]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۰/محرم الحرام ۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۴/محرم الحرام ۶۸ھ

مسح کے لئے ماء جدید ضروری نہیں

سوال:-اگر کوئی متوضی ہاتھ منہ دھونے کے بعد تر ہاتھ سے بغیر ماء جدید کے سر کا مسح کرلیویں اس وضو سے نماز وغیرہ بھی پڑھ لیویں تو اس وضو سے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسا کرنے سے وضو اور نماز میں کچھ خرابی نہیں ہوتی مسح ربع الرأس واللحية، المسح اصابة اليد المبتلة العضو اما بللاً ياخذه من الاناء أوبللا باقيا في اليد بعد

---

[1] درمختار مع ردالمحتار نعمانيه ص۶۸-۶۹، شامی کراچی ص۱۰۰-۱۰۱. كتاب الطهارة، مطلب فى معنى الاشتقاق.

[2] شامی نعمانيه ص ۷۹ج ۱، شامی کراچی ص ۱۱۷ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى منافع السواک.

غسل عضو من المغسولات ا ھ۔ شرح وقایہ[1] ص: ۵۵ ج ۱. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/محرم الحرام ۶۸ھ

وضو میں مسح بھول جائے تو کیا کرے؟

سوال :- اگر وضو کرتے وقت مسح بھول جائے تو پورا وضو کرنے کے بعد صرف مسح کرے یا وضو پھر سے دہرائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسح کر لینا کافی ہے پورا وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۴/۷/ ۸۹ھ

---

[1] شرح وقایہ ص: ۵۸،۵۷/۱، کتاب الطهارة، مجمع الانهر ص ۲۲ ج ۱، کتاب الطهارة، دارلکتب العلمية بيروت، تاتارخانه ص ۹۲ ج ۱، کتاب الطهارة، الفصل الاول فی الوضوء مطبوعه ادارة القرآن کراچی.

[2] عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوْعاً قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَأَيْتُ قَدَرَ مَوْضَعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْكُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَکَ. (مشکوٰة المصابیح ص ۴۹ ج ۱، باب الغسل، الفصل الثالث) و فی المرقات و فیه انه یلزمه الغسل جدیداً و قضاء الصلوٰة یعنی غسل ذالک الموضع الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱، کتاب الطهارة، باب الغسل الفصل الثالث.

ترجمہ :حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک شخص حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے غسل جنابت کیا اور فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا کہ ناخن کے برابر جگہ کو پانی نہیں پہنچا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تر ہاتھ پھیر لیتا تو کافی ہو جاتا۔

ناخن پر سرخی جم جائے تو کیا حکم ہے!

سوال:-عورتیں ناخنوں پر زینت کے لئے غلیظ سرخی لگاتی ہیں تو بغیر اس کو الگ کئے وضوء اور غسل اس پر درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناخنوں پر جو سرخی عورتیں تزین کے لئے لگاتی ہیں اور وہ ایسی جم جاتی ہے کہ وضوء اور غسل کا پانی ناخنوں تک نہیں پہونچتا تو ایسی حالت میں نہ وضو صحیح ہوتا ہے نہ غسل صحیح ہوتا ہے جب تک اس سرخی کو علیحدہ نہ کیا جائے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل. (عالمگيری ص ۴ ج ۱) كتاب الطهارة، الفصل الاول في فرائض الوضوء. شرط صحته أي الوضوء زوال مايمنع وصول الماء الى الجسد كشمع و شحم الخ مراقی الفلاح على الطحطاوی ص ۴۹، فصل فی احكام الوضوء، مطبوعه مصر.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم :

وضو کے سنن وآداب

کیا وضو کی سنت چھوٹنے سے نماز بھی مکروہ ہوجاتی ہے!

سوال:- جیسے وضو کرنے میں مسواک کا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور سنت کے چھوٹ جانے سے عمل وضوء ناقص ہوجاتا ہے، دوسرے یہ کہ وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے تو یہ ناقص اور مکروہ صرف اس عمل کی حد تک رہتا ہے یا اس کا ناقص اور مکروہ ہونا نماز میں شامل ہوجاتا ہے، جیسا کہ ایک صاحب نے بیان میں یوں کہا کہ جس کا وضوء مکروہ اس کی نماز مکروہ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وضوء کی سنتیں ترک ہونے سے نماز تو مکروہ نہیں البتہ ثواب میں کمی ہوتی ہے۔[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] السنة ما واظب عليها النبی عليه الصلوٰة والسلام مع تركها احياناً فان المواظبة اِن كانت علیٰ سبيل العبادة فسنن الهدیٰ و فی فعلها الثواب و تركها العتاب لاالعقاب الخ (بقیہ آئندہ پر)

وضو کرتے ہوئے انگلیوں میں خلال کب کرے

سوال:- وضو میں ہاتھ دھونے کے بعد مسح سے قبل خلال انگلیوں کا کرنا چاہیئے یا جیسا کہ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ سر وکان کے مسح کے بعد خلال کرتے ہیں وہ کرنا چاہیئے۔

الجواب حامداًومصلیاً

جب ہاتھ دھوئے جب ہی انگلیوں کا بھی خلال کرلے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

داڑھی میں خلال کا طریقہ!

سوال:- داڑھی میں خلال کس طرح کرے۔

الجواب حامداًومصلیاً

داہنے ہاتھ کو سیدھا کرکے ٹھوڑی کے نیچے سے داڑھی میں داخل کردیا جائے اسی طرح داہنی اور بائیں سمت میں اندر سے داخل کرکے باہر کی طرف کو ہاتھ لایا جاوے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) مجمع الانهر ص ۲۳ ج ا ، كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. شامی كراچی ص ۱۰۴ ج ا ، مطلب فی السنة و تعريفها، طحطاوی علی المراقی ص ۵۰ فصل فی سنن الوضوء، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہٰذا) [1] ان التخليل انما يكون بعد التثليث لانه سنة التثليث شامی نعمانيه، (ص۸۰ج ا) وشامی زكريا ص ۲۳۸ ج ا ،كتاب الطهارة) الهنديه ص ۷ ج ا ، كتاب الطهارة، الفصل الثانی فی سنن الوضو،تاتارخانيه ص ۱۰۹ ج ا ، مطبوعه كراچی، نوع منه فی تعليم الوضوء. (بقيه آئنده صفحه پر)

مسح راس کے وقت چھوٹی انگلی کا کان میں ڈالنا

سوال:- وضو میں سر کا مسح کرنے سے پیشتر چھنگلیا کا کان میں ڈالنا تعلیم الاسلام میں مستحب لکھا ہے کیا ایسا ہی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کانوں کا مسح کرتے وقت چھوٹی انگلی کو کان میں داخل کرنا مستحب ہے۔[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ ۱/۲ ۸۶ھ

جواب صحیح ہے سید مہدی حسن عفی عنہٗ ۱/۳ ۸۶ھ

پیروں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ!

سوال:- پیروں کی انگلیوں کے خلال کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو داہنے پیر کی چھوٹی انگلی اور اسکے برابر والی انگلی کے درمیان

(گذشتہ کا بقیہ) [2] وكيفيته ان يدخل اصابعه فيها يخلل من الجانب الاسفل الى فوق عالمگیری ص۷ ج۱، الفصل الثاني في سنن الوضوء. (مطبوعه کوئٹہ) شامی کراچی ص۱۱۷ ج۱ سنن الوضوء كتاب الطهارة. تاتارخانیه ص۱۰۹ ج۱ كتاب الطهارة، نوع منه فى سنن الوضوء و آدابه، مطبوعه کراچی، طحطاوی مع المراقی ص۵۵-۵۶، فصل فى سنن الوضوء، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہٰذا) [1] و (من آدابه) إدخال خنصره المبلولة صماخ اذنيه عند مسحهما الخ درمختار على الشامى زكريا ص۲۴۹ ج۱، كتاب الطهارة، مطلب الفرض افضل من النفل الخ. تاتارخانيه ص۱۱۰، ج۱، (مطبوعه کراچی، پاکستان). نوع منه فى تعليم الوضوء. عالمگیری ص۹ ج۱ الفصل الثالث فى المستحبات، مطبوعه کوئٹہ.

اس طرح داخل کریں کہ صرف دو انگلیوں کے درمیانی حصہ پر ہی نہ پہونچے بلکہ انگلیوں کے نیچے کے حصہ پر بھی پہونچ جائے پھر اس کے برابر والی دو انگلیوں میں خلال کریں اس طرح پوری انگلیوں کا خلال کریں بائیں پیر کے انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی سے شروع کریں گے چھوٹی تک خلال کریں گے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پورے سر اور کانوں کا مسح سنت مؤکدہ ہے

سوال :-ایک مسجد کے حافظ صاحب صرف ¼ حصہ سر کا مسح کرتے ہیں اور کانوں کے چاروں طرف انگلی نہیں پھراتے کہتے ہیں کہ یہ تو سنت مؤکدہ ہے اس پر بہت سے لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کردی ہے جب ان سے کہا گیا تو نہیں مانے اور نماز انہوں نے نہیں دہرائی تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

امام صاحب کا طہارت ونماز کے مسائل سے سب سے زیادہ واقف ہونا ضروری ہے۔[2] سنت مؤکدہ کے ترک ہوجانے سے نماز فرض ادا ہوجاتی ہے اس کا دہرانا واجب نہیں ہوتا لیکن مستقلاً سنت مؤکدہ کو ترک کرنا بھی کوئی ہلکی اور معمولی چیز نہیں آئندہ ہمیشہ اس کا خیال رکھیں

---

[1] وفي الرجلين ان يخلل بخنصر يده اليسرىٰ خنصر رجله اليمنىٰ ويختم بخنصر رجله اليسرى (عالمگیری ص ۷ ج ۱) الفصل الثاني في سنن الوضوء. شامی کراچی ص ۱۱۷-۱۱۸ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی منافع السواک. تاتار خانیه ص ۱۰۹ ج ۱ نوع منه فی بیان سنن الوضوء، مطبوعه کراچی.

[2] والاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة درمختار علی الشامی زکریا ص ۲۹۴، ج: ۲، باب الامامة تاتار خانیه ص ۶۰۰ ج ۱، (مطبوعہ کراچی) من هو احق بالامامة.

گذشتہ نمازوں کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ پورے سر کا اور کانوں کا بھی مسح کیا کریں اس کو ترک نہ کریں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵ ۸۸ھ

وضو کرتے وقت اور بیت الخلاء میں دخول کے وقت تعوذ کا حکم

سوال:- تجوید مبتدی میں لکھا ہے کہ تعوذ قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے شروع کرنے سے پہلے پڑھنا مکروہ ومنع ہے اور علامہ تھانویؒ نے کسی سائل کو جواب دیتے ہوئے وضو کرتے وقت تعوذ اور بسم اللہ کو جمع کرکے پڑھنے کو افضل لکھا ہے تو کیا وضو کرتے وقت بسم اللہ کے ساتھ تعوذ کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہے علامہ تھانویؒ کا جواب تجوید مبتدی کی عبارت کے خلاف پڑتا ہے!

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن پاک کے علاوہ کسی اور کتاب کو شروع کرتے وقت اعوذ نہ پڑھا جائے پڑھنے کے علاوہ دوسرے بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے شروع میں اعوذ پڑھا جاتا ہے جیسے وضو کرتے وقت اور بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وغیرہ دونوں عبارتوں میں کوئی تعارض نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] و(سننه) مسح كل رأسه مرةً مستوعبةً فلوتركه وداوم عليه أثم واذنيه معاً الخ درمختار على الشامي زكريا ص۲۴۳ ج۱، كتاب الطهارة. تاتار خانيه ص ۱۰۹ ج۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء. مطبوعه كراچى. عالمگيرى كوئٹه ص۷ ج۱ الفصل الثانى فى سنن الوضوء.

[۲] وظاهرهٗ ان الاستعاذة لم تشرع الاعند قراءة القرآن اوفي الصلوٰة وفيه نظر ظاهر قال في النهر و اقول ليس ما في الذخيرة في المشروعية وعدمها بل في الاستنان وعدمه (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

وضو میں پیر کھڑے ہوکر دھونا

سوال:- بیٹھے ہوئے وضوء کر کے کھڑے ہوکر پیر دھونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بیٹھکر پاؤں دھونے میں دقت ہو یا کھڑے ہوکر ماء مستعمل سے حفاظت ہوتی ہو تو کھڑے ہوکر پاؤں دھونے میں مضائقہ نہیں بلکہ ماء مستعمل سے تحفظ کیلئے کھڑے ہوکر پاؤں دھونا بہتر ہے **آداب الوضوء، الجلوس في مكان مرتفع تحرزا عن الغسالة المراد حفظ الثياب عن الماء المستعمل كما ذكره الكمال لابقيد الجلوس في مكان مرتفع[1] اهـ** فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید غفرلہٗ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

مسواک کا حکم

سوال:- مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے؟

(گذشتہ کا بقیہ) اى فتسن لقراءة القرآن فقط وان كانت تشرع في غيرها في جميع مايخشى فيه الوسوسة والى هذا اشار الشارح بقوله اى لايسن لكن في هذا الجواب نظر فانها تسن قبل دخول الخلاء لكن بلفظ اعوذ بالله من الخبث والخبائث الخ، شامى زكريا ص ۱۹۱ ج۲، ونعمانيه ص ۳۲۹، ج۱، باب صفة الصلوٰة، قبيل لفظة الفتوىٰ آكد الخ، النهر الفائق ص ۲۱۰ ج۱ باب صفة الصلاة، مطبوعه المكة المكرمة.

معارف القران ص ۳۸۹ ج۵، (مطبوعه دارالكتاب ديوبند) تحت قوله تعالى واذا قرأت القرآن فاستعذ بالله الآية سورة نحل آيت ۹۸.

(صفحہ ہٰذا) [1] الطحطاوي على المراقى ص۷۰ مطبوعه مصرى، فصل في آداب الوضوء، الدرالمختار على الشامى زكريا ص ۲۵۱ ج۱، وشامى نعمانيه ص۸۶ ج۱، كتاب الطهارة، مطلب في مباحث الاستعانة فى الوضوء بالغير.

الجواب حامداًومصلیاً

مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مسواک کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے

سوال:-مسواک اگرایک بالشت سے زائد ہو تو حرج تو نہیں۔ایک فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک بالشت سے زائد ہو تو شیطان بیٹھتا ہے اور اگر ایک بالشت سے کم ہوتا کہ جیب میں رکھ سکے تو کیا یہ درست ہے اور اس وقت تک استعمال کرے جب تک ممکن ہو خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو جائے۔

الجواب حامداًومصلیاً

مسواک ایک بالشت سے زائد نہ رکھی جائے ابتداءاً ایک بالشت ہو تو بہتر ہے کم میں بھی مضائقہ نہیں پھر جس قدر چھوٹی ہو کر استعمال کے قابل رہے استعمال کی جائے[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] السواک سنة مؤكدة (الدرالمختار على الشامی کراچی ص۱۱۳ ج۱، عالمگیری ص۷ ج۱) مطبوعه كوئٹه. الفصل الثانی فی سنن الوضوء طحطاوی علی المراقی ص۵۳، فصل فی سنن الوضوء مطبوعه مصری.

[۲] (قوله طول شبر) الظاهر انه فی ابتداء استعماله فلا یضر نقصه بعد ذلک بالقطع منه لتسویته تأمل (شامی نعمانیه ص۷۸ ج۱) قبیل مطلب فی منافع السواک وشامی زکریا ص۲۳۴، ج: ۱، النهر الفائق ص۱۴ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه مکة المکرمة. طحطاوی علی المراقی ص۵۳ فصل فی سنن الوضوء، مطبوعه مصری.

مسواک کتنی موٹی ہو؟

سوال: - کیا مسواک کی موٹائی چھنگلیا کے موٹائی کے برابر ہونا بہتر ہے یا اس کی موٹائی اس سے کم نہ ہو۔ زیادتی کی مقدار کا تعین کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مستحب اسی کو لکھا ہے[1] کسی قدر اور موٹی ہو جائے تب بھی اس کو ناجائز یا مکروہ نہیں کہا جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بانس کی قمچی سے مسواک کا حکم

سوال: - بانس کی قمچی سے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بظاہر تو مضر ہے کہ زبان اور مسوڑوں کو نقصان دے گی اور زخمی کردے گی مسواک کی بڑی منفعت فوت ہو جائے گی۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ونـدب امسـاكه بيمناه وكونه ليناً مستوياً بلا عقد فى غلظ الخنصر وفى الفتح اى الاصبع شـامـى زكـريـا ص ۲۳۴، ج: ۱، قبيـل مـطـلـب فـي مـنـافـع السـواک. مراقى الفلاح علىٰ الـطحطاوى ص ۵۳ فصل فى سنن الوضوء. مطبوعه مصرى، تاتار خانيه ص ۱۰۷ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء، مطبوعه كراچى.

[2] ويـصـح بـكـل عـود الا الـرمـان والـقصب لمضرتهما (الطحطاوى على المراقى ص ۵۳، مـصرى، فصل فى احكام الوضو) الشامى نعمانيه ص ۷۸ ج ۱، وشامى زكريا ص ۲۳۵ ج ۱، كتاب الطهارة، قبيـل مـطـلـب فى منافع السواک . النهرالفائق ص ۴۱ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه المكة المكرمة

کھڑے ہوکر مسواک کرنا

سوال:- چلتے پھرتے یا کھڑے ہونے کی حالت میں حضور اکرم ﷺ سے مسواک کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس وقت ذہن میں نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عورتوں کے لئے مسواک!

سوال:-عورتوں کے لئے مسواک کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے اگر مسوڑھے برداشت کرلیں [۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی

---

[۱] چلتے پھرتے یا کھڑے ہوکر مسواک کرنے کی کوئی صراحت نہیں ملی البتہ فقہاء نے صرف لیٹ کر مسواک کرنے کو مکروہ لکھا ہے۔ ویکره مضطجعاً لأنه یورث کبر الطحال الخ مجمع النهر ص۲۵ ج۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. البتہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مرض الوفات میں لیٹ کر مسواک کرنا جو ثابت ہے وہ عذر پر محمول ہے۔ اس وقت آپ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، نہ پورے طور پر لیٹے ہوئے تھے اور نہ پورے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ فی حدیث عائشة "دَخَلَ علی عَبْدالرحمٰن بن ابی بَکر و بِیَدِهِ سواک و انا مسندة رسول اللّٰه صلّی الله علیه وسلّم فرأیتُهُ یَنْظُرُ الیْهِ و عَرَفتُ أنَّه یحب السواک فقلت اٰخذه لک فاشار برأسه نعم فتناولته الٰی فأمَّره و بین یدیه رکوة فیها ماء الخ" مشکوٰة ص۵۴۷ باب وفاة النبی صلّی الله علیه وسلّم الفصل الاول.

[۲] ظاهر الاخبار استواء الرجال والنساء في استنان السواک الا ان یخاف منه امر. سعایه ص۱۱۸، ج:۱، مطبوعه کراچی، بیان حکم السواک، کتاب الطهارة. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

پیر کی انگلی اور انگوٹھے سے مسواک پکڑنا

سوال:- وضو کے وقت مسواک کرنے کے بعد مسواک کو پیر کے انگوٹھے اور اس کے بعد کی انگلی کے درمیان دبا لینے کو مسنون کہتے ہیں اس کی سند ہے یا نہیں اگر ہے تو کہاں؟

محمد عبدالقدوس رومی مدرسہ قرآنیہ حسن منزل الہ آباد

الجواب حامداً ومصلیاً

میں نے اس کا مسنون ہونا کہیں نہیں دیکھا جو لوگ مسنوں کہتے ہیں ان سے ہی سند دریافت کی جائے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۵؍صفر المظفر ۷۱ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۷؍صفر ۷۱ھ

وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دعا مانگنا

سوال:- دعا مانگتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا کیسا ہے؟ وضو کے بعد نگاہ اٹھا کر دعا مانگیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے[2] البتہ وضو کے بعد شہادت وغیرہ پڑھتے وقت

(گذشتہ کا بقیہ) درمختار ص ۱۱۵ ج ۱ مطبوعہ کراچی، قبیل مطلب فی منافع السواک.

(صفحہ ہٰذا) [1] البتہ مسواک کھڑی رکھنی چاہیئے ۔ ولایضعه (ای السواک) ای لایلقیه عرضاً بل ینصبه طولاً والافخطر الجنون الخ شامی زکریا ص ۲۳۵ ج ۲، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی منافع السواک.

[2] ویکره ان یرفع بصره الی السماء کما فیه من ترک الادب (الطحطاوی علی المراقی ص ۲۵۶ مطبوعه مصر) کتاب الصلوٰۃ، فصل في صفة الاذکار الواردة بعد صلاة الفرض.

آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے[۱] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

وضو اور غسل کیلئے کتنا پانی چاہیئے؟

سوال:-وضو اور غسل میں شرعاً کتنے سیر پانی استعمال کرنا چاہیئے؟ اور اس سے زائد خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

وضو میں ڈیڑھ سیر غسل میں چار سیر فتاویٰ[۲] رشیدیہ اس سے زائد بلا ضرورت اسراف ہے[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/۳۰/ ۶۱ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۸/۳۰/ ۶۱ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف ۴/ شعبان ۶۱ھ

---

[۱] وزاد فی المنیة أیضاً وان یقول بعد فراغه سبحانک اللّٰهم وبحمدک اشهد ان لا اله الاانت استغفرک واتوب الیک واشهد ان محمداً عبدک ورسولک ناظراً الی السماء (الشامی نعمانیه ص۸۷ ج۱) وشامی زکریا ص۲۵۳ ج۱، کتاب الطهارة، مطلب فی بیان ارتقاء الحدیث الضعیف الی الحسن.

[۲] فتاوی رشیدیه ص۲۱۶ ج۲، (مطبوعه رحیمیه دیوبند) کتاب الطهارة. عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (مشکوة ص:۴۸، باب الغسل)

[۳] ومکروهه لطم الوجه بالماء والاسراف ومنه الزیادة علی الثلاث فیه تحریما (درمختار قوله والاسراف) ای بان یستعمل منه فوق الحاجة الشرعیة بما اخرج ابن ماجه وغیره: عَنْ

وضو کا بچا ہوا پانی

سوال:-وضو کرنے کے لئے ایک لوٹا پانی جو درمیان وضو کے ختم ہوگیا۔ پھر دوبارہ پانی لے کر وضو تمام کیا تو اس بچے ہوئے پانی کو کھڑا ہو کر پینا بھی مستحب ہوگا یا نہیں۔ صرف وہی پانی پینا مستحب ہے جو ابتداء وضو کے لئے لیا گیا ہو اور اسی میں سے بچ رہا ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو کا بچا ہوا پانی وہ ہے جو وضوء کے تمام ہونے کے بعد بچے لہٰذا پہلی مرتبہ لئے ہوئے پانی سے پینا جبکہ وضو نا تمام رہے اور دوسری مرتبہ پانی لینے کی نوبت آئے مستحب نہیں اور وضو کا بچا ہوا پانی پینا مطلقاً مستحب ہے خواہ کھڑا ہو کر پیئے یا بیٹھ کر۔ **وان يشرب بعده من فضل وضوءه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً او قاعداً افادانه مخير في هذين الموضعين وانه لاكراهة فيهما في الشرب قائما بخلاف غيرهما وان المندوب هنا هو الشرب من فضل الوضوء لابقيد كونه قائما اهـ**(ردالمحتار[۱] ص ۱۳۳ ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: عبد اللطیف   صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم

(صفحہ گزشتہ) عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّبِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرْفُ يَا سَعَدُ فَقَالَ اَفِي الْوَضُوءِ سَرْفٌ فَقَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ حلية (الشامى نعمانيه ص ۸۹، ج ۱، وشامى زكريا ص ۲۵۸ ج ۱، مطلب في الاسراف فى الوضوء (التاتارخانيه ص: ۱۵۹ ج ۱، مطبوعه كراچى، باكستان). شامى كراچى ص ۱۵۸ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب فى تحرير الصاع والمد والرطل، عالمگيرى ص ۱٦ ج ۱ الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، كوئٹه.

[۱] الدرالمختار مع الشامى نعمانيه ص ۸۷) وشامى زكريا ص ۲۵۳ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى مباحث الشرب قائماً. تاتار خانيه ص ۱۱۲ ج ۱ نوع منه فى بيان سنن الوضوء. مطبوعه كراچى، النهرالفائق ص ۵۰ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

وضو کے بعد لوٹا سیدھا رکھا جائے یا اوندھا؟

سوال:- وضو کرنے کے بعد لوٹا پلٹ کر رکھنے کا طریقہ انسب ہے یا سیدھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گرد وغبار گرنے یا کسی جانور کے بیٹ کرنے یا کسی کتے وغیرہ کے منہ ڈال کر ناپاک کرنے کا اندیشہ ہو تو الٹ کر رکھدینا چاہیئے [۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

وضو علی الوضو کو نورٌ علیٰ نور کب کہا جائے گا؟

سوال:- باوضو اذان دی پھر وضو کرنے سے وضو پر وضو کرنے کی فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں؟ کیونکہ دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد وضو کرنے سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح بغیر نماز پڑھے اذان کے بعد دوبارہ وضو کرنے سے فضیلت وثواب حاصل ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پہلی مرتبہ وضو کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے سے نورٌ علیٰ نور کا ثواب تو حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ ایک وضو سے ایسی عبادت ادا کرلی جائے جس کیلئے وضو شرط ہے اور بغیر وضو ادا نہیں ہوتی ہے۔ جیسے نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت کرنا، قرآن شریف ہاتھ میں لے کر پڑھنا۔ اگر ایک

---

[۱] عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُؤُا السِّقَاءَ وَاَكْفِؤُ الْاِنَاءَ اَوْخَمِّرُو الْاِنَاءَ (الحديث) ترمذي شريف ص ۳ ج ۲، (مطبوعه رشيديه دهلی) ابواب الاطعمة، باب ماجاء في تخمير الاناء.

ترجمہ:- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا، دروازہ بند کردیا کرو مشکیزہ باندھ دیا کرو برتن کو الٹا کردیا کرو یا برتن ڈھانپ دیا کرو۔

وضو سے ایسی عبادت ادانہیں کی گئی خواہ بالکل کوئی عبادت بھی ادا نہ کی گئی ہو، اور دوبارہ وضو کرلیا جائے یا ایسی عبادت ادا کی گئی جس کیلئے وضو شرط نہیں ہے، بلکہ محض بہتر ہے، بلا وضو بھی ادا ہوسکتی ہے جیسے اذان یا حفظ قرآن پاک کی تلاوت یا تسبیح وذکر تو دوبارہ وضو کرنا نورٌ علیٰ نور کے درجہ میں نہیں آئے گا بلکہ فضول واسراف ہونے کی وجہ سے ممنوع ومکروہ قرار دیا جائے گا،

الوضوء عبادة غير مقصودة لذاتها فاذالم يؤدبه عملٌ مما هو المقصود من شرعيته كالصلٰوة وسجدة التلاوة ومس المصحف ينبغي ان لايشرع تكرارهٗ قربة لكونه غير مقصود لذاته فيكونُ اسرافاً محضاً. (ردالمحتار[1]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۴/ ۹۰ھ

وضو کے پانی کو کپڑوں سے پوچھنا

سوال: -وضو کے بعد پانی کا خشک نہ کرنا، بلکہ اسی طرح مسجد میں داخل ہونا، وضو کے پانی کا داڑھی اور ہاتھ وغیرہ سے ٹپکتے رہنا یہاں تک کہ دورانِ نماز چند رکعات میں اعضاء سے وضو کا پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ یہ کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

وضو کے بعد اعضاء کو پونچھنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے[2] نہ پونچھنا بھی ثابت ہے[3]، البتہ اس کا خیال چاہیئے کہ قطرات سے دوسروں کو اذیت نہ ہو، اگر چہ قطرات نجس نہیں کیونکہ

---

[1] الشامی نعمانیه ص ۸۱ ج ۱، مطلب فی الوضوء علی الوضوء وشامی زکریا ص ۲۴۱ ج ۱، کتاب الطهارة. حلبی کبیری ص ۲۶ کتاب الطهارة، فی سنن الوضوء سہیل اکیڈمی لاہور۔ مجمع الانهر ص ۲۷ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[2] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةً يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ. ترمذی ص ۹ ج ۱، باب المندیل بعد الوضوء (مطبوعه رشیدیه دهلی)

ہر ایک کی طبیعت یکساں نہیں ہوتی جس چیز کو قطرات لگیں گے وہ چیز بھی نجس نہیں ہوگی[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۰ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۰ ۸۸ھ

وضو کے بعد منھ پوچھنا!

سوال:- وضو کرنے کے بعد کسی رومال سے یا کپڑے سے منہ ہاتھ، پیر کا پوچھنا افضل ہے یا نہ پوچھنا چاہیئے؟

(صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:- حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسول پاک ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا وضو کے بعد اس سے بدن صاف فرمایا کرتے تھے۔

والمنقول في معراج الدراية وغيرها انه لابأس بالتمسح بالمنديل للمتوضى والمغتسل الا انه ينبغي ان لا يبالغ ويستقصى فيبقى اثر الوضوء على اعضائه ولم ار من صرح باستحبابه الا صاحب منية المصلى فقال ويستحب ان يمسح بمنديل بعد الغسل البحرالرائق ص ۵۱ ج ۱، (مطبوعہ الماجدیہ پاکستان) كتاب الطهاره. شامی کراچی ص ۱۳۱ ج ۱ کتاب **الطهارة**، مطلب فی التمسح بمنديل. المحيط البرهانی ص۱۷۹ ج ۱ الفصل الاول فی الوضوء. مجلس علمی ڈابھیل.

[۳] فِی حَدِيْثِ مَيْمُونَةَ فَنَاوَلَتْهُ ثَوْباً فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ (بخاری شريف ص: ۱۴۱، ج: ۱) كتاب الغسل. باب نفض اليدين من غسل الجنابة. مطبوعه رشيديه ديوبند، أبوداؤد شريف ص ۳۲ ج ۱، باب الغسل من الجنابة. (مطبوعه رشيديه دهلی)

ترجمہ:- حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے میں نے آپ کو کپڑا پیش کیا آپ نے اس کو نہیں لیا اور آپ تشریف لے گئے اس حالت میں کہ اپنے ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] اتفق اصحابنا رحمهم الله انَّ المَاءَ الْمُسْتَعْمَلَ لَيْسَ بِطَهُوْرٍ حتّٰى لايَجُوْزُ التَّوَضُّؤ بِهٖ واخْتَلَفُوْا فِيْ طَهَارَتِهٖ قال محمد رحمه الله تعالىٰ هو طاهر و هو رواية عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ و عليه الفتوىٰ كذا فى المحيط فتاوىٰ هنديه ص ۲۲ ج ۱ الفصل الثانى فيما لايجوز به التوضؤ، مطبوعه كوئٹه، المحيط البرهانى ص ۲۷۶ ج ۱ الفصل الرابع فى المياه، مطبوعه ڈابھيل، شامى كراچى ص ۲۰۰ ج ۱ مبحث الماء المستعمل.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پوچھنے کیلئے کپڑا پیش کیا گیا آپ نے انکار فرمادیا[۱] اورخود پوچھنا بھی ثابت ہے[۲] اس لئے دونوں باتوں کا اختیار ہے موسم ومزاج کے اعتبار سے دونوں باتیں درست ہیں۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تحیۃ الوضو میں تعدد نیات!

سوال:-تحیۃ الوضوء میں استغفار حاجت وغیرہ کا تعدد نیات جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جائز ہے[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فِی حَدِیْثِ مَیْمُونَۃَ فَنَاوَلَتْہُ ثَوْباً فَلَمْ یَأْخُذْہُ فَانْطَلَقَ وَھُوَ یَنْفُضُ یَدَیْہِ (بخاری شریف ص: ۴۱، ج: ۱) کتاب الغسل. باب نفض الیدین من غسل الجنابۃ. مطبوعہ رشیدیہ دیوبند،أبوداؤد شریف ص ۳۲ ج ۱، باب الغسل من الجنابۃ .(مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

[۲] عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ خِرْقَۃً یَنْشِفُ بِھَا بَعْدَ الْوُضُوءِ. ترمذی ص ۹ ج ۱، باب المندیل بعد الوضوء (مطبوعہ رشیدیہ دھلی)(عمدۃ القاری ص: ۱۹۴، ج: ۱، باب الوضوء قبل الغسل.

[۳] اذا عمل عملا ذاوجھین أو وجوہ من القربات ولم ینوالاوجھا واحداً لم یحصل لہ ذلک بخلاف ما اذا نوی جمیع الجھات (مرقاۃ شرح مشکاۃ ص ۳۹ ج ۱) قبیل کتاب الإیمان. مطبوعہ بمبئی.

لوٹے میں ہاتھ ڈال کر اس سے وضو!

سوال:-لوٹے میں ہاتھ ڈالکر وضو کرنا کیسا ہے جبکہ اس میں مستعمل پانی رہتا ہے ایسے لوٹے جو نیچے اوپر سے برابر ہوتے ہیں جو آج کل مسجدوں میں پائے جاتے ہیں، وضاحت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ہاتھ ڈال کر وضو کرنا خلاف احتیاط ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پاؤں دھونے کا طریقہ!

سوال:-وضوء میں ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے تو اس میں پیروں کو تین مرتبہ دھونے کا کیا طریقہ ہے، اگر حوض پر ہے تو کیا ہاتھ سے تین مرتبہ پانی ڈالا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ہاتھ سے پانی لے کر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ پانی لے کر پیر پر بہادے اگر حوض میں پیر ڈبو کر پیر دھو رہا ہے تو تین مرتبہ ڈبودے کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے سنت ادا ہوگئی[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وسنن **الطهارة** غسل اليدين قبل ادخالهما الاناء الٰی ماقال لأنه صلی الله علیه وسلم علل بتوهم النجاسة و توهمها لایوجب التنجس الموجب للغسل فکان دلیلا علٰی التورع والاحتیاط الخ فتح القدیر مع العنایة ص ۲۱ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکفر. طحطاوی علی المراقی ص ۱ ۵ فصل فی سنن الوضوء، مطبوعه مصری، البحر الرائق کوئٹه ص۳۸ ج ۱ سنن الوضوء.

[۲] ینبغی ان یغسل الاعضاء کل مر ة غسلاً یصل الماء الی جمیع مایجب غسله فی الوضوء (عالم گیری ص ۷ ج ۱) الفصل الثانی فی سنن الوضء. (مطبوعه کوئٹه)

وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب!

سوال:- وضو کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وضو کی دعاؤں میں مشغول ہو تو بہتر یہ ہے کہ نہ سلام کرے[1] نہ جواب دے[2]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے

سوال:- وضو سے بچا ہوا پانی اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو کھڑے ہو کر پینا چاہئے کیا یہ مستحب ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آب زمزم ہو جاتا ہے، کیا یہ خیال صحیح ہے یا باطل؟

الجواب حامداً ومصلیاً وباللہ التوفیق

وضو کا بچا ہوا پانی آب زمزم تو نہیں بنجاتا البتہ جس طرح زمزم شریف کو کھڑے ہو کر پیتے

---

[1] فیکره السلام علی مشتغل بذکر اللّٰه بای وجه کان (شامی کراچی، ص ٦١٦ ج ١، شامی نعمانیه ص ۴١۴ ج ١، باب ما یفسد الصلاة، مطلب المواضع التی یکره فیها السلام.

[2] ردالسلام واجب الاعلی من فی الصلاة اوادعیه، شامی کراچی ص ٦١٨ ج ١، شامی نعماینه ص ۴١۵، ج ١، باب ما یفسد الصلاة، مطلب المواضع التی لایجب فیها ردالسلام. طحطاوی علی المراقی ص ٦۴ فصل فی المکروهات، مطبوعه مصری.

ہیں اگر اس کو بھی کھڑے ہو کر پی لیں تو مناسب ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفر لہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۲/۱۳۸۹ھ

---

[۳] وان يشرب بعده من فضل وضوئه كماء زمزم مستقبل القبلة قائما او قاعداً قوله او قاعدا ولايستحب الشرب قائما الا فی هذين الموضعين (الدرالمختار مع الشامی نعمانيه ص:۸۷، ج:۱، كتاب الطهارة، مطلب فی مباحث الشرب قائما) شامی كراچی ص:۱۲۹، ج:۱. المحيط البرهانی ص۱۷۹ ج۱ كتاب الطهارة. الفصل الاول فی الوضوء، مطبوعه ڈابهيل، مجمع الانهر ص۳۰ ج۱ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل سوم : نواقض وضو

ناک کی ریزش سے وضو

سوال:- ناک کی ریزش میں کوئی چیز منجمد آتی ہے جو پیپ کا سا رنگ رکھتی ہے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریزش میں انجماد ہو گیا اور سڑ گئی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر محض ریزش منجمد ہو گئی تو وہ ناقص وضو نہیں[1] اگر پیپ ہے تو وہ ناقض وضو ہے کسی طبیب حاذق سے تحقیق کر لی جاوے۔[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور (یو پی)

الجواب صحیح: سعید احمد مفتی مظاہر علوم

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۲/۳ ۶۴ھ

---

[1] الرجل اذا استنشر فخرج من أنفه علق قدر العدسة لاينقض الوضوء الخ عالمگیری ص ۱۱ ج ۱ الباب الخامس فی نواقض الوضوء مبطوعه کوئٹه.

[2] نعم اذا علم انه صديد اوقيح من طريق غلبة الظن باخبار الاطباء او علامة تغلب على ظن المبتلىٰ يجب الخ حاشية الطحطاوى على المراقى مصرى ص ۷۰ فصل فيما ينقض الوضوء مطبوعه مصرى.

خروج ریح ناقض وضو کیوں ہے

سوال:- مسئلہ یہ ہے کہ اگر وضو بوجہ ہوا خاج ہونے کے ٹوٹ جائے، تو استنجا کے سواء وضو کرے اس کی کیا وجہ ہے؟ جہاں سے گندی ہوا خارج ہو اس کو تو دھویا نہ جائے اس کے علاوہ اور وضو کرلیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اسکی وجہ حضور ﷺ نے بیان نہیں فرمائی صرف وضو کا حکم دیا ہے کس کی جرأت ہے جو اس کی وجہ دریافت کرے یہ امر تعبدی ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبد اللطیف مفتی مدرسہ ہٰذا

سعید احمد غفرلہٗ یکم ذیقعدہ ۵۷ھ

ریح کا اخراج بہ ہیئت سجدہ

سوال:- ایک شخص کو ریاح کا مرض ہے، اکثر سجدہ میں اس کا زور ہوتا ہے، بعض اوقات کھڑے بیٹھے یا دوسری حالت میں ریح نہیں خارج ہوتی، جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے، خصوصاً نماز میں بے چینی جب سجدہ میں جاتا ہے، زور ہوتا ہے کیا ایسا شخص اس حالت میں خارج نماز سجدہ کی ہیئت بنا کر ریح خارج کرسکتا ہے؟ اور قریب میں دوسری جگہ نہ ہو کہ وہاں جا کر ایسا کرے تو مسجد میں کیا کرسکتا ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیا شکل اختیار کرے؟

---

[1] ولان غسل غیر موضع الاصابة امر تعبدي (الهداية ص ۲۳ ج ۱، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) فصل فی نواقض الوضوء.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس ہیئت سے ریح کا اخراج ہوکر اس کو سہولت حاصل ہوسکتی ہو، شرعاً اجازت ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۹ھ

ناقضِ وضو کا تحقق وسط وضو میں ہوجائے تو سب وضو کا اعادہ ہے

سوال: -ایک شخص وضو کے دوران مثلاً چہرہ اور ہاتھ دھو چکا تھا، اس کے بعد خروج ریح یا خروج دم پیش آ گیا۔ ایسی صورت میں وہ شخص از سر نو وضو کرے یا بغیر اعادہ کے وضو مکمل کرے؟ ایک فریق کہتا ہے کہ وضو مکمل نہیں ہوگا تو ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا بغیر اعادہ کے وضو مکمل کر کے نماز پڑھ لے نماز درست ہوجائے گی۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ جب نواقض وضو کامل وضو کو توڑ سکتا ہے تو دو تین رکن کو بطریق اولی توڑ سکتا ہے۔ نیز اگر عمل مکمل ہونے کے بعد ہی باطل وفاسد ہونے کا حکم صادر کیا جائے تو پھر درمیان صلوۃ وضو میں کوئی فساد کی صورت پیش آئے تو فاسد وباطل نہ ہونا چاہئے۔ نیز تیمّم میں صرف چہرہ کا تیمّم کیا ہے اور نواقض تیمّم میں سے کوئی چیز پیش آ گئی اس کا حکم کیا ہوگا؟

ہر دو فریق قیاس سے کام لے رہے ہیں، جواب باحوالہ عنایت فرمائیں تو احسان ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو مکمل کرنے سے پہلے اگر ناقض وضو پیش آجائے تو جن اجزاءِ وضو کو پہلے ادا کر چکا ہے

---

[1] البتہ اخراج ریح مسجد میں مکروہ ہے، اختلف فی الذی یفسو فی المسجد فلم یرہ بعضهم بأساً وبعضهم قالوا لایفسو ویخرج إذا احتاج الیه وهو الأصح (الهندیة کوئٹه ص ۳۲۱ ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد، شامی کراچی ص ۶۵۶ ج ۱، مطلب فی احکام المسجد.

انکا بھی نقض ہوگیا، ازسرنو وضوکرنا ضروری ہے[1] یہ مسئلہ صریحہ جزئیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح[1]، شامی، الاشباہ والنظائر وغیرہ میں موجود ہے، قیاس کرنے کی ضرورت ہی نہیں، تتبع کی ضرورت ہے، ماشاء اللہ کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں، تلاش کرلیں، یہی حکم تیمّم کا ہے، تیمّم کی شرط سادس کے ذیل میں مراقی الفلاح[2] میں جزئیہ دیکھیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۵/۱۴۰۶ھ

کھجلی کے دانوں کے پانی کا حکم

سوال:- کھجلی کے دانوں سے بعض اوقات مسلسل پانی بہتا ہے وہ نجس ہے یا پاک اور جس کپڑے پر وہ لگے وہ ناپاک قرار پائے گا یا نہ اور اس پانی کے نکلنے سے جو پتلا پتلا نکلا کرتا ہے ناقض وضو ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی اپنی جگہ سے بہہ جائے تو ناقض وضو بھی ہے اور جس کپڑے پر لگ جائے وہ بھی نجس ہوجائیں گے[3]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] یجب علیه استیناف الوضوء لان الحدث مناف للطهارة وخروج الریح ناقض للطهارة الحاصلة فان النواقض لما عرض الناقض ابطل ما سبقه من الطهارة فلذا یجب علیه الاستیناف (الدرالمختار ص: ۷۹، ج: ۱، کتاب الطهارة، مکتبه نعمانیه.

[2] حتی لو احدث بعد الضرب او اصابه التراب فمسحه یجوز علی ما قاله الاسبیجابی کمن احدث وفی کفیه ما یجوز به الطهارة وعلی ما اختاره شمس الائمة لا یجوز لجعله الضرب رکنا، کما لو احدث بعد غسل عضو، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص: ۶۹، باب التیمم، مطبوعه مصر، الاشباه و النظائر ص ۶ ج ۲ ادارة القرآن کراچی.

[3] والماء والقیح والصدید بمنزلة الدم (الی قوله) لأنه دم رقیق لم یستتم نضجه فیصیر لونه کلون الماء واذاکان دما کان نجسا ناقضاً للوضوء الخ، الفوائد المخصصة باحکام کی الحمصة من مجموعه رسائل ابن عابدین ص ۵۴، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

کان سے نکلا ہوا گندہ پانی ناقض وضو ہے

سوال:- دس سال کے عرصہ سے اب تک جبکہ عمر بیس سال کی ہوچکی ہے کان سے گندہ پانی نکلتا ہے اور کبھی کبھی سال میں درد بھی ایک دو روز کے لئے ہوجاتا ہے لیکن پانی ہمیشہ نکلتا رہتا ہے تو اس سے اسکا وضوٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اسے معذور قرار دیا جائے گا یا نہیں۔ کیونکہ وہ پنج وقتہ امامت بھی کرتا ہے تو اسکی امامت درست ہے یا نہیں؟ تراویح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ وضو کرتے وقت کان کو اچھی طرح سے صاف کرلیتا ہے۔ گھنٹے دو گھنٹے کے بعد روئی اگر کان میں نہیں رکھتا ہے تو کان سے گندہ پانی نکل آتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو گندہ پانی کان سے نکلتا ہے اور درد بھی کان میں کبھی کبھی ہوتا ہے وہ ناقضِ وضو ہے[1]۔ اگر وہ شرعاً معذور ہے تو اسکی امامت درست نہیں۔ اگر غیر معذور ہے یعنی اس کو اتنا وقت ملتا ہے کہ باوضو نماز شروع کرے اور بغیر پانی نکلے نماز ادا کرے تو نماز امام اور مقتدیوں کی سب کی درست ہوگی۔ کبیری[2]، شامی[3]، عالمگیری[4] میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۹۳ھ

---

[1] واذا خرج من اذنه قيح او صديد ينظر ان خرج بدون الوجع لا ينتقض وضؤه وان خرج مع الوجع ينتقض وضؤه لانه اذا خرج مع الوجع فالظاهر انه خرج من الجرح، عالمگيری كوئٹه ص: ١٠، ج: ١، الفصل الخامس في نواقض الوضو.

[2] كبيری ص: ٥١٦، فصل فيمن لا يصح الاقتداء به، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور،

[3] ولا طاهر لمعذور هٰذا ان قارن الوضوء الحدث او طرأ عليه بعده وصح لو توضأ على الانقطاع وصلى كذلك الخ، الدر المختار على الشامی زكريا ص: ٣٢٣، ج: ٢، مطبوعه نعمانيه ص: ٣٨٩، ج: ١، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبی وحده.

[4] عالمگيری كوئٹه ص: ٨٤، ج: ١، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره.

آنکھ کا پانی ناقض وضو ہے

سوال:- زید کی آنکھ سے بعض مرتبہ کسی تکلیف کی وجہ سے پانی آجاتا ہے اور زید امام بھی ہے اور یہ پانی نماز کے دوران بھی آجاتا ہے ایسی صورت میں نماز درست ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اندرون جسم کوئی زخم ہے اس سے مواد کی صورت میں پانی آتا ہے تو یہ ناقض وضو اور مفسد صلوۃ ہے اگر یہ بات نہیں تو ناقض وضو اور مفسد صلوۃ نہیں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۸/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین ۱۲/۱/۸۸ھ

کیا شراب ناقض وضو ہے

سوال:- (۱) ایک شخص کا وضو ہے۔ وضو کی حالت میں اس نے شراب پی لی تو کیا شراب پینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص نے اتنی شراب پی کہ نشہ نہ ہوا اور وہ بے ہوش نہ ہوا کیا وہ ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) محض شراب پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نشہ نہ ہو [2] البتہ منہ ناپاک ہو جاتا ہے کہ

---

[1] لا ینقض لو خرج من اذنه ونحوها کعینه وثدیه قیح ونحوه کصدید وماء سرة وعین لا بوجع وان خرج به ای بوجع نقض لانه دلیل الجرح الخ، درمختار علی الشامی زکریا ص: ۲۷۹، ج: ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ندب مراعاة الخلاف اذا لم یرتکب مکروه مذهبه، المحیط البرهانی ص ۱۹۲ ج ۱ الفصل الثانی فی بیان مایوجب الوضوء، مطبوعه ڈابھیل.

[2] وینقضه اغماء ومنه الغشی وجنون وسکر (قوله وسکر) هو حالة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

شراب نجس ہے[1]، اور اس کا پینا حرام ہے۔

(۲) اگر ایسی حالت میں نماز پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی۔

تنبیہ: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص شراب پئے اسکی چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر توبہ کرلے تو اسکی توبہ قبول ہو جائیگی، پھر شراب پئے تو پھر چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوگی، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اہل دوزخ کی پیپ پلائیں گے[2] نیز شراب پینے والے پر حدیث شریف[3] میں لعنت آئی ہے اور بھی مختلف وعیدیں آئی ہیں اس لئے شراب سے حد درجہ دور رہنا لازم ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱/۳۰/ ۶۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

(گذشتہ کا بقیہ) تعرض للانسان من امتلاء دماغه من الأبخرة المتصاعدة من الخمر ونحوه (شامی نعمانیه ص ۹۷ ج ۱) شامی زکریا ص ۲۷۴ ج ۱، مطلب نوم الانبياء غير ناقض، كتاب الطهارة، مجمع الانهر ص ۳۳ ج ۱ كتاب الطهارة، دارالكتب العلميه بيروت، النهرالفائق ص ۵۷،۵۸ ج ۱، كتاب الطهارة، مكة المكرمة، طحطاوی ص ۷۲ فصل ينقض الوضوء اثنا عشر شيئا، مطبوعه مصری.

(صفحہ ہٰذا) [1] وحرم قليلها وكثيرها بالاجماع وهي نجسة نجاسة مغلظة كالبول (درمختار على الشامي زكريا ص ۲۸ ج ۱۰) كتاب الاشربة.

[2] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمَرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلوٰةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ اِلٰى مَا قَالَ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ صَلوٰةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نهر الْخَبَالِ. مشكوة شريف ص: ۳۱۷، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب بيان الخمر ووعيد شاربها.

ترجمہ:- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پئے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اسکی نماز قبول نہیں کرتا پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول فرما لیتے ہیں (یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا) اگر وہ چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتے ہیں اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اسکی توبہ قبول نہیں اور اس کو دوزخیوں کی پیپ کی نہر سے پلائیں گے۔

[3] عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا (الحديث) مسكوة شريف ص: ۲۴۲، باب الكسب وطلب الحلال. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گالی دینا ناقض وضو نہیں

سوال:- وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص گالیاں وغیرہ دیدے تو پھر اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ یعنی اس کا سابقہ وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گالیاں دینے کا گناہ ہوگا مگر یہ ناقض وضو نہیں[۱] البتہ وضو کر لینا مستحب ہے[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۸/۱۴ھ

نماز کے بعد دانتوں میں خون دیکھنا

سوال:- ایک شخص نے نماز پڑھائی نماز کے پندرہ بیس منٹ بعد دانتوں میں خون دیکھا یہ پتہ نہیں کب کا ہے تو کیا کرے؟

(گذشتہ کا بقیہ) **ترجمہ**:- لعنت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر (۱) پھلوں کے نچوڑنے والے پر (۲) نچڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] المعانی الناقضة للوضوء کل مایخرج من السبیلین والدم والقیح والقیئ ملء الفم والنوم مضطجعاً أو متکئاً والغلبة علی العقل بالاغماء والجنون والقهقهة فی صلٰوت ذات رکوع وسجود هدایه ص ۲۲/تا ۲۶، فصل فی نواقض الوضوء، مطبع یاسر ندیم دیوبند.

[۲] والقسم الثالث وضوء مندوب فی احوال کثیرة کمس الکتب الشرعیة وبعد غیبة وکذب ونمیمة وبعد کل خطیئة وانشاد شعر قبیح لان الوضوء یکفر الذنوب الصغائر الخ مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۶۷-۶۶، فصل فی أوصاف الوضوء، مطبوعه مصر، شامی زکریا ص۱۹۷ ج ۱ اول کتاب الطهارة، طحطاوی مع المراقی ص ۶۶ مطبوعه مصری، فصل فی اوصاف الوضوء.

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ نماز صحیح ہوگئی[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پنڈلی سینہ وغیرہ سے خون نکلنا

سوال: - اعضاء وضو کے علاوہ بدن کے دیگر اعضا مثلاً پنڈلی، سینہ وغیرہ سے اگر خون یا پیپ نکل کر بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اعضاء وضو کے علاوہ سینہ پنڈلی وغیرہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳ ۹۳ھ

برہنہ غسل کے وضو سے نماز درست ہے؟

سوال: - ایک شخص ہے جو غسل خانہ میں برہنہ غسل کرتا ہے اور وہ غسل چاہے حدث اصغر کا ہو

---

[1] لأن اليقين لايزول بالشک فصار کمن رای في ثوبه النجاسة ولايدری متی اصابته وفي هامشه حيث لايلزمه اعادة شئ من الصلاة هداية ص ۴۴ ج ا ،(مطبوعه ياسر نديم ديوبند) کتاب الطهارة، فصل فی البئر، شامی کراچی ص ۲۲۰ ج ا فصل فی البئر، مطلب مهم فی تعريف الاستحسان، البحرالرائق ص ۲۲۰، ۲۲۱ ج ا باب الانجاس، مطبوعه کوئٹه.

[2] وينقضه خروج کل خارج نجس منه من المتوضئ الی مايطهر ای يلحقه حکم التطهير والمراد بالتطهير مايعم الغسل والمسح فی الغسل اوفي الوضوء الخ الدرالمختار مع الشامی زکريا ص: ۲۶۰، ج: ا ، کتاب الطهارة ،مطلب نواقض الوضوء، قدوری ص ۶ نواقض الوضوء، البحرالرائق ص ۲۹ ج ا کتاب الطهارة کوئٹه.

یا اکبر کا ہو تو اس غسل کیلئے جو وضو کرے گا تو اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ جو برہنگی کی حالت میں کیا ہے، آیا اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس وضو سے نماز درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۴/ ۸۹ھ

کس کس سہارے سونے سے وضو ٹوٹتا ہے؟

سوال:- دوزانو بیٹھا ہوا ہے اور کہنیوں کا سہارا زانو پر دے کر سو رہا ہے وضو کا کیا حکم ہے؟

۲- دوزانو بیٹھ کر دونوں پیر ایک طرف نکال دئے ہیں ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر سہارا لے کر سو گیا ہے کیا حکم ہے وضو کا؟

۳- چہارزانو بیٹھ کر دونوں کہنیوں کو زانو پر رکھکر انکے سہارے سے سو رہا ہے وضو رہا یا نہیں؟

۴- چہارزانو بیٹھ کر دونوں ہاتھوں کو زمیں پر رکھ کر ان سے سہارا لے کر سو گیا ہے وضو کا کیا حکم ہے؟

۵- دونوں گھٹنے کھڑے کر کے دونوں بازو سے گھٹنوں کو حلقہ میں لیکر سو گیا ہے وضو ٹوٹا یا نہیں؟

۶- سہارے سے کیا مراد ہے بدن عضو ہاتھوں یا کہنیوں کا سہارا یا کسی دوسری چیز کا سہارا؟

۷- کس سہارے سے وضو ٹوٹے گا کس سہارے سے نہیں ٹوٹے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وینقضه حکما نوم یزیل مسکته ای قوته الماسکة بحیث تزول مقعدته من الارض

---

[1] عن عائشة قالت كان رسول الله ﷺ يغتسل ويصلى الركعتين وصلاة الغداة ولا اراه يحدث (اى يجدد) وضوءاً بعد الغسل بل يكتفى بالوضوء الذي توضأ في الغسل وهذه المسألة مجمع عليها الخ بذل المجهود ص: ۱۵۲، ج: ۱، باب فى الوضوء بعد الغسل، مطبوعه رشيديه سهارن پور.

وھو النوم علی احد جنبیه او ورکیه او قفاه او وجهه والایزل مسکته لاینقض وان تعمده في الصلاة اوغیرھا علی المختار کالنوم قاعداً ولو مستنداً الی مالو ازیل لسقط علی المذهب وساجداً او محتبیاً ورأسه علی رکبتیه اوشبه المنکب الخ (درمختار)[۱]۔

۱- یہ صورت ناقض وضو نہیں۔

۲- یہ صورت بھی ناقض وضو نہیں۔

۳- اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

۴- اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۵- اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

۶- سہارا کس عبارت میں ہے جس کا مطلب دریافت کرنا ہے وہ عبارت لکھئے۔

۷- پانچ صورتوں کا حکم تو معلوم ہو گیا ان کے علاوہ جو کچھ دریافت کرنا ہو اس کی صورت تحریر کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نوم ناقض وضو ہے لیٹنا ناقض وضو نہیں

سوال:- مسائل کی کتاب میں لکھا ہے کہ چت یا کروٹ لیٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیا صرف چت یا کروٹ لیٹنے سے ٹوٹ جاتا ہے یا نیند لگنا ضروری ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

صرف لیٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ چت لیٹے یا کروٹ پر نیند لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

---

۱ درمختار علی هامش ردالمحتار نعمانیه ص ۱/۹۵، شامی زکریا ص: ۱/۲۷۰، مطلب نوم من به انفلات ریح غیر ناقض، المحیط البرهانی ص ۲۰۶ ج ۱ فصل فی بیان مایوجب الوضوء مطبوعه ڈابھیل، تبیین الحقائق ص۱۱ ج ۱ کتاب الطهارة، نواقض الوضوء مطبوعه امدادیه ملتان.

چاہے کروٹ سے لگی ہو یا چت سے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۹/۱/ ۸۸ھ

پلوتھا مارے ہوئے نیند آ گئی تو کیا حکم ہے

سوال: - کوئی شخص باوضو پلوتھا مار کر نماز کی حالت کی طرح بیٹھا ہوا ہے، داخل نماز نہیں ہے، نیند آ گئی، اس حالت میں اس کا ایک ہاتھ زمین پر ٹک گیا مگر نیند فوراً ٹوٹ گئی، تو وضو باقی رہا، یا جاتا رہا، نیز ہاتھ ٹیکنے کے تھوڑی دیر بعد دونوں صورتوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ اسی طرح بیٹھا رہا بیٹھنے کی جگہ زمین سے نہیں اٹھی تو وضو برقرار ہے[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۸/۷/ ۹۶ھ

سجدہ میں کونسی ہیئت نوم ناقض وضو ہے؟

سوال: - سجدہ کی حالت میں کہنی زمین پر ہو یا گھٹنے پر ہو اور نیند آ جائے تو وضو رہیگا یا نہیں؟

---

[۱] وينقضه حكما نوم يزيل مسكته اى قوته الماسكة الخ، الدرالمختار مع الشامى زكريا ص ۲۷۰، ج: ۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب نوم من به انفلات ريح غير ناقض. شامى كراچى ص: ۱۴۱، ج: ۱، مجمع الانهر ص ۳۴ ج ۱، الدرالمنتقى ص ۳۴ ج ۱ كتاب **الطهارة**، دارالكتب العلمية بيروت، طحطاوى على المراقى ص ۷۲ فصل فى نواقض الوضوء مطبوعه مصرى.

[۲] وينقضه حكما نوم يزيل مسكته اى قوته الماسكة بحيث تزول مقعدته من الارض وهو النوم على احد جنبيه او ركيه او قفاه او وجهه وألا لا ينقض ذالك. الدرالمختار على الشامى زكريا، ج: ۱، ص: ۲۷۱، كتاب الطهارة (فى بيان الوضوء)، النهرالفائق ص ۵۶ ج ۱، كتاب الطهارة، دارالكتب العلميه بيروت، طحطاوى على المراقى ص ۷۲ فصل ينقض الوضوء اثنا عشر شيئاً، مطبوعه مصرى.

الجواب حامداً ومصلیاً

کہنی زمین پر ٹیک کر اور پیٹ کو رانوں سے لگا کر سونے سے وضو باقی نہیں رہے گا[۱]۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۲۸ ۹۲ھ

تاش ناقض وضو نہیں

سوال:- ایک شخص خوب تاش کھیلتا ہے، اذان ہونے پر نماز میں شریک ہو جاتا ہے وضو نہیں کرتا، کہتا ہے کہ میرا وضو قائم ہے، کیا تاش کھیلتے رہنے سے وضو رہ جاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تاش کھیلنا منع ہے[۲]۔ مگر یہ ناقض وضو نہیں[۳]، جیسے کہ اور بہت سے گناہ ہیں گناہ ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا ضروری ہے، اگر چہ نماز ادا ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۱۴ ۹۰ھ

---

[۱] فانه يشترط أن يكون على الهيئة المسنونة له بأن يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه و إن سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوئهٗ كذا في البحر الرائق، فتاوى هنديه ص ١٢ ج ١ الفصل الخامس في نواقض الوضوء، شامي كراچي ص ١٤٢ ج ١ نواقض الوضوء، المحيط البرهاني ص ٢٠٥-٦ ج ١ الفصل الثاني في بيان مايوجب الوضوء مطبوعه ڈابھیل.

[۲] وكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج وكره كل لهو الخ الدرالمختار على الشامي زكريا ص ٥٦٥ ج ٩، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع.

[۳] اسلئے کہ تاش کھیلنا نواقض میں سے نہیں ہے۔ المعاني الناقضة للوضوء كل مايخرج من السبيلين و الدم والقيح والقيئ ملأ الفم و النوم الخ هدايه ص ٢٢ تا ٢٦ ج ١ فصل في نواقض الوضوء، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

قطرہ آنے کی حالت میں نماز

سوال:- مجھے قطرہ کی شکایت ہے استنجاء پاک کرنے کے بعد بھی قطرہ آجاتا ہے۔ جانگیہ بھی پہنے رہتا ہوں، اس کو بدل بھی دیتا ہوں، مجھ کو ہر وقت خیال رہتا ہے، ایسی صورت میں پاکی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ نماز کیلئے مستقل ایک لنگی تجویز کر لیجئے کہ جب وقت آئے تو استنجاء پاک کرکے لنگی باندھ کر نماز پڑھ لیا کریں یا پھر پیشاب کے سوراخ میں روئی رکھ لیا کریں یعنی پیشاب سے فارغ ہو کر استنجاء پاک کرکے روئی اندر رکھ لیا کریں اس طرح کہ کچھ حصہ باہر رہے جب تک باہر والا حصہ تر نہیں ہوگا وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں[۱] ہوگا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/ ۸۹ھ

محض سوزش ناقض وضو نہیں

سوال:- احمد نامی ایک شخص کے تمام اعضاء کمزور ہیں اور مرض احتلام وجریان کا عرصہ سے شکار ہے، اکثر خیالات فاسدہ آتے رہتے ہیں اور کسی بھی چیز کے دیکھنے پر شہوانی خیالات ابھر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے عضو مخصوصہ میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، بغیر پیشاب کے حاجت معلوم ہوتی ہے یا عضو میں سوزش ہوتی ہے، کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

---

[۱] اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول فلاباس به ولاينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنة (الهنديه ص ۱۰ ج ۱) الفصل الخامس في نواقض الوضوء، مطبوعه كوئٹه، التاتارخانيه ص ۱۲۱ ج ۱، الفصل الثانى فيما يوجب الوضوء، مطبوعه كراچى. كبيرى ص ۱۲۴، مطبوعه رحيميه ديوبند، فصل فى نواقض الوضوء.

الجواب حامداً ومصلیاً

محض سوزش یا پیشاب کی حاجت محسوس ہونے سے وضو ساقط نہیں ہوگا جب تک کسی چیز کا خروج نہ ہو[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کی فرج سے رطوبت نکلے اور وہاں کپڑا رکھ لیا جائے

سوال: -عورت کی پیشاب گاہ سے وقتاً فوقتاً ناپاک رطوبت نکلتی رہتی ہے، بعض اوقات اتنی بھی مہلت نہیں ملتی کہ پوری نماز ادا کی جائے، ایسی صورت میں کپڑا اندر رکھ لیا جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کپڑا اندر رکھنے سے اگر نجاست وہیں رُک گئی باہر نہیں نکلی تو وضو باقی ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنا درست ہے، اگر اندرونی حصہ (فرج داخل) میں وضو کی حالت میں کپڑا رکھ کر بالکل غائب کر دیا تو وضو ٹوٹ جائیگا اور کچھ اندر رہا اور کچھ باہر رہا بالکل غائب نہیں ہوا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، جبکہ رطوبت باہر کے حصہ تک نہ پہونچی ہو[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولو نزل البول الی قصبة الذکر لاینقض لأنه من الباطن الخ تاتار خانیه ص۲۳ ۱ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه کراچی، النهر الفائق ص۱۵ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، عالمگیری ص ۹ ج ۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه، الیقین لایرتفع بالشک الخ الاشباه والنظائر ص ۱۰۲، (مطبوعه دارالعلوم دیوبند) تحت القاعدة الثالثة .

[2] وان غابت القطنة ثم اخرجها أو خرجت هی بنفسها حال کونها رطبة انتقض وضوءه لخروج النجاسة بخلاف الدبر فان خروجه ینقض بان لم تکن علیه رطوبة الخ (کبیری ص ۱۲۴) فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعه رحیمیه دیوبند، البحرالرائق ص ۲۰ ج ۱ نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص ۱۴۹ ج ۱ کتاب الطهارة، مطلب فی ندب مراعاة اِذا لم یرتکب مکروه مذهبه.

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقض وضو نہیں!

سوال:- ایک عورت وضو کر کے نماز کے لیے کھڑی ہونے والی تھی کہ اس کے بچہ نے پاخانہ کر دیا اس کو صاف کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ نماز پڑھ لوں مگر ایک مولوی جی نے کہا کہ تمہارا وضو ختم ہو گیا، تو کیا ایسی صورت میں وضو ختم ہو گیا یا باقی رہا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بچہ کا پائخانہ صاف کرنا ناقض وضو نہیں[۱] اسی وضو سے بلا تکلف نماز درست ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جو پانی ناپاک نکلے وہ ناقض وضو ہے!

سوال:- ہندہ کے آگے کی راہ سے رینٹ کی طرح پانی آتا ہے تو آیا وہ پانی پاک ہے یا ناپاک اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ پانی ناپاک ہے ناقض وضو ہے[۲]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] لانہ لیس من نواقض الوضوء، (ملاحظہ ھو ھدایہ ص:۸/۱، فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعہ مجتبائی دھلی)

[۲] منھا ای من نواقض الوضوء مایخرج من السبیلین الخ (عالمگیری ص ۹ ج ۱) الباب الخامس فی نواقض الوضوء. مطبوعہ کوئٹہ پاکستان، در مختار علی الشامی کراچی ص ۱۳۴ ج ۱ مطلب فی نواقض الوضوء، فتح القدیر ص ۳۷ ج ۱ فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعہ دارالفکر.

انجکشن سے خون لینا کیا ناقض وضو ہے؟

سوال: -ناچیز نماز عصر کے بعد باوضو تھا اسی دوران ہسپتال میں ایک جاں بلب بیمار کو خون کی ضرورت پڑی ناچیز نے اسے اپنا خون دیا ہسپتال سے سیدھا واپس آکر نماز مغرب تیار تھی باوضو کے خیال میں نماز میں امامت کی، بعد میں ایک مولوی صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ نماز نہیں ہوئی جبکہ دوسرے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ خون ایک رگ سے بذریعہ سوئی اور نالی بوتل میں بھرا اور اسی صورت میں دوسرے بیمار کی رگ کے ذریعہ اس کے جسم میں منتقل کیا گیا ہے ایک قطرہ بھی گرا نہیں اس لئے خون بہنے کا مسئلہ نہیں رہا لہٰذا نماز ہوگئی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

خون اگرچہ زمین پر نہیں گرا لیکن اگر نالی اور بوتل نہ ہوتی جسمیں خون لیا گیا ہے بلکہ بذریعہ سوئی ایسے ہی نکالا جاتا تو ضرور بہہ کر زمین پر گر جاتا جیسے جونک لگا دی جائے اور وہ خون چوس لے جو اسکے پیٹ میں چلا جائے، زمین پر ایک قطرہ بھی نہ گرے تو وہ فقہاء کے نزدیک ناقض وضو ہے اسی طرح صورت مسؤلہ میں بھی ناقض وضو ہے اس نماز کا اعادہ لازم ہے مراقی الفلاح ص۵۲ میں ہے[۱] **وینقض الوضوء نجاسة سائلة من غير هما اى السبيلين لقوله عليه الصلاة والسلام الوضوء من كل دم سائل،** علامہ طحطاوی نے لکھا ہے **والمراد ان تتجاوز ولو بالعصر وماشانه ان يتجاوز لولا المانع كما لومصت علقة فامتلأت بحيث لوشقت لسال منها الدم كذافي حلبي.** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۲۹) مطبع مصر. فصل فيما ينقض الوضوء، شامی كراچی ص ۱۳۹ ج ۱ نواقض الوضوء، عالمگیری ص ۱۱ ج ۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء.

پکی گھموری کا کھجلانا

سوال:-نماز پڑھتے وقت اگر پکی گھموری کھجلادی (اندھوری) تو اس سے پانی نکل آئے گا، کیا اس سے نماز فاسد ہوجائے گی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی بہہ جائے تو نماز بھی فاسد ہوجائیگی اور وضو کی بھی دوبارہ ضرورت[۱] ہوگی ورنہ نہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شوہر کے یا بیوی کے برہنہ بدن کو دیکھنے سے ناپاکی نہیں ہوتی!

سوال:- بیوی کے سامنے برہنہ غسل کرے اس طرح پر کہ بیوی پہننے کے لیے کپڑے دے اور شوہر کی شرمگاہ کو بھی دیکھ لے اور کوئی شہوت وغیرہ بالکل نہ ہو صرف کپڑے دیتے ہوئے بیوی کی نگاہ اس طرف چلی گئی یا بیوی اس طرح غسل کرے اور نگاہ اس طرح پڑ گئی اس غسل سے نماز ادا کرے کیا یہ جائز اور صحیح ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

وضو یا غسل کے بعد اگر بیوی نے شوہر کی شرمگاہ کو دیکھ لیا یا شوہر نے بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو اسکی وجہ سے اس وضو وغسل میں خلل نہیں آتا اس سے نماز درست ہے۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والماء والقیح والصدید بمنزلة الدم (الی قوله) لأنه دم رقیق لم یستتم نضجه فیصیر لونه کلون الماء واذاکان دما کان نجسا ناقضاً للوضوء الخ، الفوائد المخصصة باحکام کی الحمصة من مجموعه رسائل ابن عابدین ص ۵۴، ج: ۱، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

[۲] ستر کھلنا ناقض وضو نہیں راجع نواقض الوضوء هدایه ص۸ ج ۱ مطبوعه مجتبائی دهلی، (فتاویٰ دارالعلوم ص۱۳۵ ج۱) نواقض وضو۔

باب چہارم: غسل کے احکام

فصل اول:

غسل کے موجبات اور اسکے فرائض وسنن

اگر خود بخود بلا ارادہ انزال ہوجائے

سوال:- اگر کسی شخص کو بغیر کسی ارادہ کے چلتے پھرتے یا بیٹھے ہوئے خود بخود انزال ہوجائے تو غسل کرنا واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہوت سے انزال ہوگا تو غسل واجب ہوجائے گا[۱] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کی منی

سوال:- کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور اخراج منی ہوتی ہے؟ نیز اگر عورت مرد سے

[۱] وفرض الغسل (عند) خروج منی منفصل عن مقره بشهوة وان لم يخرج بها (درمختار مع الشامی نعمانیه ص:۱۰۷-۱۰۸، ج:۱، وشامی زکریا ص:۲۹۵، ج:۱، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل (البحر الرائق ص:۵۳، ج:۱، مکتبه الماجدية کوئٹه) کتاب **الطهارة**، في بحث الغسل، عالمگیری کوئٹه ص۱۴۰ ج۱ الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل.

لپٹی چمٹی ہے پھر جوش چڑھتا ہے، بغیر دخولِ ذکر کئے طبیعت بھر جاتی ہے اور خواہش جاتی رہتی ہے، لیکن منی نہیں نکلتی نظر آتی، تو ایسی حالت میں غسل فرض ہوگا یا نہیں؟ اور عورت کی منی کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت کو احتلام بھی ہوتا ہے، منی بھی خارج ہوتی ہے، اس کی منی کا رنگ زرد مائل ہوتا ہے[۱] اگر لپٹنے کے بعد اس کی خواہش ختم ہوجائے نہ اس کی منی نکلے نہ دخول والتقاء ختانین کی نوبت آئے تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا[۲] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

ران پر رگڑنے سے غسل واجب نہیں ہوتا

سوال: - اگر کوئی شخص اپنے زانوؤں سے ذکر کو رگڑ کر شہوت زائل کرتا ہے لیکن اس کی

---

[۱] عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ! اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ (مشكوٰة شريف ص:۴۸، باب الغسل) ومنى المرأة رقيق اصفر الخ (الهندية ص ۱۰ ج ۱) الفصل الخامس فى نواقض الوضوء، شامى كراچى ص ۱۵۹ ج ۱ فرائض الغسل، حلبى كبيرى ص ۴۵ سهيل اكيڈمى لاهور.

ترجمہ :- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا ام سلیم نے اے اللہ کے رسول بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں کرتا تو کیا عورت پر غسل واجب ہے جب احتلام ہو کہا ہاں جب دیکھے پانی تو ام سلمہؓ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہا یا رسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو! مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور پیلی ہوتی ہے۔

[۲] ان الموجب للغسل هوانزال المنى لكن المنى تارة يوجد حقيقة وتارة يوجد حكما عند كمال سببه وهو غيبوبة الحشفة في محل يشتهى عادة مع خفاء خروجه ولو فى الدبر الخ (البحر الرائق ص ۵۹ ج ۱، مطبوعه الماجديه كوئٹه) كتاب الطهارة، بحث الغسل)

صورت یہ ہے کہ منی کا خروج نہیں کرتا، اس قدر زور سے دباتا ہے، تو کیا اس پر احناف کے نزدیک غسل واجب ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بلاانزال کے اس صورت میں غسل واجب نہ ہوگا۔[1]　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۲/۲۶ھ

الجوب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

عضو پر تری کا وجود موجب غسل ہے یا نہیں؟

سوال:- زید نیند سے بیدار ہوا ذکر پر تری دیکھی نہ معلوم منی ہے یا مذی یا ودی نہ خواب یاد ہے تو کیا غسل واجب ہے؟ اگر واجب ہے درصورت عدم انتشار قبل النوم کی حالت میں جیسا کہ عالمگیری نے ص ۱۰ ج ۱، میں نقل کیا ہے تو زید کا اسپر یہ اشکال ہیکہ ایک تو یہ معلوم نہیں کہ منی ہے یا نہیں، دوسرے اگر فرض کرلیا جائے کہ منی ہی ہے تو بھی دفق بالکل نہیں کیونکہ اگر دفق ہوتا تو دوسرے محل پر کچھ نہ کچھ ضرور لگتی اور پھر یہ کہ بعض اوقات محض انتشار سے حالت یقظہ میں بلادفق کے تری ذکر پرآ جاتی ہے کسی شخص کے، تو کیا غالب ظن سے یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ یہ بھی موجب غسل نہیں ویسے بھی زید کہتا ہیکہ دفق کی شرط ظاہر الروایت کی ہے اور یہ مسئلہ نوادر کا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ومنها وجود ماء رقيق بعد النوم ولم يتذكر احتلاما اهـ (مراقى الفلاح) حاصل مسئلة النوم اثناعشر وجهاً كما في البحر لانّه اما ان يتيقن انه منى

[1] وفرض الغسل عند خروج المنى من العضو والافلا يفرض اتفاقاً الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص ٢٢٦ ج ١، كتاب الطهارة في بحث الغسل، المعانى الموجبة للغسل فتح القدير ص ٦٤ ج ١ فصل فى الغسل، مطبوعه دارالفكر بيروت، تاتارخانيه ص ١٥٤ ج ١ بيان اسباب الغسل، اِدارة القرآن كراچى.

اومذی اوودی اویشک فی الاول مع الثانی اوفی الاوّل مع الثالث أو فی الثانی مع الثالث فهذه ستة وفی کل منها اما ان یتذکر احتلاماً اولا فتمت الاثنا عشر فیجب الغسل اتفاقاً فیما اذا تیقن انّه منی تذکر احتلاما اولا وکذا فیما اذا تیقن انه مذی وتذکر الاحتلام اوشک انه منی اومذی اوشک انه منی او ودی اوشک انه مذی او ودی وتذکر الاحتلام فی الکل ولایجب الغسل اتفاقا فیما اذا تیقن انه ودی مطلقا تذکر الاحتلام اولا اوشک انه مذی اوودی ولم یتذکراو تیقن انّه مذی ولم یتذکر ویجب الغسل عند هما لاعند ابی یوسف فیما اذا شک انه منی اومذی اوشک انه منی اوودی ولم یتذکر احتلاماً فیهما والمراد بالتیقن هنا غلبة الظن لان حقیقة التیقن متعذرة مع النّوم اهـ (طحطاوی ص ٥٤)[1]

صورت مسؤلہ میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غسل واجب نہیں طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے طرفین کی دلیل ۔

ولهما ماروی انه ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَمْ یَذْکُرْ اِحْتِلَاماً قَالَ یَغْتَسِلُ ولان النوم راحة تهیج الشهوة وقد یرق المنی لعارض والاحتیاط لازم فی باب العبادات وهذا اذا لم یکن ذکره منتشراً قبل النّوم لان الانتشار سبب للمذی فیحال علیه اهـ مراقی الفلاح قوله قد یرق بطول المدة فتصیر صورته کصورة المذی اهـ(طحطاوی)[2]

منی فرض کرنے کی صورت میں یہ اشکال کہ دفق نہیں ہے بے محل ہے، اسلئے کہ حالت نوم میں دفق کی حقیقۃً اطلاع نہیں ہوتی، خاص کر جب کہ احتلام یاد نہ ہو اور جب منی قلیل ہو اور دفق خفیف ہو تو اسکا کسی دوسری جگہ لگنا ضروری نہیں اگر حالت بیداری میں بغیر دفق کے کسی مرض کی وجہ سے جیسے بوجھ اٹھانے سے خروج منی ہوجائے تو وہ موجب غسل نہیں ۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/۳/ ۶۴ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۴/۳/ ۶۴ھ

---

[1] الطحطاوی مع المراقی ص ۷۹ (مطبوعه مصر) فصل مایوجب الاغتسال.

[2] الطحطاوی مع المراقی ص ۷۹ (مطبوعه مصر) فصل مایوجب الاغتسال.

سوکر اٹھنے پر لیس دار مادہ دیکھے تو کیا غسل واجب ہے؟

سوال:- ایک اردو کی کتاب میں ہے کہ سوکر اٹھنے پر اگر پیشاب کے مقام پر لیس دار معلوم ہو تو غسل واجب ہے اور دوسری کتاب میں ہے کہ شہوت کے خیال سے پیشاب کے شروع یا آخر میں لیس دار نکلنے سے غسل واجب ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سوکر اٹھنے پر جب ایسا لیس دار مادہ دیکھے تو غسل کرے[1]، محض شہوت کے خیال سے بلا جوش اور دفق کے اگر کوئی مادہ پیشاب سے پہلے یا بعد میں نکلے تو غسل واجب نہیں[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا شراب موجب غسل ہے

سوال:- شراب پیکر وضو کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے، یا نہیں؟ جب کہ نشہ نہ ہو، رات کو شراب پی تھی، صبح بغیر غسل کئے صرف وضو کر کے نماز پڑھی گئی تو آیا غسل ضروری ہے یا نہیں؟

الجوب حامداً ومصلیاً

شراب پینا حرام ہے[3] اس کے پینے والے پر حدیث شریف[4] میں لعنت آئی ہے، اور

---

[1] واما اذا لم یتذکر الاحتلام وتیقن انه منی اوشک هل هو منی او مذی فکذلک یجب علیه الغسل فی هاتین الحالتین ایضا اجماعاً للاحتیاط الخ حلبی کبیر ص ۴۲ مطبوعه لاهور، فتاوی هندیه ص ۱۵ ج ۱ الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل.

[2] اذا وجد الشهوة یدل علیه تعلیله في التجنیس بان في حالة الا نتشار وجد الخروج والانفصال جمیعا علی وجه الدفق والشهوة وهذا یفید اطلاق ماقدمنا من ان المنی الخارج بعد البول لایوجب الغسل اجماعا (البحر الرائق ص ۵۵ ج ۱) (مکتبه الماجدیه کوئٹه) کتاب الطهارة، بحث الغسل. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

قرآنی حکومت ہوتو حد بھی جاری کرنے کا حکم ہے، تاہم اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، بلا غسل بھی وضو کرکے نماز درست ہے[۱]۔　　　فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۳/ ۱۴۰۱ھ

آبدست سے غسل واجب نہیں

سوال:- حاجت ضروریہ سے فراغت کے بعد اسی مقام پر آب دست کرنے سے کیا غسل واجب ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حاجت ضروریہ سے فراغت کے بعد آبدست لینے سے غسل واجب نہیں ہوتا[۲]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] واما ما هو حرام بالاجماع فهو الخمر والسكر من كل شراب (عالمگيرى ص: ۴۱۰، ج:۵، كتاب الاشربة)

[۴] عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْخَمَرُ اُمُّ الْفَوَاحِشِ وَاَكْبَرُ الْكَبَائِر (الحديث) المعجم الكبير ص: ۱۳۲، ج: ۱۱، رقم الحديث ۱۱۳۷۲، مطبوعه دار احياء التراث العربى بيروت.

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شراب تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے اور سب سے بڑا گناہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا، مشكوة شريف ص ۲۴۲ باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه دار الكتاب ديوبند.

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے (۱) اس کے نچوڑنے والے پر (۲) نچڑوانے والے پر (۳) پینے والے پر۔

(صفحہ ہذا) [۴] الموجبة للغسل وهى ثلاثة منها الجنابة، والايلاج فى احد السبيلين اذا تواترت الحشفة ومنها الحيض والنفاس (عالمگيرى ص: ۱۴، ج: ۱، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

جلق مفسد صوم اور موجب غسل ہے یا نہیں؟

سوال:- جلق لگا یا گیا اور منی کپڑے وغیرہ میں نہیں لگی تو اس صورت میں صرف اعضائے تناسل دھو لینا کافی ہے یا غسل واجب ہے؟ اور مفسد صوم ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جلق سے اگر منی نہیں نکلی تو روزہ فاسد نہیں ہوا، اگر مذی نکلی ہے تو عضو کا دھو لینا اور وضو کر لینا کافی ہے، غسل واجب نہیں[۱] نہ روزہ فاسد ہوا، اگر منی نکلی ہے تو روزہ بھی فاسد ہو گیا اور غسل بھی واجب[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ ۱۷/۹/ ۸۵ھ

بغیر شہوت کے خروج منی سے غسل

سوال:- بیماری کی وجہ سے اگر کسی شخص کو پیشاب کے بعد یا پہلے منی کا قطرہ آتا ہو اور عضو مخصوص میں اِستادگی ہوتی ہو لیکن لذت اور مزہ محسوس نہ ہو تو ایسی صورت میں اس شخص پر

(گذشتہ کا بقیہ) الفصل الثالث فی الغسل)، طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۷۶ فصل مایوجب الغسل، مطبوعہ مصری، شامی زکریا ص ۲۹۵ ج ۱ مطلب فی تحریر الصاع الخ۔

[۲] واما الطهارة الکبریٰ فهی الاغتسال وسببه خروج المنی بالاجماع بشهوه الخ حلبی کبیر ص ٤٠ (مطلب في طهارة الكبرى). مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، شامی زکریا ص ۲۹۵ ج ۱ کتاب الطهارة.

(صفحہ ہٰذا) [۱] لا ای لایفرض الغسل عند مذی او ودی بل الوضوء منه الخ شامی نعمانیه ص:۱۱۱ ج ۱، وزکریا ص: ۳۰۴ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

[۲] او استمنیٰ بکفه فانزل حتی لولم ینزل لم یفطر درمختار علی الشامی زکریا ص: ۳۷۹، ج ۳، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسد.

غسل فرض ہوگا یا نہیں؟ ایک مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل فرض ہوگا، کیونکہ اِستادگی اور لذت ایک ہی چیز ہے عالمگیری میں ایسا ہی لکھا ہے، دوسرے مفتی صاحب کہتے ہیں کہ غسل بغیر لذت اور دفق کے فرض نہیں ہوگا، ہدایہ اور شامی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیزش اور ریزش موجب غسل نہیں جبکہ اس کے ساتھ لذت اور دفق نہ ہو[1]، محض استادگی کو لذت وشہوت کہنا صحیح نہیں اسلئے کہ وہ تو اتنے چھوٹے بچوں کو بھی ہوتی ہے جو کہ بالکل شہوت کے قابل نہیں ایسے چھوٹے بچے اگر جماع کرلیں تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، لو جامع ابن اربع سنین زوجة ابيه لاتثبت الحرمة الخ[2] اگر لذت اور اِستادگی ایک ہی چیز ہوتی تو ایسے چھوٹے بچے کے جماع سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۵/۴/۱ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۵/۴/۱ھ

غسل جنابت کے بعد فرجِ عورت سے منی نکلے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا؟

سوال:- اگر مرد نے عورت سے خلوت کی پھر عورت نے غسل کیا اور غسل کرنے کے بعد عورت کی فرج سے مرد کی منی نکلی، تو عورت کا غسل ہوا۔

---

[1] وفرض الغسل عند خروج منى من العضو منفصل عن مقره بشهوة اي لذة الخ درمختار علىٰ الشامی زکریا ص: ۲۹۶، ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، عالمگیری کوئٹہ ص ۱۴ ج ۱ المعانی الموجبة للغسل، تاتارخانیہ کراچی ص ۱۰۰ ج ۱ باب الغسل.

[2] شامی زکریا ص:۱۱۱ ج ٤، کتاب النكاح، فصل في المحرمات.

الجواب حامداً ومصلیاً

عورت نے شوہر سے ہمبستری کے بعد جب غسل کرلیا، پھر مرد کی منی اس کی فرج سے نکلی تو اس سے دوبارہ غسل واجب نہیں ہوگا۔ اغتسلت ثم خرج منها منی الزوج لایلزمها اعادة الغسل. (کبیری ص: ۴۴)[1]

غسل میں فرجِ خارج کا دھونا ضروری ہے۔ ویجب غسل فرج خارج لا داخل (درمختار مختصراً ص:۱٤۱ ج ۱)[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل میں عورتوں کی چوٹی کھولنا

سوال:- بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ غسل پاکیزگی کے لئے عورتوں کی چوٹی اگر گندھی ہوئی ہو تو اس کا کھولنا ضروری نہیں البتہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے پانی کا جڑوں میں پہنچنا چوٹی کھلے بغیر ممکن نہیں صحیح صورت حال یعنی مسئلہ کی توضیح کے سلسلے میں جناب کی توجہ چاہتا ہوں جوڑا بالوں کا بندھا ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

چوٹی گندھی ہوئی ہونے کی حالت میں بغیر کھولے بھی بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جانا ممکن بلکہ واقع ہے جیسا کہ بہت سی مستوارت کا مشاہدہ اور تجربہ ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ

---

[1] کبیری ص ۴۶، مطبوعه لاهور پاکستان، الطهارة الکبری، قبیل فرائض الغسل، شامی کراچی ص ۱۶۰ ج ۱ ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص ۱۵۶ ج ۱ اسباب الغسل.

[2] الشامی نعمانیه ص ۱۰۵ ج ۱، درمختار زکریا ص ۲۸۵ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۱ فرائض الغسل، مطبوعه مصری، هندیه ص ۱۴ ج ۱ الفصل الاول فی فرائض الغسل، مطبوعه کوئٹه.

وسلم کا ارشاد بھی ہے[1] تاہم اگر کسی کی ایسی کیفیت ہو جیسی کہ آپ نے لکھی ہے تو اس کو کھولنا ضروری ہے کذا فی مراقی الفلاح[2] جوڑا بالوں کا بندھا ہو تو نماز میں کراہت ہوگی۔[3]

عورت کو غسل میں سر پر پانی ڈالنا نقصان دے تو مسح کا حکم

سوال: -اگر کسی عورت کو غسل کرتے وقت سر پر پانی ڈالنے سے سر میں شدید درد ہو جاتا ہو تو ایسی حالت میں وہ مسح کر سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ علاج کے لیے پیسہ نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل میں سر کا دھونا فرض ہے، اگر ٹھنڈا پانی نقصان دیتا ہے تو گرم پانی سر پر ڈال لیں، تمام بالوں کا دھونا ضروری نہیں، بلکہ بالوں کی جڑوں کو تر کر لینا کافی ہے، اگر مسلم ماہر طبیب

---

[1] عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي اِمْرَأَةٌ اَشُدُّ ضُفَرَ رَأْسِي اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثْيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ رواه مسلم (مشكوة شريف ص ۴۸) باب الغسل (مطبوعه ياسرنديم ديوبند).

ترجمہ: -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ سر کی منڈھیاں بہت سخت باندھتی ہوں غسل جنابت کے لیے کیا انکو کھولوں فرمایا نہیں بس اتنا کافی ہے کہ سر پر تین چلو پانی ڈالے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہائے۔

[2] اما ان كان شعرها ملبداً او غزيراً فلابد من نقضه (قوله واما ان كان شعرها الخ) بحيث يمنع ايصال الماء الى الاصول (طحطاوى على المراقى ص ۸۲ مطبوعه مصر) قبيل فصل في سنن الغسل، شامى كراچى ص ۱۵۳ ج ۱ ابحاث الغسل، عالمگيرى ص ۱۳ ج ۱ الباب الثانى فى الغسل، الفصل الاول، مطبوعه كوئٹه.

[3] وعقص شعره للنهى عن كفه ولو بجمعه او ادخال اطرافه في اصوله الخ قال الشامى تحته والمراد به أن يجعله على هامته ويشده بصمغ او أن يلف ذوائبه حول رأسه الى قوله وجميع ذالك مكروه، شامى زكريا ص ۴۰۸ ج ۲، شامى كراچى ص ۶۴۲ ج ۱ كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها.

نے سر پر پانی ڈالنے کو منع کیا ہو یا بار بار کا تجربہ ہو کہ سر پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوگا اور دردِ سر کا مرض پیدا ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں سر پر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے، اسکی بھی گنجائش ہے کہ مسح کرلے،ولو ضرهاغسل رأسها تركته وقيل تمسحه ا هـ (درمختار[1])

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل میں غرارہ کا حکم

سوال:- اگرکسی شخص کونہانے کی حاجت ہوجائے اوروہ وضواورغسل کر کے نماز پڑھے لیکن غرارہ نہ کرے تو کیا اس کی نماز اور غسل صحیح ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

غرارہ کرناغسل میں معتمد قول پرواجب نہیں لہٰذا صورت مسؤلہ میں فرض غسل ادا ہوگیا اگر چہ سنت ادانہیں ہوئی اورنماز اس غسل سے صحیح ہے۔

قوله غسل الفم والانف اى بدون مبالغة فيهما فانها سنة فيه (اى في الغسل) على المعتمد (طحطاوى[2]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۲/۱۱ ۵۴ھ

صحیح :سعید احمد غفرلہٗ،

صحیح :عبد اللطیف مظاہر علوم ۲۴/ذی قعدہ ۵۴ھ

---

[1] الدرالمختار على الشامى نعمانيه ص:۱۰۴ ج ۱، مطبوعه زكريا ص:۲۸۷، ج: ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى ابحاث الغسل، طحطاوى على المراقى ص ۸۲ فرائض الغسل، مطبوعه مصرى، عالمگیرى ص ۵ ج ۱ فرائض الوضوء، كوئٹه.

[2] طحطاوى على المراقى ص: ۸۱، (مطبوعه مصرى) فصل بيان فرائض الغسل، كتاب الطهارة.

غسل میں کلی بھول جائے تو کیا کرے

سوال:- غسل کرتے وقت اگر کلی کرنا بھول جائے جب یاد آجائے کر لینا مسائل کی کتاب میں لکھا ہے تو کیا جسم کے سوکھ جانے کپڑے وغیرہ پہننے کے بعد بھی کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر واجب ادا کرتے ہوئے کلی کرنا یاد نہ رہا تو بدن خشک ہونے سے پہلے یا بعد میں جب بھی یاد آئے کلی کرلے۔[۱]　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۹/۱/ ۸۸ھ

ڈاڑھ میں چاندی بھرنا

سوال:- بعض مرتبہ ڈاڑھ میں کیڑا لگ جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے کھوکھلا ہونے کی وجہ سے چاندی بھر دیتے ہیں تو غسل میں کوئی کمی تو نہیں واقع ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کمی واقع نہیں ہوگی غسل صحیح ہو جائے گا۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱/۸/ ۸۹ھ

---

[۱] ولو تركها اى ترك المضمضة او الاستنشاق او لمعة من اى موضع كان من البدن ناسيا فصلى ثم تذكر ذالك يتمضمض او يستنشق او يغسل اللمعة الخ كبيرى ص: ۴۸، (مطبوعه رحيميه ديوبند) كتاب الطهارة واما فرائض الغسل فالمضمضه.

[۲] ركن الغسل هو اسالة الماء على جميع مايمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج الخ، شامى زكريا ص ۲۸۴ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

ڈاڑھ میں مسالہ بھرا ہو تو غسل کا حکم

سوال: -ایک شخص ہے اس کی ڈاڑھ کھوکھلی ہے، ڈاکٹر مسالہ بھرنے کو کہتا ہے جس کے نیچے ظاہر ہے غسل کے وقت پانی نہیں پہونچ سکتا، جب کہ کلی فرض ہے ڈاڑھ کا کھوکھلا پن بڑھتا جارہا ہے، تب کیا کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مسالہ بھرنا ضروری ہے اور پھر اسکے نیچے پانی نہیں پہونچ سکتا تو بھی کلی کافی ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دانت پر خول!

سوال: -منھ میں سامنے کے دانتوں میں سے ایک کسی وجہ سے ڈاکٹر نے نکال دیا اور اس کے بدلے میں نقلی دانت لگوانے کا ارادہ ہے، یہ دانت دو قسم کے ہوتے ہیں، ان میں ایک ایسا ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت نکالا اور لگایا جا سکتا ہے مثال کے طور پر غسل کرتے وقت نکال کر غرارہ کرلیا جائے اور دوسری قسم ایسی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے ساتھ والے دانت پر سونے یا دوسری دھات کا خول چڑھا دیا جاتا ہے اور اسی خول کے سہارے دوسرا نقلی دانت سیٹ کر دیا جاتا ہے اس کے ساتھ چھوٹے مصالحہ کا پلاسٹک وغیرہ کا تانت چسپاں رہتا ہے بوقت ضرورت یہ نقلی دانت اور سونے وغیرہ کا خول جو حقیقی دانت پر چڑھا ہوتا ہے باہر نکالا نہیں جا سکتا ہے ایسی

---

[1] ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام اودرن رطب في انفه تم غسله على الاصح (عالمگیری ص ۱۳ ج ۱) الباب الثاني في الغسل. مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص ۱۵۴ ج ۱ ابحاث الغسل.

حالت میں اگر غسل کیا جائے تو کیا غسل ہو جائے گا جب کہ ڈاکٹر مؤخر الذکر دانت کی قسم لگوانے کو بہتر بتاتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ اس کو نکالا نہیں جا سکتا تو اس مجبوری کی حالت میں غسل درست ہو جائے گا[1] اگر خول سونے کا نہ ہو تو بہتر ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

احتلام کے بعد بغیر پیشاب کے غسل کرنا

سوال:- احتلام وانزال کے بعد اگر کوئی شخص پیشاب نہ کرے اور صرف غسل کرے پھر بعد غسل پیشاب کرے تو کیا دوبارہ غسل واجب ہوگا جب کہ پیشاب میں منی معلوم نہ ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۳/۳۰ ۸۸ھ

---

[1] يستفاد من قوله والصرام والصباغ مافي ظفر هما يمنع تمام الاغتسال قيل كل ذالك يجزيهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع (عالمگیری ص:۱۳، ج:۱) الباب الثاني في الغسل، تاتارخانیه ص ۱۵۲ ج ۱ مطبوعه کراچی، شامی زکریا ص ۲۸۴ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل.

[2] ولاتشد الاسنان بالذهب وتشد بالفضة هدايه ص ۴۵۷ ج ۴، باب الكراهية. مطبوعه ياسرنديم ديوبند.

[3] وفرض الغسل عند خروج منى منفصل عن مقره بشهوة الخ. درمختار على الشامي ص ۲۹۶ ج ۱، (مطبوعه زکریا دیوبند) کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

سفر میں غسل جنابت!

سوال:- بکر ریل میں سفر کررہا ہے اور اسے منزل مقصود پر پہونچنے کیلیے دو یا تین دن لگتے ہیں اگر اسکو دوران سفر غسل کی حاجت ہوجائے تو وہ کس طرح پاکی حاصل کرکے نماز پڑھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ریل میں پانی بھی ہوتا ہے اور غسل کی بھی جگہ ہوتی ہے وہاں غسل کرلے غسل خانہ نہ ہوتو پہلے بیت الخلاء میں پانی بہادے پھر غسل کرلے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

منی نکلنے کے بعد کسی نے چاٹ لیا تو غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال:- کوئی شخص خدانخواستہ منی گراتا ہو تو جب گرنے لگے تو اس کو چاٹ لے تو کیا غسل واجب ہوگا یانہیں؟ اور اگر غسل واجب ہونے کے بعد وہ آدمی غسل کرکے فارغ ہوگیا پھر تھوڑی دیر بعد بغیر شہوت کے منی گرگئی ہے تو کیا پھر غسل واجب ہوگا؟ یا یہ کہ کسی نے کسی عورت کے ساتھ جماع کیا پھر جب منی گرنے کا وقت آیا تو نکال کر خوب زور سے چاٹ لیا، تو کیا اس طرح کرنے کے بعد بھی غسل واجب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس پر بھی غسل واجب ہوگا اگرچہ شہوت کے ختم ہونے کے بعد منی خارج ہوئی ہو، عورت

---

[1] ومن آدابه ... والجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل لوقوع الخلاف فی نجاسته ولانه مستقذر الخ شامی کراچی ص۱۲۷ ج۱ آداب الوضوء.

والتوضؤ فی موضع طاهر لان ماء الوضوء حرمة الخ عالمگیری ص۹ ج۱ الفصل الثالث فی المستحبات للوضوء وسننه کسنن الوضوء سوی الترتیب و آدابه کآدابه، شامی کراچی ص۱۰۶ ج۱ مطلب سنن الغسل.

سے جب جماع کیا تو محض دخول سے غسل واجب ہوگیا، منی اندر یا باہر خارج ہوئی ہو یا خارج نہ ہوئی ہو خروج منی کے بعد غسل کرلیا پھر بعد میں منی خارج ہو تو دوبارہ غسل واجب ہوگا،[۱] منی کا چاٹنا کسی حال میں بھی درست نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہنہ غسل کرنے والے کا اسی غسل سے نماز پڑھنا!

سوال:- ایک شخص برہنہ یا نیکر پہن کر چورا ہے پر غسل کرتا ہے اور پھر اسی غسل والے وضوء سے نماز ادا کرتا ہے تو کیا اس شخص کا وضو وغسل ونماز درست ہوجائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح سب کے سامنے نیکر پہن کر یا برہنہ ہوکر غسل کرنا گناہ ہے[۳]، مگر فریضہ غسل ادا ہوجائے گا اور اس وضو غسل سے نماز درست ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فرض الغسل عند خروج المنی من العضو بشهوة فلو اغتسلت فخرج منها منی ان منيها اعادت الغسل و عند ايلاج حشفة آدمي، وان لم ينزل منياً بالاجماع (الدرالمختار على الشامی ملخصاً ص ۱۵۹ ج ۱، مطبوعه کراچی، مطلب في تحرير الصاع. كتاب الطهارة. لوجامع و اغتسل قبل ان يبول و صلی ثم سال بقية المنی فانه يعيد الغسل الخ تاتارخانیه ص ۱۵۶ ج ۱ باب الغسل، مطبوعه کراچی، عالمگیری ص ۱۴ ج ۱ الفصل الثالث فی المعانی الموجبة للغسل، مطبوعه کوئٹه.

[۲] ان منی كل حيوان نجس شامی کراچی ص ۳۱۳ ج ۱، باب الانجاس.

[۳] عورته ما بين سرته حتى تجاوز ركبته، اذا راٰه مكشوف الفخذ انكرعليه بعنف ولايضربه ان لج (عالمگیری ص ۳۲۷ ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثانی فيما يحل للرجل النظر اليه الخ. قال ابن حجر وحاصل حكم من اغتسل عاريا أنه إن كان بمحل خال لايراه احد ممن يحرم عليه نظرعورته حل له ذالک لكن الافضل التستر حياءً من الله تعالیٰ و إن كان بحيث يراه احد يحرم عليه نظر عورته وجب عليه الستستر منه اجماعاً الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱ باب الغسل، الفصل الثانی، مطبوعه اصح المطابع بمبئی)

دھات اور منی نکلنے سے غسل کا حکم

سوال:- ایک شخص ہے جب کبھی وہ بیوی کے پاس جاتا ہے تو منی نکل جاتی ہے، رات میں ساتھ لیٹنے سے یا دن میں، ساتھ میں بولنے چالنے سے یا ہاتھ لگانے سے منی نکل جاتی ہے کیا اسکے بولنے سے نہانا واجب ہوجاتا ہے، ایک عورت ہے اسکو بھی دھات کا مرض ہے بغیر کسی مطلب اس کی منی نکل جاتی ہے کبھی زیادہ کبھی کم نکلتی ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنی شہوت سے کود کر منی نکلتی ہے تو غسل واجب ہوگا، دھات کے آنے سے غسل واجب نہیں ہوگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بدن دبوانے سے خروج مادہ اور وجوب غسل!

سوال:- زید اپنی زوجہ سے بدن دبواتا ہے اس حالت میں اعضائے تناسل منتشر ہوجاتا ہے اور پھر سفید گاڑھا پانی نکل آتا ہے، یا پیشاب کو چلا جائے تو اس وقت پیشاب سے پہلے نکلتا ہے تو کیا اس سے غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہوت وانتشار ہوکر منی نکل آتی ہے جس کی علامت یہ ہیکہ اس میں دفق ہوتا ہے اور

[1] فرض الغسل عند خروج منی من العضو بشهوة (الدرالمختار علی هامش الشامی ص: ۱۵۹، ج: ۱، مطبوعه کراچی، شامی نعمانیه ص:۱۰۷، ج: ۱) کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، اِلا اِذا علم أنه مذی أو شک أنه مذی أو ودی الی ماقال فلاغسل علیه اتفاقاً کالودی الخ الدرالمختار علی الشامی کراچی ص۱۶۲ ج۱ کتاب الطهارة، ابحاث الغسل. عالمگیری ص۱۵ ج۱ الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث.

اس کی بعد عضو منکسر اور شہوت ختم ہو جاتی ہے اور وہ بد بودار ہوتی ہے[۱] تو اس کے خروج سے غسل لازم ہوتا ہے[۲] اگر منی نہیں نکلتی تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل کے وقت دعا پڑھنا

سوال:- ہمبستری کے بعد غسل کرتے وقت ناپاکی دور کرنے کے لیے کیا پڑھنا چاہیئے۔ کلمہ دین پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کلمہ وغیرہ کچھ نہ پڑھا جائے چپ چاپ غسل کیا جائے، **ویستحب ان لایتکلم بکلام معه ولو دعاء لانه في مصب الاقذار اھ (مراقی الفلاح)**[۳]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف ۲۱/۲/۵۷ھ

---

[۱] المنی حاثر ابیض ینکسر منه الذکر هدایه ص ۳۳ ج ا. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. المحیط البرهانی ص ۲۲۹ ج ا الفصل الثالث فی الغسل، مطبوعه ڈابهیل.

[۲] والمعانی الموجبة للغسل انزال المنی علی وجه الدفق والشهوة (هدایه ص: ۳۱، ج: ا). فصل فی الغسل. شامی کراچی ص ۱۵۹ ج ا باب الغسل، زیلعی ص ۶۵ ج ا دارالکتب العلمیه بیروت.

[۳] مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی ص ۸۴. (مطبوعه مصری) کتاب الطهارة، فصل في آداب الاغتسال. حلبی کبیری ص ۵۱ سنة الغسل، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری ص ۱۴ ج ا مطبوعه کوئٹه، الفصل الثانی فی سنن الغسل.

زنا کے بعد غسل کتنی مرتبہ واجب ہے؟

سوال:- زید نے ہندہ سے زنا کیا ہے، کیا جنابت ظاہری ایک مرتبہ غسل کرنے سے دور ہو جائے گی یا نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس مرتبہ غسل کرنا ہوگا، صحیح مسئلہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً

ایک مرتبہ غسل کرنے سے ہر قسم کی جنابت ختم ہو کر شرعی طہارت حاصل ہو جاتی ہے خواہ احتلام سے جنابت ہوئی ہو خواہ وطئ حلال سے خواہ وطئ حرام سے یا کسی اور طرح سے، یہ غلط ہے کہ زنا کے بعد چالیس مرتبہ غسل کرنے سے قبل طہارت حاصل نہیں ہوتی اور جنابت زائل نہیں ہوتی اگرچہ زنا کا گناہ گناہِ کبیرہ ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک صدق دل سے توبہ کر کے گناہ معاف نہ کرالے اس کو طہارت ہی حاصل نہ ہو لیکن ظاہراً شریعت نے اس کی پابندی نہیں کی بلکہ ایک دفعہ غسل کرنے سے طہارت کا حکم دیدیا کما هو في كتب الفقه[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۳/ ۸۹ھ

کیا چند بار جماع کر کے ایک غسل کافی ہے؟

سوال:- غسل جنابت ایک بار جماع کرنے سے ایک بار ہی کرنا چاہئے یا چند بار جماع کر کے ایک ہی غسل کافی ہے۔

---

[1] وفرض الغسل عند ايلاج حشفة آدمي أو ايلاج قدرها من مقطوعها في احد سبيلى آدمي حتى يجامع مثله عليهما اي الفاعل والمفعول الخ درمختار على الشامي زكريا ص ۲۹۸ ج ۱، **كتاب الطهارة**، مطلب في ابحاث الغسل. المحيط البرهانى ص۲۲۷ ج ۱ الفصل الثالث فى الغسل، مطبوعه مجلس علمى ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۳۹ ج ۱ كتاب الطهارة، دارالكتب العلمية بيروت.

الجواب حامداًومصلیاً

بہتر یہ ہے کہ ہر جماع کے بعد مستقلاً غسل کیا جائے[۱] اگر چہ چند مرتبہ جماع کے بعد ایک ہی غسل پر کفایت کرے تب بھی درست ہے[۲] لیکن اپنے عضو کو پاک کر لے ناپاک عضو سے جماع نہ کرے[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا

سوال:- غسل خانہ میں یا ایسی پوشیدہ جگہ پر جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے ننگے بدن نہانا

---

[۱] عَنْ أَبِي رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَلاَ تَجْعَلَهٗ غُسْلاً وَاحِداً قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ قَالَ النَّوَوِى والحديث يدل على استحباب الغسل قبل المعاودة ولاخلاف فيه (بذل المجهود ص۱۸۳-۱۸۴ ج۲، مطبوعه مصرى، باب الوضوء لمن اراد ان يعود.

ترجمہ:- حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک ہی شب میں تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما سے ملاقات فرمائی اور ہر ایک کے لیے غسل فرماتے تھے میں نے عرض کیا ایک ہی غسل کیوں نہیں فرما لیتے ارشاد فرمایا یہ زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

[۲] عن انس ان رسول اللّٰه ﷺ طاف ذات يوم على نسائه في غسل واحد (ابوداؤد شريف ص۲۹، ج۱) (مطبوعہ مطبوعہ رشیدیہ دہلی) كتاط الطهارة، باب فى الجنب يعود.

[۳] واقله غسل الفرج للمعاودة مع انه انشط كماورد (اوجزالمسالك ص۳۰۹ ج۱) (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) جامع غسل الجنابة.

قلت ظاهر كلام الشامى انه يجب غسل الذكر عند المعاودة اذ قال ان الوطى بالذكر النجس لايجوز وانت خبيربانه يتنجس في الوطى الاول (هامش بذل المجهود ص:۱۸۳، ج۲). مطبوعه سهارنپور ص؛۱۳۴، ج:۱، باب الوضوء لمن اراد ان يعود، عالمگيرى ص۱۶ ج۱ الفصل الثالث فى المعانى الموجبة للغسل، مطبوعه كوئٹه، حلبى كبيرى ص۵۶، سنن الغسل سهيل اكيڈمى لاهور.

کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟ یہاں پر ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ غسل خانہ میں بھی ننگے ہوکر نہانا مکروہ تحریمی ہے، ان کا یہ کہنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ براہ کرم بوضاحت بحوالہ کتب معتبرہ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی پردہ کی جگہ جہاں کسی کی نظر نہ پڑے برہنہ ہوکر بھی غسل کرنا درست ہے مکروہ تحریمی نہیں۔ **اٰدابُ الاغتسال هی اٰدابُ الوضوء الاانه لایستقبل القبلة حال اغتساله لانه تکون غـالباً مع کشف العورة ویستحب ان یغتسل بمکان لایراه فیه احد لایحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورهافي حال الغسل او لبس الثیاب اهـ** (مراقی الفلاح ص:۵۷)[۱]

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہنہ غسل پھر وہیں وضو

سوال:- (الف) زید غسل خانہ میں برہنہ غسل کیا کرتا ہے اور برہنہ حالت کی وجہ سے غسل کرکے کپڑا بدل کر غسل کا وضو کرتا ہے، درست ہے کہ نہیں؟

(ب) جب کپڑے کے ساتھ غسل کرتا ہے تو کپڑے کی ناپاکی صاف کرکے غسل کا وضو کیا کرتا ہے غسل درست ہوگا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) غسل خانہ میں برہنہ غسل کرنا درست ہے[۲] اور اسی وقت وضو بھی کرلیا جائے، پھر

---

[۱] مراقی الفلاح علی حاشیة الطحطاوی ص ۸۴ (مطبوعه مصر) فصل في آداب الاغتسال. شامی کراچی ص ۴۰۴ ج ۱ کتاب الصلوٰة، مطلب فی ستر العورة. حلبی کبیری ص ۵۱ سنة الغسل، سهیل اکیڈمی لاهور.

[۲] وقیل یجوز ان یتجرد للغسل الخ حلبی کبیر ص ۵۱ (مطبوعہ سہیل لاہور) سنن الغسل،

کپڑے بدل کر وضو کی ضرورت نہیں[۱]۔

(ب) کپڑے پہ ناپا کی لگی ہوتو اوّل اس کو پاک کرلے، پھر چاہے تو اس کو باندھ کر وضو اور غسل کرلے، شبہ کی ضرورت نہیں اور چاہے تو کپڑے کو علیحدہ کرکے پاک کرلے اور پردہ کی جگہ برہنہ وضو و غسل کرکے پھر کپڑے پہن لے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/ ۸۹ھ

کیا غسل میں ناک میں پانی دینا فرض ہے؟

سوال:- کسی کو غسل جنابت کی ضرورت پیش آئی تو اس نے پہلے پیشاب کیا، پھر اسکے بعد نجاست پاک کی، پھر اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی پھر تمام بدن پر پانی بہائے، اس کے بعد اس نے نماز صبح وظہر وعصر ومغرب وعشاء پڑھی، تو کیا یہ نماز اس کی ہوگئی؟ نیز کیا غیر غسل جنابت کے ہر غسل میں کلی کرنا، ناک میں پانی دینا فرض یا واجب ہے یا سنت؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناک میں پانی دینا غسلِ جنابت میں فرض ہے[۲]، بغیر اسکے غسل نہیں ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہیں ہوگی، غسل جنابت کے علاوہ اور کسی غسل میں پانی دینا فرض نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۲/ ۹۵ھ

(صفحہ گذشتہ) طحطاوي علی المراقی ص ۸۴، مطبوعه مصری، کتاب الطهارة، فصل فی آداب الاغتسال. شامی کراچی ص ۴۰۴ ج ۱ کتاب الصلوٰة، مطلب فی ستره العورة.

[۱] لو توضأ اولاً لایأتی به ثانیاً لانه لایستحب و ضو ان للغسل اتفاقاً الخ، شامی کراچی ص ۱۵۸ ج ۱ سنن الغسل.

[۲] فرض الغسل غسل فمه وانفه وبدنه، البحر الرائق ص: ۴۵، ج: ۱، (مکتبه الماجدیه کوئٹه) کتاب الطهارة، بحث الغسل. المحیط البرهانی ص ۲۲۵ ج ۱ الفصل الثالث فی الغسل. شامی کراچی ص ۱۵۱ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل.

ڈلی دانت میں رہتے ہوئے غسل کا حکم

سوال:- ڈلی کا ٹکڑا اگر دانتوں میں اٹک جائے تو غسل جنابت ہوگا یا نہیں؟ اور وضو اس صورت میں مکروہ تو نہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس ریزہ کے باوجود پانی پہونچ جاتا ہے تو غسل جنابت درست ہوجاتا ہے[1]، اور وضو میں بھی کراہت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسلِ جنابت میں مصنوعی دانتوں کا حکم

سوال:- زید نے اپنے جبڑے کے دانت بنوائے، ان مصنوعی دانتوں کے چڑھنے سے غسل وغیرہ کے کرنے میں کوئی شرعی قباحت تو نہیں؟ یعنی غسل کرنے سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق مفصل جواب سے مستفید فرمائیں، بینوا وتوجروا.

الجواب حامداً ومصلیاً

مصنوعی دانتوں کو اتار کر غسلِ جنابت کے لیے کلی وغیرہ کی جائے، ہاں اگر اس طرح چڑھے ہوئے ہوں کہ ان کا اتارنا دشوار ہو تو بغیر اتارے بھی کافی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولو كان سنه مجوفا فبقي فيه او بين اسنانه طعام او درن رطب في انفه تم غسله على الاصح (الهندية ص:۱۳، ج:۱) كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول (مطبوعه كوئٹه)، درمختار على الشامى كراچى ص ۱۵۴ ج ۱ ابحاث الغسل، حلبى كبيرى ص ۴۹ فرائض الغسل، سهيل اكيڈمى لاهور.

غسل اور استنجے کے لئے پانی کی مقدار

سوال:-غسل فرض کیلئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ نیز استنجے کیلئے کتنا پانی ہونا ضروری ہے؟ اگر صرف تین ڈھیلوں سے استنجاء کرلیا تو بغیر پانی سے دھوئے نماز پڑھ لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب آدمی چھوٹا بڑا موٹا دُبلا ہوگا اس کے اندازہ سے پانی کی ضرورت ہوگی، سب کیلئے ایک مقدار کی لازمی تحدید نہیں[1] اگر نجاست محل مخرج کے آس پاس ایک درہم کی مقدار نہ لگی ہو اور صرف ڈھیلے پر کفایت کی ہو تب بھی نماز درست ہوجائے گی[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۲/ ۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۲/ ۹۱ھ

(صفحہ گذشتہ) [2] یستفاد من قوله والصرام والصباغ مافي ظفرهما يمنع الاغتسال قيل كل ذلک یجزیهم للحرج والضرورة ومواضع الضرورة مستشناة عن قواعد الشرع (الهندية ص: ۱۳، ج: ۱) الباب الثاني في الغسل. رکن الغسل وهواسالة الماء علیٰ جميع ما يمكن اسالته عليه من البدن من غير حرج الخ شامی زکریا ص: ۲۸۴، ج: ۱، کتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل.

[1] نقل غير واحد اجماع المسلمين على ان مايجزى في الوضوء والغسل غير مقدر بمقدار الخ شامی زکریا ص: ۲۹۴، ج: ۱، کتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل.

[2] لايجب الغسل بالماء الا اذا تجاوز ما على نفس المخرج وماحوله من موضع الشرج وكان المجاوز اكثر من قدر الدرهم شامی زکریا ص: ۵۵۰، ج: ۱، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل في الاستنجاء. البحر ص ۵۲ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه الماجديه كوئٹه. عالمگیری ص ۱۶ ج ۱ قبيل الباب الثالث فی المياه، مطبوعه كوئٹه.

تنگیٔ وقت کی وجہ سے بلا غسل نماز پڑھنا

سوال:- (۱) اگر کسی کو احتلام ہو جائے اگر وہ غسل کرتا ہے تو نماز قضا ہو جاتی ہے، کیا وہ استنجاء پاک کر کے نماز ادا کر لے اور بعد میں غسل کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

۲-اگر رات کو ہمبستری سے فارغ ہو کر اپنے جسم کی نجاست شدہ حصہ کو پانی سے دھو لے اور صبح کو استنجاء کر کے نماز قضا ہو جانے کی وجہ سے نماز ادا کر لے اور پھر غسل کر لے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

۳-اور احتلام کی صورت میں صبح کو غسل کا خیال نہ رہا، نمازِ صبح ادا کر لی، پھر خیال آیا کہ غسل کرنا تھا پھر غسل کیا تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) غسل ضروری ہے[۱] وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر کے استنجاء پر کفایت کرنا جائز نہیں[۲] اس سے نماز نہیں ہوگی۔

۲-اس کا جواب ا رمیں آ گیا۔

۳-اس کی نماز نہیں ہوئی اس کا اعادہ ضروری ہے۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

---

[۱] وفرض الغسل عند خروج منی من العضو الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۲۹۶، ج:۱، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل.

[۲] لایتیمم لفوت جمعة ووقت ولو وتراً لفواتها الی بدل الخ، درمختار علی الشامی زکریا ص۴۱۳، ج۱، کتاب الطهارة، باب التیمم.

[۳] وجد فی ثوبه منیا او بولاً او دماً أعاد من آخر احتلام الخ درمختار علی الشامی کراچی ص۲۱۹ ج۱ فصل فی البئر، البحرالرائق ص ۱۲۵ ج۱ فروع قبیل قوله و العرق کالسؤر، کتاب الطهارة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

غسل میں آنکھ بند کرنا!

سوال:- کیا غسل کے اندر آنکھ کے اندرونی حصہ میں بھی پانی کا آنکھیں کھول کر پہونچانا ضروری ہے یا آنکھ بند کر کے بھی چہرہ دھویا جائے تو کافی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی پہونچانا ضروری نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل خانہ میں پیشاب

سوال:- ایک بڑی مسجد ہے اس میں بیت الخلاء اور پیشاب خانہ بنا ہوا نہیں ہے غسل خانہ پختہ ہے نالیوں سے نالی ملی ہوئی ہے، کبھی کبھی تبلیغی جماعت کا آنا ہوتا ہے مسافر بھی آتے ہیں اس لئے اگر وہ ان میں پیشاب کریں اور پانی بہادیں تو کیا یہ صورت جائز ہے، کیا اس غسل خانہ میں پیشاب کرنا شرعاً ممنوع ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ویکره في محل التوضوء لانه یورث الوسوسة (مراقی الفلاح) لقوله علیه السلام لَايَبُولَنَّ اَحَدَكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأَ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

قال ابن ملک لان ذالک الموضع یصیر نجسا فیقع في قلبه وسوسة بانه هل اصابه منه رشاس ام لا حتی لو کان بحیث لایعود منه رشاس کان فیه منفذ

[1] فیجب غسل المیاقی لاغسل باطن العینین الدر المختار علی ردالمحتار ص: ۲۶، ج: ۱، (مطبوعہ نعمانیہ) کتاب الطهارة، مطلب فی معنی الاشتقاق وتقسیمه الیٰ ثلاثة اقسام. عالمگیری ص ۱۳ ج ۱ الفصل الاول فی فرائض الغسل، مطبوعه کوئٹه.

بحيث لايثبت فيه شيء من البول لم يكره البول فيه. (طحطاوى ص: ۳۰)[۱]

وضو اور غسل کی جگہ پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن اگر غسل خانہ میں پانی نکلنے کی نالی ہے اور پیشاب کے بعد فوراً پانی بہادیا جائے اور پیشاب کا اثر باقی نہ رہے تو مکروہ نہیں تاہم وہاں پیشاب کرنے سے احتیاط بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لنگی کے ساتھ غسل کرنا احوط ہے!

سوال: - آج کل جب کہ غسل خانوں میں پردہ کا انتظام رہا کرتا ہے لنگی پہن کر غسل کرنا اولیٰ ہے یا لنگی نکال کر اور وہ غسل خانہ جس میں چھت نہ ہو اس میں ننگے ہو کر غسل کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل خانہ پر چھت ہو یا نہ ہو جب کسی آدمی کی نظر اندر نہیں پہونچتی تو وہاں بغیر لنگی کے بھی غسل کرنا درست ہے حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے[۲]۔ لنگی پہنے ہوئے غسل کرنا احوط ہے[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

۱ طحطاوی مع المراقی ص: ۴۲، فصل فيما يجوز به الاستنجاء. شامی کراچی ص ۳۴۴ ج ۱ فصل فی الاستنجاء. مجمع الانهر ص ۱۰۱ ج ۱ قبيل كتاب الصلوٰة، دار الكتب العلميه بيروت.

۲ قال السندى في هامش البخاري من حديث ام هانى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ قَالَ لَهَا فِي حَالِ اِغْتِسَالِهٖ مَرْحَباً بِاُمِّ هَانِئٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَكَانَ كَاشِفاً لِعَوْرَتِهٖ بدليل انها وجدت فاطمة تستره فتنبه (تقريرات رافعى على الشامى ص: ۲۱، ج: ۱) قبيل باب المياه، مطبوعه كراچى.

۳ قال ابن حجر و حاصل حكم من اغتسل عاريا أنه اِن كان بمحل خال لايراه احد ممن يحرم عليه نظر عرته حل له ذالک لكن الأفضل التستر الخ مرقات ص ۳۲۹ ج ۱ باب الغسل، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى.

کیا غسل جنابت سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے

سوال:- غسل جنابت کی حالت میں غسل کرتے وقت وضو سے پہلے بھی غسل کیا جا سکتا ہے اور پھر غسل سے فراغت پانے کے بعد وضو کیا جاتا ہے یا کہ ہر حالت میں غسل کرنے سے پہلے ہی وضو کر لینا لازم ہے، اگر زید نے وضو کرنے کے بعد غسل کرنا شروع کیا اور غسل سے فراغت سے پہلے ہی بوجہ اخراج ریح اس کا وضو ٹوٹ گیا اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے دوبارہ وضو کرے اور اس کے بعد از سر نو غسل کرے یا وہ پہلے پورا غسل کرے اور اس کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔

۲- زید علی الصباح غسل کرنے کی نیت سے اپنے مکان کے ساتھ ملحق غسل خانہ میں داخل ہوا غسل سے فارغ ہونے کے بعد وہ بحالت عریانی اپنے کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہاں پر کپڑے پہن کر نماز ادا کی کیا اس سے اس کا وضو نہیں ٹوٹا جب کہ مکان کے کسی افراد کی نظر اس پر نہ پڑی ہو کیونکہ وہ سب اس وقت اپنے اپنے کمروں میں نیند کی حالت میں تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے وضو کرے پھر غسل کرے[1]، وضو کے بعد اگر خروج ریح ہو جائے پھر غسل میں اعضاء وضو پر پانی بہا دیا جائے تب بھی کافی ہے جداگانہ وضو کی ضرورت نہیں۔

۲- اس کا وضو نہیں ٹوٹا اتفاقاً اگر کسی کی نظر پڑ بھی جاتی تب بھی وضو نہ ٹوٹتا۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] یتوضأ وضوئه للصلاة ثم یفیض علی راسه وسائر جسده ثلاثاً (عالمگیری ص۱۴ ج۱) الفصل الثاني في سنن الغسل. مطبوعه کوئٹه. البحر الرائق ص ۴۹-۵۰ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. النهر الفائق ص ۶۲ ج ۱ سنن الغسل، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت.

[2] ستر کھلنا نواقض وضو نہیں راجع نواقض الوضوء، فتاوی دار العلوم ص۱۳۵ ج۱، نواقض وضو۔

غسل خانہ میں برہنہ دعائیں پڑھے یا نہیں!

سوال:- غسل خانہ میں وضو کرتے وقت دعاؤں کا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

برہنگی کی حالت میں نہ پڑھے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل جمعہ وعید شب میں

سوال:- اگر کوئی شخص غسل جمعہ اور غسل عید شب میں کرلے تو کافی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شب جمعہ اور شب عیدین میں غسل کرلیا جائے تب بھی کافی ہے، کہ اصل مقصود قطع رائحہ حاصل ہے، (کذا فی مراقی الفلاح[2]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ویستحب أن لایتکلم بکلام معه ولو دعاء الخ، طحطاوي علی مراقي ص: ۸۴، (مصر) فصل فی آداب الاغتسال. شامی کراچی ص ۱۵۶ ج ۱، مطلب فی ابحاث الغسل، سنن الغسل.

[2] لو اغتسل یوم الخمیس او لیلة الجمعة استن بالسنة لحصول المقصود وهو قطع الرائحة (مراقی الفلاح، ص: ۱۷، فصل یستحب الاغتسال لاربعة اشیاء)، شامی زکریا ص ۳۰۹ ج ۱ کتاب **الطهارة** قبیل مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة. عالمگیری ص ۱۶ ج ۱ قبیل الباب الثالث فی المیاه.

دھوبن کی لڑکی سے صحبت کر کے کیا کبھی پاک نہیں ہوسکتا؟

سوال:-میں نے ایک مسلم دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرلی، اب شرمندہ ہوں، سنا ہے کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے والا کبھی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز روزہ کے قابل رہتا ہے، کیا لوگوں کی بات درست ہے، آدمی پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور پاکی حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دھوبن کی لڑکی ہو یا کسی اور کی جب تک شریعت کے موافق اس سے نکاح نہ ہوجائے اس سے صحبت کرنا حرام ہے اور زنا کاری ہے، کبیرہ گناہ ہے[۱] سچے دل سے نادم ہوکر توبہ کرنا ضروری ہے[۲] غسل کرنے سے آدمی پاک ہوجاتا ہے خواہ کہیں بھی اس نے برا کام کیا ہو یہ کہنا کہ دھوبن کی لڑکی سے صحبت کرنے کی وجہ سے آدمی زندگی بھر پاک نہیں ہوتا اور نماز روزہ کے قابل نہیں رہتا بالکل غلط ہے[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] الزِنَا ذَنْبٌ كَبِيرٌ الخ مرقاة شرح مشكوة ص١٠٣، ج١، باب الكبائر، شرح العقيدة الطحاوية لابى العز الدمشقى ص٥٢٦ ج٢ اختلاف العلماء فى تحديد الكبيرة، دار الفكر بيروت.

[۲] وفيما بين وبين الله يرتفع بمجرد التوبة الخ طحطاوى على المراقى ص٥٤٧ باب مايفسد الصوم وتجب الكفارة، مطبوعه مصرى.

[۳] وخصوه بغسل البدن من جنابة ونفاس، والجنابة صفة تحصل بخروج المنى بشهوة يقال أجنب الرجل اذا قضى شهوته بالمرأة الخ طحطاوى على المراقى ص٧٦ فصل مايوجب الاغتسال، مطبوعه مصرى.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل دوم : جنبی کے احکام

حالت جنابت کا پسینہ

سوال:-حالت جنابت کا پسینہ اگر کپڑوں کو لگ جائے تو ان سے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست حقیقیہ کے ساتھ مخلوط نہ ہو تو درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جنبی پر وضو لازم نہیں

سوال:-ایک آدمی جنبی ہے اور غسل کیلئے پانی کافی نہیں اور وضو کے لئے پانی کافی ہے، تو وضو کر کے تیمّم کرے یا وضو کی ضرورت نہیں؟

---

[1] فسؤر آدمی ولو جنباً او کافرا طاهر وقال بعد اوراق وحکم عرق کسؤر الخ الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۳۸۱تا۳۸۹ ج ۱، کتاب الطهارة، فصل في البئر، مطلب في السؤر. عالمگیری ص۲۳ ج ۱ الفصل الثانی فیمالایجوز التوضؤ و مما یتصل بذالک مسائل مجمع الانهر ص۵۵ ج ۱ کتاب الطهارة فصل تنزح البئر. دارالکتب العلمیه بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

اس حالت میں اسکے ذمہ وضوواجب نہیں تیمّم کافی ہے۔ (کذا فی[1] درمختار ص:۳۹، ج:۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۱۹/۱۱ ۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲/ذی الحجہ ۵۷ھ

دوبارہ جماع کرنا بلا غسل عضو

سوال:- هل يجوز الوطى مرة بعد اخرىٰ بلاغسل ذكر احدهما او كليهما وانما قال الشامى وعندنا كذالک، يشعر منه انه حرام عندنا كمذهب الشافعى رحمه اللّٰه ويحرم من غيره يكره ما الفتوى في هذا، وما قال مشائخنا في هذا بينوا بياناً شافياً وتوجروا اجراً جميلا.

الجواب حامداً ومصلیاً

لم يظهر ما اراد السائل بهذا السوال ان اراد ان المرأ اذا جامع امرأته فهل يجوز له الجماع بعده من غير غسله ذكره وغسلها فرجها ام لا يجوز فاين قال الشامى انه حرام عند الشافعى رحمه اللّٰه و عندنا كذالک واين قال غيره انه مكروه، فليحرر عبارات الشامى وغيرها بتسمية الكتاب وبتعيين الباب والصفحة والمطبع بالفاظها.

ان كان المراد بقول الشامى[2] عبارته التى ذكرها في ردالمحتار في كتاب

---

[1] وفي القهستاني اذا كان للجنب ماء يكفى لبعض اعضائه او للوضوء تيمم ولم يجب عليه صرفه اليه (الدرالمختار مع الشامى نعمانيه ص:۱۵۵، ج:۱، مطبوعه زكريا ص:۳۹۵، ج:۱) كتاب الطهارة، باب التيمم. عالمگيرى ص ۳۰ ج ۱ الفصل الثالث فى المتفرقات، كتاب الطهارة. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

الطهار ۃ تحت (مطلب في حكم وطی المستحاضة ومن بذكره نجاسة) بعنوان "تنبيه" افتى بعض الشافعية بحرمة جماع من تنجس ذكره قبل غسله الا اذا كان به سلس فيحل كوطئ المستحاضة مع الجريان ويظهر انه عندنا كذالک فالظاهر ان المراد بتنجيس الذكر تنجسه بغير المنی والمنی عند الشافعية طاهر، وان كان مراد الشامی رحمه اللّٰه تنجسه بالمنی علی سبيل التنزل ولو كان بعيداً جداً فهو رأيه واجتهاده وهو ليس بمحرم بل المحرم النص القطعی ومافي معناه.

وان كان المراد بقول الشامی رحمه اللّٰه عبارة اخریٰ فليحرر. وقالت الفقهاء ان اراد الجنب معاود ۃ اهله فالمستحب ان يتوضأ والا فلا بأس به فالظاهر ان غسل الذكر ايضاً مستحب قال في الهندية[1] في اٰخر الباب الثاني من الطهارة ولابأس للجنب ان ينام ويعاود اهله قبل ان يتوضأ وان توضأ فحسن كذا في القنية ص ۵۴،(وكذا في الخلاصة[2] ص:۴۷) وقال في الاوجز[3] قلت لكن مقتضی عباراتهم ان الوضوء للنائم اٰكد من الوضوء للأكل بل كلام بعضهم كالباجی والطحاوي وغيرهم يشير الی عدم الاستحباب في الاكل فالظاهر ان تأكده في النوم اشد منه في الاكل، بوب الشيخ ابن تيمية رحمه اللّٰه في منتقی الاخبار استحباب الوضوء لمن أراد النوم ثم ذكر بعده باب تأكيد ذلک للجنب واستحباب الوضوء لـه لاجل الأكل والشرب والمعاودة وهذا نص في ان

(گذشتہ کا بقیہ) [2] الشامی نعمانيه ص۱۹۸ ج ۱، شامی زكريا ص۴۹۵ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب فيحكم وطی المستحاضة الخ.

(صفحہ ہٰذا) [1] هنديه ص ۱۶، ج ۱، (مطبوعه كوئٹه) كتاب الطهارة، الباب الثاني، الفصل الثالث.

[2] ولاباس للجنب ان ينام او يعاود الی اهله (خلاصة الفتاوی ص۴۷ ج ۱) الفصل الثانی فی الغسل.

[3] اوجز المسالک ص ۲۹۱ ج ۱، (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) كتاب الطهارة، باب وضوء الجنب اذا أراد ان ينام اويطعم قبل ان يغتسل.

الوضوء للنوم اٰکد منه لهؤلآء الثلث، وقال في البدائع[1] ولا بأس للجنب ان ينام ويعاود اهله لماروى عِنْ عُمَرؓ اَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ وَلَهُ اَن يَّنَامَ قَبْلَ اَن يَّتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ لِمَا رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ اَن يَّمُسَّ مَاءَ الخ فعلم من لفظ من غير ان يمس ماء انه ﷺ نام بغير مس الماء لامسه للوضوء ولا لغيره، في أوجز المسالك[2] ص:۱۲۳، قال يحييٰ سئل مالک عن رجل له نسوة زوجات وجوار جمع جارية اي اماء هل يطأهن جميعاً قبل ان يغتسل فقال لابأس اي: يجوز بالاتفاق بان يصيب الرجل جاريته او جواريه قبل ان يغتسل الا انه يستحب الوضوء واقله غسل الفرج للمعاودة مع انه انشط كما ورد انتهیٰ. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ

ترجمہ سوال وجواب

سوال :- کیا ایک یا دونوں کی شرمگاہ دھوئے بغیر دوبارہ وطی کرنا جائز ہے اور بس شامی نے کہا ہے وعندنا کذالک ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک بھی حرام ہے مذہب شافعی رحمہ اللہ کے مثل جبکہ دوسرے حضرات کے نزدیک مکروہ ہے اس میں فتویٰ کیا ہے؟ اور ہمارے مشائخ نے اس میں کیا فرمایا ہے۔

جواب :- اس سوال سے سائل کی کیا مراد ہے ظاہر نہیں ہوئی، اگر یہ مراد ہے کہ مرد جب اپنی عورت سے جماع کرلے تو کیا اس کے لئے اس کے بعد مرد کے ذکر کو دھوئے بغیر اور عورت کے اپنی شرمگاہ کو دھوئے بغیر دوبارہ جماع کرنا جائز ہے یا جائز نہیں؟ پس شامی نے کہاں کہا ہے کہ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حرام ہے اور ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے اور ان کے غیر نے کہاں کہا ہے کہ یہ مکروہ ہے۔ شامی وغیرہ کی عبارات، کتاب کے نام، باب، صفحہ مطبع کی تعیین کے ساتھ بالفاظہا تحریر کی جائیں۔

---

[1] بدائع ص ۳۸ ج ۱، (مطبوعه كراچی) كتاب الطهارة، فصل في الغسل، قبيل فصل في تفسير الحيض والنفاس الخ.

[2] اوجز المسالک ص ۱۰۹ ج ۱، (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) كتاب الطهارة، جامع غسل الجنابة.

اگر شامی کے قول سے مراد ان کی وہ عبارت ہے جس کو انہوں نے ردالمحتار میں کتاب الطہارۃ میں ''مطلب في حكم وطي المستحاضة ومن بذكره نجاسة'' کے تحت تنبیہ کے عنوان سے ذکر کیا ہے بعض شافعیہ رحمہ اللہ نے اس شخص کے جماع کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے جس کا ذکر نجس ہو اس کے دھونے سے قبل مگر جب کہ اس کو سلسل بول ہو مثل وطی مستحاضہ کے جریان (دم استحاضہ) کے ساتھ اور ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اسی طرح ہے پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کے نجس ہونے سے مراد غیر منی کے ساتھ نجس ہونا مراد ہے اس لئے کہ منی شافعیہ کے نزدیک طاہر ہے اور اگر شامی کی مراد علیٰ سبیل التنزل منی سے نجس ہونا ہوا گرچہ یہ بہت بعید ہے تو یہ ان کی رائے اور ان کا اجتہاد ہے، جو محرّم نہیں، محرّم تو نص قطعی ہوتی ہے یا وہ جو اسکے ہم معنی ہو۔

اور اگر شامی کے قول سے مراد کوئی دوسری عبارت ہے تو اس کو تحریر کیا جائے اور فقہاء نے فرمایا ہے۔ اگر جنبی اپنی بیوی سے دوبارہ ملاقات کا ارادہ کرے تو مستحب یہ ہے کہ وضو کرلے ورنہ کوئی حرج نہیں، پس ظاہر یہ ہے کہ ذکر کا دھونا بھی مستحب ہے، ہندیہ میں طہارت کے باب ثانی کے آخر میں فرمایا ہے اور جنبی کے لئے وضو کرنے سے قبل سونے اور دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر وضو کرلے تو حسن ہے قنیہ ص ۵۴/ میں اسی طرح ہے اور خلاصہ ص ۴۷/ میں بھی اسی طرح ہے اور اوجز میں فرمایا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کی (فقہاء کی) عبارت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ نائم کے لئے وضو آکل کی وضو سے زیادہ مؤکد ہے بلکہ ان میں سے بعض مثل باجی وطحاوی وغیرہم کا کلام اکل میں عدم استحباب کی طرف اشارہ کرتا ہے پس ظاہر یہ ہے کہ اکل کے بالمقابل نوم میں زیادہ مؤکد ہے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے منتقیٰ الاخبار میں استحباب الوضو لمن اراد النوم باب قائم کیا ہے پھر اس کے بعد باب تاکید ذالک للجنب واستحباب الوضو لاجل الوضو والشرب والمعاودۃ قائم کیا ہے اور یہ اس میں نص ہے کہ نوم کیلئے وضو ان تینوں کے مقابلہ میں زیادہ مؤکد ہے اور بدائع ص: ۳۸، ج:۱، میں فرمایا ہے جنبی کے لئے سونے اور بیوی سے دوبارہ ملاقات کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی بناء پر کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہونے کی حالت میں سوسکتا ہے ارشاد فرمایا، ہاں اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلے اور اس کو وضو سے قبل بھی سونا جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جنبی ہونے کی حالت میں پانی چھوئے بغیر سوجاتے تھے الخ پانی کو چھوئے بغیر کے لفظ سے معلوم ہوگیا کہ نبی اکرم ﷺ سوگئے پانی چھوئے بغیر نہ وضو کے لئے چھوا نہ اس کے غیر کے لئے، اوجز المسالک ص: ۱۲۳، ج:۱، میں ہے یحییٰ رحمہ اللہ نے بیان کیا امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں جس کے لئے کئی بیویاں اور باندیاں ہیں آیا وہ سب سے وطی کرسکتا ہے غسل کرنے سے قبل، فرمایا، کچھ حرج نہیں۔ یعنی بالاتفاق جائز ہے کہ کوئی شخص اپنی باندی یا باندیوں سے ملاقات کرے غسل کرنے سے قبل مگر وضو کرلینا مستحب ہے اور اس کا اقل درجہ شرمگاہ کا دھولینا ہے دوبارہ ملاقات کرنے کے لئے باوجودیکہ یہ زیادتی نشاط کا بھی باعث ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے۔

ایک دفعہ جماع کے بعد بغیر عضو پاک کئے دوبارہ جماع کرنا

سوال:- ایک دفعہ جماع کرنے کے بعد دوبارہ جماع کرنا بغیر استنجاء کئے ہوئے جائز ہے یا نہیں حضرت شیخ مولانا زکریا صاحبؒ نے حرام لکھا ہے، لیکن مولانا اشرف علی صاحبؒ کثرت ازدواج لصاحب المعراج میں استحباب کا درجہ دیا ہے، اور دلیل میں حدیث پیش کی ہے، آپ مفتیٰ بہ قول بیان فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک دفعہ جماع کے بعد دوسری دفعہ جماع کرنا بغیر عضو کو پاک کئے ہوئے مکروہ ہے بذل المجہود[1]، اوجز المسالک[2] وغیرہ میں تشریح ہے، شامی[3] میں ممانعت مذکور ہے اکابر نے جو کچھ لکھا ہے بندہ حقیر اس کے متعلق کیا کہے ''رسالہ کثرت ازدواج لصاحب المعراج'' یہاں موجود نہیں ورنہ اس کی تفصیل دیکھ کر ممکن ہے کہ کوئی بات واضح ہوجاتی اور اختلاف ہی ختم ہوجاتا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: العبد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زیارت قبور بحالت جنابت

سوال:- کیا کسی شخص کا حالت ناپاکی میں قبرستان میں یا قبر کے پاس جانا کیسا ہے یعنی حالت جنابت میں۔ بینوا توجروا۔

---

[1] بذل المجهود، ص: ۱۳۴، ج: ۱، باب الجنب يعود، كتاب الطهارة، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

[2] اوجز المسالک ص: ۱۰۹، ج: ۱، کتاب الطهارة وضوء الجنب اذ اراد ان ينام او يطعم قبل ان يغتسل.

[3] شامی کراچی ص: ۱۸٦، ج: ۱، کتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء.

الجواب حامداً ومصلیاً

قبر کی زیارت کے لئے پاکی کی حالت میں جانا چاہیئے کیونکہ وہاں جا کر قرآن شریف پڑھنا بھی مسنون ہے[1] اور قرآن شریف ناپاکی کی حالت میں پڑھنا ناجائز ہے[2] اگر قرآن شریف نہ پڑھے تو بحالت جنابت جانا بھی گناہ نہیں البتہ خلاف افضل ضرور ہے۔ والافضل ان یکون ذالک یوم الخمیس متطهراً. (شامی[3] بحث زیارة القبور ص: ۹۴۲، ج: ۱)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۴/ ۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

بحالت جنابت مسجد میں داخل ہونا

سوال:۔حضور ﷺ کے واسطے حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہونا جائز تھا یا نہیں؟ اگر جائز تھا تو کیا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی یا سب کے واسطے برابر حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

آنحضرت ؐ کے مکان کا دروازہ مسجد میں تھا لہٰذا بحالت جنابت آنحضرت ﷺ

---

[1] ويستحب للزائر الاكثار من قرأة القرآن والذكر الخ (الاذكار ص ۱۵۲) مطبوعه بيروت، باب مايقوله زائر القبور.

[2] عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَاتَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَاالْجُنُبُ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ بدائع الصنائع ص: ۳۸، ج: ۱، (مطبوعه كراچى) كتاب الطهارة، فصل في الغسل قبيل فصل في تفسير الحيض الخ.

[3] الشامى نعمانيه ص: ۶۰۴، ج: ۱، وشامى زكرياص: ۱۵۰، ج: ۳، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور.

کو مرور کی اجازت تھی ہر ایک کو ہر مسجد میں بحالت جنابت داخل ہونا اس وقت بھی جائز نہ تھا اور اب بھی کسی کے لئے جائز نہیں[۱]۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہٗ گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ　　صحیح: عبداللطیف ۲۶؍رجب ۵۶ھ

غسلِ جنابت میں تاخیر کرنا اور کھانا پینا

سوال:- ہمارے یہاں کے امام صاحب نے فجر کے وقت غسلِ جنابت نہیں کیا اور فجر کی نماز قضا کی اور ظہر میں غسل کر کے نماز پڑھی، اس درمیان میں حقہ اور روٹی وغیرہ کھاتے پیتے رہے تو صحیح ہے یا غلط؟ جب کہ ان کو اس حرکت پر ٹوکا گیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نمازِ فجر کا قضا کر دینا اور ظہر تک بلا عذر شرعی کے مؤخر کر دینا کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن بلا غسل کے جو کچھ کھایا پیا وہ حرام نہیں[۲]۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِعَلِیٍّ یَاعَلِیُّ لَایَحِلُّ لِاَحَدٍ یَجْنُبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنِ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صَرَدٍ مَامَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ قال لا یحل لاحد یستطرقه جنبا غیری وغیرک رواه الترمذي قال الطیبی والاشارة في هذا المسجد مشعرة بان له اختصاصا بهذا الحکم لیس لغیره من المساجد ولیس ذلک الا لان باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتح الی المسجد وکذا باب علیؓ مرقاة ص ۳۴۷ ج ۱۱، (مطبوعه رشیدیه سهارنپور) باب مناقب علیؓ، الفصل الثانی. شامی کراچی ص ۱۷۱ ج ۱ باب الغسل. بذل المجهود ص ۱۴۱ ج ۱ باب فی الجنب یصلی بالقوم وهو ناس الخ مطبوعه امدادیه ملتان.

[۲] الجنب اذا اراد ان یاکل اویشرب فالمستحب به ان یغسل یدیه وفاه وان ترک فلاباس (خانیه علی هامش الهندیة ص: ۴۶، ج: ۱) مطبوعه کوئٹه. فصل فی ما یوجب الغسل. شامی کراچی ص ۱۲۹ ج ۱ مطلب فی ابحاث الغسل. حلبی کبیری ص ۵۶ مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

جنبی کا جھوٹا کھانا پینا

سوال:-جنبی کا جھوٹا حقہ پینے والوں پر غسل واجب ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جن لوگوں نے ان کے کیساتھ یا ان کا بچا ہوا کھایا پیا ان پر غسل واجب نہیں ہوا[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

بحالت جنابت ناخن اور بال ترشوانا

سوال: غسل واجب ہو تو غسل سے پہلے ناخن اور بال تراشنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بحالت جنابت ناخن اور بال ترشوانا مکروہ ہے[2]۔ پاکی کے بعد ترشوائے۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] فسؤر آدمی مطلقاً ولوجنباً أو كافراً أو امرأة طاهر الخ، الدرالمختار على الشامى زكريا ص: ۲۸۱، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر. حلبى كبيرى ص ۱۲۶ فصل فى الأسار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. عالمگيرى ص ۲۳ ج ۱ الفصل الثانى فيمالايجوز التوضؤ و مما يتصل بذالك مسائل، مطبوعه كوئٹه.

[2] حلق الشعر حالة الجنابة مكروه وكذا قص الاظافير (عالمگيرى ص: ۳۵۸، ج،۵، مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب پنجم

تیمّم کے احکام

تیمّم کا طریقہ

سوال:- تیمّم میں پاؤں ہاتھ کی تین انگلیوں یا چار انگلیوں کو داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے نیچے رکھ کر پھیرنا چاہئے ایک صاحب تین انگلیوں سے بتاتے ہیں اور تعلیم الاسلام میں چار انگلیوں سے لکھا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

تعلیم الاسلام میں صحیح لکھا ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا تیمّم میں استیعاب فرض ہے؟

سوال:- تیمّم میں استیعاب فرض ہے یا نہیں۔ اگر شقِ اول ہے تو اکمال فرض محال ہے؟

---

[1] یمسح باربع اصابع یده الیسریٰ ظاهر یده الیمنیٰ من رؤس الاصابع الی المرفقین الخ، عالمگیری ص۳۰ ج۱، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثالث فی المتفرقات. مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ص ۲۳۰ ج ۱ باب التیمم خلاصة الفتاوی ص۳۵ ج ۱ باب التیمم.

کیوں کہ اوّل تو دوضرب رکھا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ ظاہر کف اور انگلیوں کے درمیان میں مسح نہیں ہوا۔ دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ ہاتھ پھیرنے سے ہر ہر گوشہ تک ہاتھ پہونچانا ناقص خیال میں محال ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

استیعاب ضروری ہے۔ الرابع من الشروط استیعاب المحل وهو الوجه واليدان الى المرفقين بالمسح فى ظاهر الرواية وهو الصحيح المفتى به فينزع الخاتم ويخلل الاصابع ويمسح جميع بشرة الوجه والشعر على الصحيح وما بين العِذار والأذن الحاقاله باصله (مراقى الفلاح)[1] محال کا ضروری قرار دینا خلاف نص ہے لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا الاٰية[2] اورضروری کو محال سمجھنا خیالِ ناقص ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زیادتیٔ مرض کی وجہ سے مسجد کی دیوار سے تیمّم

سوال:- ایک آدمی جس کی عمر ۶۵ ر سال ہے عرصہ ۷ر سال سے مرض درد (گٹھیا) ہے ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے پر مرض میں اضافہ ہوجاتا ہے اکثر اسی وجہ سے تیمّم کرتا ہے، لیکن بعض احباب معترض ہیں کہ ہمیشہ تیمّم نہ کیا جائے، کاروباری آدمی ہے گرم پانی کا ہر وقت انتظام نہیں کرسکتا، ہمارے یہاں کی مساجد میں گرم پانی کا نظم نہیں رہتا ہے اور تیمّم کے لئے مٹی بارش

---

[1] مراقى الفلاح على حاشية الطحطاوى ص ۹۵ – ۹۶، (مصرى) كتاب الطهارة باب التيمم. حلبى كبيرى ص ۶۳ فصل فى التيمم مطبوعه لاهور. النهر الفائق ص ۱۰۱ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[2] سورۂ بقرہ آیت: ۲۸۶،

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلّف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو۔

کی وجہ سے نرم رہتی ہے اس لئے مسجد کے اندر تیمّم کر لیتا ہے، اس پر بھی بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسجد کے اندر تیمّم نہیں کرنا چاہئے، براہ کرم حکم شرعی سے مطلع فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ وضوکرنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے تو تیمّم آپ کیلئے درست ہے[۱] تیمّم کیلئے ایک بڑا ڈھیلا یا اینٹ مستقل علیٰحدہ محفوظ رکھ لیں کہ بارش کا اثر نہ پہونچے، پختہ دیوار اور پتھر سے بھی تیمّم درست ہے[۲] مسجد کی دیوار سے تیمّم نہ کیا کریں[۳]۔ فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مسجد کی دیوار سے تیمّم

سوال:- مسجد کی دیوار پر تیمّم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسجد کی دیوار کو تیمّم کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔[۴] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ولو كان يجد الماء الا إنه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه يتيمم، عالمگیری ص۲۸ ج ۱، الباب الرابع فی التيمم. مطبوعه کوئٹہ. شامی کراچی ص ۲۳۳ ج ۱ باب التيمم، المحيط البرهانی ص ۲۱۳ ج ۱ كتاب الطهارات، الفصل الخامس فی التيمم، مطبوعه ڈابھیل.

[۲] يجوز التيمم بالتراب وبالآجر المشوی (عالمگیری ص ۲۷ ج ۱) ملخصاً، الباب الرابع فی التيمم، المحيط البرهانی ص۳۰۷ ج ۱ كتاب الطهارات الفصل الخامس فی التيمم، مطبوعه ڈابھیل.

[۳] ومنها منع اخذ شئی من اجزائه قالوا فی ترابه ان كان مجتمعا جاز الاخذ منه ومسح الرجل عليه و اِلا لا، الاشباه النظائر ص ۲۰۲ القول فی احكام المسجد، الفن الثالث من الاشباه و النظائر وهو فن الجمع والفرق مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پانی کتنی دُور ہو تب تیمّم درست ہوگا؟

سوال:- ایک شخص راجستھان میں وہاں کے باشندوں سے کہتا ہے کہ ایک سودس قدم دور پانی ہو تو وہاں تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور حال وہاں کا یہ ہے کہ وہ جنگل میں گھر بنا کر رہتے ہیں اور ساتھ میں کافی مویشی رکھتے ہیں اور ان مویشیوں کو پانی دور دور سے لا کر پلاتے ہیں اور خود اس پانی سے نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں اور بعض لوگوں کے گھر ٹنکی بنی ہوئی ہے جس میں تیس سے چالیس مٹکے پانی آتا ہے اور گھروں میں بھی کسی کسی کے گھر تیس تیس مٹکے پانی موجود ہوتا ہے اور مسجد میں پانچ دس مٹکے پانی رہتا ہے، پھر بھی تیمّم کرتے ہیں، جانوروں کے پلانے کے لئے پانی لاتے اور پلاتے ہیں، اور نہانے دھونے کے لئے پانی استعمال کرتے ہیں اور نماز تیمّم سے پڑھتے ہیں اور بعض لوگ تو اپنی بستی سے ایک سودس قدم دور چلے جاتے ہیں (جنگل میں) اور وہاں پانی کا یہی حال ہوتا ہے پھر بھی وہ تیمّم سے نماز ادا کرتے ہیں۔ تو کیا اس طرح تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان حالات میں تیمّم کی اجازت نہیں۔ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيداً

(گذشتہ کا بقیہ) ؎ ومنها منع اخذ شئ من اجزائه قالوا فی ترابه ان کان مجتمعا جاز الاخذ منه ومسح الرجل علیه والا لا، الاشباه والنظائر ص ۲۰۲، القول فی احکام المسجد، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی، ویکره مسح الرجل من طین والردغة باسطوانة المسجد او یحائطه ...... وان مسح بتراب فی المسجد ان کان ذالک التراب مجموعا فی ناحیة غیر منبسط لا بأس به وان کان مفروشاً یکره لانه بمنزلة ارض المسجد، خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۶۵/۱، باب التیمم، فصل فی المسجد.

طَیِّباً (الآیۃ)[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم ۲/۲۴ ۹۵ھ

ڈھیلے کا اثر ہاتھ پر نہ آئے تب بھی تیمّم درست ہے؟

سوال:- آیا تیمّم کا ڈھیلا ایسا ہونا چاہئے جس کے ریزے جھڑکر چہرے اور ہاتھ کو مٹی سے آلودہ کردیں، اگر مٹی کا اثر چہرہ اور ہاتھ میں نہ پہونچے تو وضو کا بدل تیمّم ہوجائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کے ڈھیلے کا ہاتھ پر کوئی ریزہ نہ آئے تب بھی تیمّم درست ہوجائے گا[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے کیا تیمّم درست ہے؟

سوال:-اگر غسل کی حاجت ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو کیا تیمّم کرکے نماز ادا کی جائیگی۔

---

[۱] سورة النساء آیت:۴۳ ومن عجز عن استعمال الماء لبعده ... ولو مقیما فی المصر میلاً اربعةً آلاف ذراع، وهو اربع و عشرون اصبعاً شامی کراچی ص ۲۳۲ ج ۱ باب التیمم، النهر الفائق ص۹۷ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، مجمع الانهر ص۵۸ ج ۱ باب التیمم کتاب الطهارة، دار الکتب العلمية بیروت.

ترجمہ:- پھرتم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کرو(بیان القرآن ص:۱۱۹، ج:۱)

[۲] یجوز التیمم بالحجر علیه غبار اولم یکن الخ (عالمگیری ص۲۷ج۱ملخصاً) الباب الرابع في التیمم. مطبوعه کوئٹه. شامی کراچی ص ۲۳۶ ج ۱ باب التیمم، فتاوٰی قاضی خاں ص ۶۱ ج ۱ فصل فیما یجوز به التیمم، مطبوعه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں بلکہ غسل کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- اسٹیشن پر تاخیر کی صورت میں نماز تیمّم سے ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی موجود نہ ہو اور اسٹیشن پر پہونچنے تک وقت ختم ہوجانے کا مظنّہ ہو تو تیمّم سے نماز پڑھ لی جائے[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۱/ ۸۹ھ

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- (۱) زید صحت مند ہے مگر وقت تنگ ہے کہ بعد غسل نماز کا وقت نہیں رہتا تو ایسی حالت میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

---

[1] (لا) یتیمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وترا لفواتها الی بدل (الشامی نعمانیه ص: ۱۶۴، ج: ۱) شامی زکریا ص: ۴۱۳، ج: ۱، (باب التیمم) کبیری ص: ۸۳ (مطبوعه لاهور) باب التیمم. البحر الرائق ص: ۱۵۹، ج: ۱، (مطبوعه کویٹه) باب التیمم.

[2] وندب تاخیر التیمم) وعن ابی حنیفة أنه حتم (لمن یرجو) ادراک (الماء) بغلبة الظن (قبل خروج الوقت) واما اذا لم یکن علی طمع من وجود الماء في الوقت لایستحب أن یؤخر ویتیمم ویصلی فی الوقت المستحب کما فی الخانیة وغیرها (طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۹۷ – ۹۸ مصری (باب التیمم) وشامی زکریا ص ۴۱۷ ج ۱، باب التیمم. حلبی کبیری ص۶۷ فصل فی التیمم، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) تنگیٔ وقت کی بناء پر جو نماز تیمّم کرکے پڑھی گئی بعدِ غسل احتیاطاً اعادہ ضروری ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) تنگیٔ وقت کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز نہیں[۱]۔

(۲) وہ نماز صحیح نہیں ہوئی اس کا دوبارہ پڑھنا فرض ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تنگیٔ وقت کی وجہ سے تیمّم

سوال:- میرا ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور مین ایک چھوٹے سے بچے کی ماں ہوں رات میں اپنے شوہر سے ہمبستری کرتی ہوں اور مجھے صبح میں فجر سے پہلے نہانے کا موقع نہیں ملتا ہے کیا جسم مین جہاں نجاست لگی ہوا سے دھوکر تیمّم کرکے فجر کی نماز ادا کرسکتی ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک عذر شرعی نہ ہو تیمّم کافی نہیں، دیر میں اٹھنا وقت تنگ ہو جانا عذر نہیں اس لئے تیمّم کی اجازت نہیں ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۸۸ھ

---

[۱] (لا) یتیمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وتراً لفواتها الی بدل (الشامی ص: ۱٦۴، ج ۱، نعمانیه، وشامی زکریا ص ۴۱۳، ج ۱، باب التیمم، کبیری ص ۸۳، باب التیمم، مطبوعه لاهور، البحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه کوئٹه)

[۲] والاحوط أن یتیمم ویصلی ثم یعیده (الشامی نعمانیه ص ۱٦۴ ج ۱، شامی زکریا ص ۴۱۳ ج ۱، باب التیمم.

[۳] لا یتیمم لفوت جمعة ووقت ولو وتر الفواتها الی بدل الخ درمختار علی الشامی زکریا ص: ۴۱۳، ج: ۱، کتاب الطهارة. باب التیمم، قبیل مطلب فی تقدیر الغلوة شامی کراچی ص: ۲۴٦، ج: ۱، البحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه کوئٹه،

تنگیٔ وقت کی وجہ سے غسل کا تیمّم!

سوال:- اگر کبھی ایسا اتفاق ہوجائے کہ ہم پر غسل فرض ہوگیا اور صبح کو ایسے وقت آنکھ کھلی کہ سورج نکلنے میں دس یا پانچ منٹ باقی ہیں اور گھر میں پانی موجود نہیں ہے باہر سے پانی لاکر غسل کرنے میں نماز قضا ہو جائے گی ایسی حالت میں غسل کا تیمّم کرکے ادا نماز پڑھنی چاہئے یا غسل کرکے قضا نماز پڑھے؟

الجواب حامداًومصلیاً

ایسی حالت میں تیمّم کی اجازت نہیں[۱] غسل کرکے نماز پڑھیں، وقت باقی نہ رہے تو قضا پڑھیں لیکن جب سویرے اٹھنے کا اہتمام کرینگے تو قضا نہیں ہوگی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۹/۳۰ھ

مرض کی وجہ سے تیمّم

سوال:- ایک طبیب مسلمان بعض مخصوص مرض کے متعلق اپنے آپ کو حاذق کہتا ہے اور بعض رجال بھی کہتے ہیں کہ فلاں اور فلاں مرض کی دوا اس کے پاس بہ نسبت دوسروں کے اچھی ہیں وہ دوا کے استعمال کے بعد اغتسال کے بجائے تیمّم کا حکم لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر غسل فرض ہو تب بھی تیمّم کرو۔

الجواب حامداًومصلیاً

اگر حاذق دیندار طبیب یہ کہتا ہے کہ غسل کرنے سے مرض میں ترقی ہو جائیگی یا دیر میں اچھا

---

[۱] ولایتیمم لفوت جمعة ووقت (الدرالمختار علی هامش، ردالمحتار ص:۲۴۶، ج:۱ قبیل مطلب في تقدیر الغلوة مطبوعه کراچی. عالمگیری ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع فی التیمم الفصل الثالث فی المتفرقات مطبوعه کوئٹه، البحر الرائق ص ۱۵۹ ج ۱ باب التیمم مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

ہوگا تو تیمّم درست ہے تیمم لبعده میلا عن ماء او لمرض كنز قال الزيلعي واما المرض فمنصوص عليه سواء خاف ازدياد المرض او طوله باستعمال الماء الخ[1] وفی الدر المختار اولمرض يشتد او يمتد بغلبة ظن اوقول حاذق مسلم قال الشامی ای اخبار طبيب حاذق مسلم غير ظاهر الفسق وقيل عد التة شرط (ردالمحتار[2]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

بیماری کے وہم کی بناء پر تیمّم

سوال: - اگرچہ غسل کرنے میں بار بار کا تجربہ نہیں ہے مگر جب بھی غسل کرتا ہے کچھ نہ کچھ ہوتا ضرور ہے تب کیا کیا جائے؟ بعض دفعہ ضعف قلب اور ضعف طبیعت کی بناء پر وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ غسل و وضو سے شاید طبیعت خراب ہوجائے اس بناء پر تیمّم کرلیا جائے یا طبیعت سست ہوئی اور تیمّم کرلیا کہ کہیں خراب نہ ہوجائے۔ یا نزلہ و زکام ہوجانے کے اندیشہ سے تیمّم کیا جائے یا ٹھنڈے پانی سے وضو و غسل کرنے سے ڈر معلوم ہوا طبیعت کے نہ برداشت کرنے کی وجہ سے یا طبیعت کے کسل یا ضعف طبیعت کی بناء پر، جیسا کہ مشہور ہے کہ گرم پانی سے وضو و غسل کرنے سے ٹھنڈ زیادہ محسوس ہوتی ہے اس وجہ سے نہ ٹھنڈے سے کیا نہ گرم سے کہ گرم سے زیادہ ٹھنڈ محسوس ہوگی یا گرم پانی سے اسلئے وضو و غسل نہیں کیا کہ ٹھنڈے پانی کا عادی ہے اور ٹھنڈ زیادہ پڑ رہی ہے گرم پانی سے کرے گا تو جلد پھٹ جائے گی یا خشکی جلد پر پیدا ہوجائے گی جس کی وجہ سے ظاہر ہے کہ پریشانی ہوگی اور ٹھنڈے پانی کی برداشت نہیں اس لئے تیمّم کرلیا تب کیا حکم ہے؟ اور ٹھنڈے سے کرنے کی ہمت نہیں گو بعض اوقات طبیعت بھی خراب ہوجاتی ہے مگر وجوہات وہی ہیں جو اوپر گذریں اور جن اوقات میں وضو اور غسل کرنے سے

---

[1] تبيين الحقائق للزيلعی ص۳۷ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه امداديه ملتان.

[2] الدر المختار على الشامی نعمانيه ص ۱۵۶، وشامی زكريا ص ۳۹۷ ج ۱، كتاب الطهارة باب التيمم. عالمگيری ص ۲۸ ج ۱ الباب الرابع فی التيمم، مطبوعه كوئٹه.

طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے یا کسل وکم ہمتی اور پانی زیادہ ٹھنڈا رہتا ہے تو ان اوقات کے علاوہ جن میں یہ وجوہات رفع ہو جائیں اور ان میں بھی وضو، غسل نہ کیا جائے اور پھر وہی اوقات آجائیں جن میں یہ باتیں پیدا ہو جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں اور پھر بیچ میں کوئی نماز نہیں آئی یا آئی لیکن کوئی عذر پیدا ہو گیا مثلاً کھانا کھالیا اور اب دو گھنٹہ کے بعد نہانا چاہیئے اور نماز پڑھ لی یا پڑھا دی اور دو گھنٹہ کے بعد پھر وہی اوقات آ گئے جن میں مذکورہ بالا وجوہات پیدا ہو گئیں تو ان صورتوں میں نماز ہوگی یا نہیں؟ اور دو معذوریوں کے درمیان میں جو وضو وغسل نہیں کیا ہے جس میں کوئی عذر نہیں تھا اس کا کیا ہوگا؟ نیز ان سب صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض کم ہمتی سستی، وہم کوئی چیز نہیں ہے ہاں اگر بار بار کا تجربہ ہو کہ غسل یا وضو کرنے سے بیماری ہو جاتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے تو تیمّم کی اجازت ہے[1] پھر جب یہ عذر باقی نہیں رہا تو غسل کر لینا لازم ہے تاکہ دوسری نماز باغسل ادا ہو لیکن اگر عذر ایسے وقت ختم ہوا کہ کسی نماز کا وقت نہیں مگر غسل نہیں کیا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا تو وہی عذر غسل سے مانع پھر پیش آ گیا تو اب پھر تیمّم کر کے نماز ادا کرنا درست ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۷/۹۴ھ

معذور کا غسل اور اس کی امامت

سوال:- ایک شخص پر غسل جنابت واجب ہے، نماز فجر کے پہلے غسل کرنے میں جب کہ سردی بھی شدید ہے بیمار ہونے کا یقین ہے کیا وہ غسل کا تیمّم کرنے کے بعد وضو کر کے مکان

[1] أو برد یھلک الجنب أو یمرضہ الخ الدر المختار علی الشامی زکریا ص۳۹۸، ج: ۱، باب التیمم. حلبی کبیری ص۶۵ ج۱ فصل فی التیمم سھیل اکیڈمی لاھور. المحیط البرھانی ص۲۱۳ ج۱ الفصل الخامس فی التیمم، مطبوعہ ڈابھیل.

میں نماز فجر ادا کرے یا مسجد میں جا کر نماز فجر ادا کرسکتا ہے جب کہ وہ اس مسجد کا امام بھی ہے اور اس سے زیادہ لائق شخص موجود بھی نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی گرم کرنے کا انتظام ہے تو پانی گرم کرلیا جائے ورنہ تیمّم کرکے نماز پڑھیں قضا نہ کریں غسل کے لئے جو تیمّم کیا جائے وہ وضو کے لئے کافی ہوگا اگر وضو مضر نہ ہو تو تیمّم سے پہلے وضو کرلیں تیمّم سے جو نماز ادا کی جائے اس کے لئے ضروری نہیں کہ مکان پر ہی پڑھیں بلکہ مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھیں جماعت ترک نہ کریں باجازت شرع جو شخص تیمّم کرے وہ امامت بھی کرسکتا ہے۔ **او برد یهلک الجنب أویمرضه ولوفی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا مایدفئه (درمختار) قال فی البحر فصار الاصل انه متی قدر علی الاغتسال بوجه من الوجوه لایباح له التیمم اجماعاً الخ** (ردالحتار[1] ص ۱۵۶) **ترجح المذهب لفعل عمرو بن العاص حین صلیٰ بقومه بالتیمم لخوف البرد من غسل الجنابة وهم متوضؤن ولم یأمرهم علیه الصلوٰة والسلام بالاعادة حین علم الخ** (بحر الرائق[2] ص ۳۶۳ ج ۱) عبارت منقولہ سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت کا جس نے بحکم شرع تیمّم کیا ہو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غسل پر قدرت نہ ہو تو تیمّم کرلے!

سوال:- زید اس قدر بیمار ہے کہ وہ وضو کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن غسل کرنے

[1] درمختار مع الشامی زکریا ص:۳۹۸، ج:۱، باب التیمم. تاتار خانیه ص ۲۴۵ ج ۱ نوع آخر فی بیان من یجوز به التیمم مطبوعه کراچی.

[2] البحرالرائق ص:۳۶۳، ج:۱، (مطبوع کوئٹه) باب الامامة.

پر قادر نہیں ہے ایسی حالت میں اسے غسل کرنے کی حاجت ہوگئی تو اسے کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسی حالت میں وہ تیمّم کرلے[1] فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تیمّم ایسی حالت میں کہ پانی ٹھنڈا یا گرم نقصان دے!

سوال:- جوشخص ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے کا عادی ہو اور اس کو یہ اندازہ اور تجربہ ہو کہ فلاں فلاں وقت ماء بارد سے غسل کرنے میں طبیعت خراب ہوجاتی ہے یا طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور ہو بھی جاتی ہے اور گرم پانی سے جلد طبیعت خراب ہوگی کیوں کہ وہ ماء بارد کا عادی ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بار بار کا تجربہ ہے کہ غسل کرنے سے تکلیف ہوجاتی ہے تو ایسے وقت میں تیمّم مشروع ہے ماء بارد سے اگر تکلیف ہو تو گرم پانی سے کرے، گرم سے تکلیف ہو تو بارد سے غسل کرے دونوں قسم کے پانی سے تکلیف ہو تو تیمّم کرے[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] من عجز عن استعمال الماء المطلق تیمم (درمختار) وفی الشامی کان لایخاف الاشتداد ولاالامتداد لکنه لا یقدر بنفسه ولم یجد من یؤضیه (شامی نعمانیه ص ۱۶۴–۱۶۵، ج ۱) باب التیمم. هدایه ص ۴۹ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه تهانوی دیوبند، المحیط البرهانی ص ۲۱۳ ج ۱ الفصل الخامس فی التیمم، مطبوعه المجلس العملی ڈابهیل.

[2] ولوکان یجد الماء الا انه مریض یخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه او ابطأ برؤه یتیمم (عالمگیری ص ۲۸ ج ۱) الباب الرابع فی التیمم (مطبوعه کوئٹه)، درمختار علیٰ الشامی کراچی ص ۲۳۳ ج ۱ باب التیمم، المحیط البرهانی ص ۲۱۳ ج ۱ الفصل الخامس فی التیمم، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل گجرات.

سخت سردی میں غسل کا حکم!

سوال:- جہاں پر میں ہوں وہاں پر برف پڑتا ہے پانی کئی کئی فٹ برف کے نیچے ملتا ہے، شدید سردی پڑتی ہے اگر رمضان کے مہینہ میں کسی کو احتلام ہو جائے اور سردی کی شدت کی وجہ سے وہ غسل نہ کر سکے تو اس کا کیا مسئلہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی گرم کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو اس وقت تیمّم کر لے اور نماز پڑھ لے[۱] پھر پانی گرم کر کے غسل کرے گا اس سے روزہ میں بھی خلل نہیں آئے گا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے اور اگر گرم پانی بھی نقصان کرتا ہو یا نقصان کرنے کا تجربہ یا قوی اندیشہ ہو تو گرم پانی سے بھی جب تک نقصان نہ کرنیکا گمان ہو جائے غسل کرنا ضروری نہیں ہوگا، تیمّم کافی رہے گا۔ بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

غسل مضر ہو وضو مضر نہ ہو تو تیمّم کا حکم

سوال:- آیا اس صورت میں غسل کے بجائے تیمّم کرے یا نہیں نیز وضو کے متعلق کہتا ہے کہ کر لیا کرو تو غسل کا ہی تیمّم کافی ہے یا وضو کرنی چاہیئے، آپ فرمائیں کہ صورت مذکورہ

---

[۱] ویجوز التیمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان یقتله البرد اویمرضه اذالم یقدر علی تسخین الماء (عالمگیری ص:۲۸، ج۱ الباب الرابع فی التیمم مطبوعه کوئٹه، هدایه ص ۴۹ ج ۱ باب التیمم، مطبوعه تهانوی دیوبند. المحیط البرهانی ص ۲۱۳ ج ۱ الفصل الخامس فی التیمم، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل.

میں قول طبیب معتبر ہے یانہیں اور احتیاطاً ان نمازوں کا اعادہ ضروری ہے یانہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر رفع جنابت کے لئے تیمّم کیا ہے تو یہ کافی ہے اسکے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہاں اگر بعد میں کوئی شئ ناقض وضو پیش آئے تو اس کیلئے وضو کرنا چاہیئے۔ **اذا تیمم عن جنابة ثم بال مثلاً فهٰذا ناقض للوضؤ لاينتقض به تيمم الغسل بل ينتقض طهارة الوضوء شامی**[1]

ایسی حالت میں جتنی نمازیں پڑھی ہیں ان کا اعادہ فرض نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی معین المفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۲۷ ۵۴ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۸ ذی الحجہ ۵۴ھ

تہجد کے وقت گرم پانی سے وضو کر کے نماز فرض ادا کرنا!

سوال:- ضعف اور ٹھنڈک کی وجہ سے اگر تہجد کے وقت تیمّم سے نماز پڑھی جائے اور صرف فجر کی فرض نماز کے لئے گرم پانی سے وضو کیا جائے تو نماز درست ہوگی یانہیں ایسی شکل میں تہجد چھوڑ دینا اولیٰ ہے یا تیمّم سے نماز تہجد پڑھنا اولیٰ ہے ایک ہی تیمّم سے نماز تہجد اور فجر دونوں پڑھی جاسکتی ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی گرم کرنے کا انتظام ہے اور فجر کے وقت گرم کر کے اس سے وضو کر کے نماز فجر ادا کی

---

[1] شامی نعمانیه ص ۱۶۹ ج ۱، وشامی زکریا ص ۴۲۵ ج ۱، کتاب الطهارة باب التيمم تحت قول صاحب الدرالمختار وناقضه ناقض الاصل الخ. عالمگیری ص ۲۹ ج ۱ الفصل الثانی فيما ينقض التيمم، مطبوعه کوئٹه. النهرالفائق ص ۱۰۷ ج ۱ باب التيمم مطبوعه دارالکتب العلميه بيروت.

جاتی ہے اور اتنی وقت میں گنجائش بھی ہے کہ تہجد کے وقت پانی گرم کر کے اس سے فجر پڑھ سکتے ہیں تو تہجد ہی کے وقت پانی گرم کرلیا جائے اسی سے وضو کر کے تہجد بھی پڑھیں اور اسی سے نماز فجر بھی ادا کریں جس طرح فرض نماز کیلئے وضو کا حکم ہے اسی طرح نماز نفل کیلئے بھی حکم ہے جس حالت میں فرض کیلئے تیمّم جائز نہیں نفل کیلئے بھی جائز نہیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پانی مضر ہونے کی صورت میں جماع کی اجازت

سوال:-اذا کان احد الزوجین مریضاً بحیث یضره الماء بارداً کان اوحاراً هل یجوز ان یجامع ام لا؟ فقط.

الجواب حامداً ومصلیاً

نعم یجوز لهٗ الجماع بزوجة وان کان یضره الماء واذالم یقدر علی الغسل لمرض فعلیه ان یتیمم کذا فی شرح المنیة.[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ ۸/۱۵ ۸۷ھ

ترجمہ سوال:- زوجین میں سے اگر کوئی بیمار ہو اس طرح کہ ٹھنڈا یا گرم پانی اس کو نقصان دیتا ہو تو اس کو جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ترجمہ جواب:- ہاں اس کو اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز ہے اور اگر پانی اس کو نقصان دیتا ہو یا وہ مرض کی وجہ سے غسل پر قادر نہ ہو تو اس کو تیمّم کرنا لازم ہے۔

[۱] أو برد یهلک الجنب أو یمرضه و لو فی المصر اِذا لم تکن له أجرة حمام ولامایدفئه ای من ثوب یلبسه أومکان یأویه قال فی البحر فصار الأصل أنه متی قدر علیٰ الاغتسال بوجه من الوجوه لایباح له التیمم اِجماعاً الخ شامی زکریا ص ۳۹۸ ج ۱ باب التیمم

ثم اعلم ان جوازه للجنب عن ابی حنیفة مشروط بأن لایقدر علیٰ تسخین الماء الخ البحر ص ۱۴۱ ج ۱، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سردی کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمّم کرنا

سوال:- زید کہتا ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں بہت کمزور ہوں اور میں اپنی بیوی کے پاس گیا سردی کا موسم ہے، نہانے سے بیمار ہوجانے کا ڈر ہے اور فجر کی نماز کا وقت تنگ ہے، اگر پانی گرم کر کے نہاتا ہوں تو فجر کی نماز قضا ہوجائے گی ایسی حالت میں تیمّم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں یا قضا پڑھوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی گرم کرنے کا جب انتظام موجود ہے تو سویرے سے پانی گرم کرلیا جائے ایسی حالت میں تیمّم نہ کرے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۴ ۹۰ھ

کیا تیمّم کیلئے بھی کپڑے سے نجاست دور کرنا ضروری ہے؟

سوال:- زید کے پاس ایک ہی کپڑا پاک تھا وہ بھی ناپاک سے مل کر ناپاک ہوگیا تو کیا تیمّم کے باوجود اس ناپاک کپڑے کو جس قدر نجاست لگی ہے دھوکر پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] المسافر یطأ جاریته او زوجته یعنی یجوزله ان یطأ وان علم ای وان علم بعدم الماء یجوز له التیمم لانه طهور المسلم عند عدم الماء فکما یجوز له ان یباشر بسبب الحدث من النوم وغیره فکذا سبب الجنابة اذهما سواء في منع جواز الصلوٰة وارتفاعهما بالتیمم عند عدم الماء (کبیری شرح المنیة ص ۸۴ مطبوعه لاهور فصل فی التیمم). عالمگیری ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع فی التیمم الفصل الثالث فی المتفرقات، مطبوعه کوئٹه.

[۱] أوبرد یهلک الجنب أویمرضه ولوفی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا مایدفئه وقال الشامی فصار الاصل أنه متی قدر علی الاغتسال بوجه من الوجوه لایباح له التیمم اجماعاً الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۳۹۸ ج ۱، باب التیمم. البحرالرائق ص ۱۴۱ ج ۱، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. طحطاوی علیٰ المراقی ص ۹۲ باب التیمم، مطبوعه مصری.

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کو جس جگہ نجاست لگی ہو اس کا دھونا ضروری ہے چاہے غسل سے نماز پڑھی جائے یا تیمّم سے، تیمّم کی وجہ سے اس کے حکم میں فرق نہیں آتا[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

تیمّم سے بدن پر لگی ہوئی نجاست پاک نہیں ہوتی

سوال:- اگر غسل کرنے سے معذوری ہو تو کیا وقت کی تنگی یا بغیر تنگی کے بدن پر جہاں نجاست لگی ہو دھونا ضروری ہے یا تیمّم سے یہ جگہ بھی پاک ہو جائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر عذر شرعی کی بناء پر تیمّم کیا ہے تو اس سے جو نجاست بدن پر لگی ہوئی ہے وہ پاک نہیں ہوئی اس کو مستقلاً پاک کرنا ضروری ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیو بند ۱۵/۶/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیو بند ۱۶/۶/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید ۱۸/۶/ ۸۷ھ

---

[۱] ولو كان معه ثوب نجس يغسل الثوب ويتيمم لماعليه من الحدث لان التيمم خلف الطهارة بالماء (الى قوله) ولو ازال بذلك الماء الحدث وبقى الثوب نجسا لكان قد ترك الطهارة الحقيقة مع قدرته عليها بغير عذر فيكون آثماً كبيرى ص ٨٦، فصل فى التيمم (مطبوعه لاهور).

[۲] فلو وجد ماء يكفى لإزالة الحدث أوغسل النجاسة المانعة غسلها وتيمم عند عامة العلماء شامى زكريا ص ۳۹۵ ج ۱، باب التيمم.

مسجد سے نکلنے کیلئے تیمّم

سوال:- زید مسجد میں سو رہا تھا اس کو احتلام ہو گیا نکلتے وقت اس کو تیمّم کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسجد سے نکلنے کے لئے تیمّم ضروری نہیں البتہ اگر کسی عارض کی وجہ سے اس وقت نکلنا دشوار ہو تو تیمّم ضروری ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی ۱۱/۱۹ ۵۳ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف ۲۲/ذی القعدہ ۵۳ھ

---

[1] ولو احتلم فيه ان خرج مسرعا تيمم ندباً وان مكث لخوف فوجوباً الخ الدر المختار على الشامی زکریا ص: ۳۱۳، ج: ۱، کتاب الطهارة ابحاث الغسل قبيل باب التيمم وكبيرى ص ۶۱ فصل فی التيمم، مطبوعه لاهور. عالمگیری ص ۲۶ ج ۱ الباب الرابع فی التيمم، الفصل الاول مالابدمنها للتيمم، مطبوعه کوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ششم

موزوں پرمسح کے احکام

مسح علی الخفین

سوال:-ایک شخص نے وضو کر کے چمڑے کے موزے پہن لئے (خفین) اسکا وضو خفین پہننے کے بعد مثلاً قبل عشاء ٹوٹ گیا اسکو یہ یاد نہیں رہا کہ آٹھ بجے وضوٹوٹا تھا یا ۷ ½ بجے اب اس کی مدت دوسرے دن اسی وقت جا کر ختم ہوتی ہے، دوسرے دن اس نے عشاء کا وضو کیا توخفین پر مسح کرلیا اور عشاء کی نماز سے قبل وضوٹوٹ گیا تھا یہ مسح ۲۴؍ گھنٹے گذرنے کے بعد نہ کیا ہو صحیح یاد نہیں آیا کہ کس وقت وضوٹوٹا تھا، غالب گمان ہے کہ ۷ ½ بجے وضوٹوٹا ہوگا دوسرے دن ساڑھے سات بجے کے بعد وضو کیا اور مسح کیا تو اس طرح ۲۴؍ گھنٹے سے کچھ دیر زیادہ گذرنے پر یہ مسح صحیح ہوگا یا نہیں؟ اور اس طرح مسح کر کے جو نماز پڑھی وہ ادا ہوگی یا اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

۲۴؍گھنٹہ پورے ہونے پر مدت مسح ختم ہوگئی ضروری ہے کہ خفین اتار کر پیر دھوئے اگر

اس وقت وضو نہ ہوتو وضو کرکے خفین پہن کراز سر نو مدت کا اعتبار ہوگا[1] لہٰذا اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۱ ۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲۲ ۸۸ھ

اونی، سوتی منعل جرابوں پر مسح

سوال:- اونی، سوتی، جرابوں کو اگر منعلین کرلیا جائے تو اس پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جائز ہے کذا في[2] ردمحتار مگر شرح منیہ[3] میں سوتی جرابوں پر باوجود منعل ہونے کے منع لکھا ہے اس لئے خلاف سے بچنا احوط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۲۶ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف غفرلہٗ

---

[1] بعد التمام نزع وتوضأ إن كان محدثاً والاغسل رجليه فقط. شامی زکریا ص ۴۶۸ ج ۱، وشامی کراچی ص۲۷۸ج۱، باب المسح على الخفين قبيل مطلب الفرق بين الفرض العملي والقطعي والواجب. مجمع الانهر ص ۷۲ ج ۱ باب المسح على الخفين، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. طحطاوی مع المراقی ص۱۰۷ باب المسح على الخفين، مطبوعه مصرى.

[2] أوجوربيه ولو من غزل أو شعر دخل فيه الجوخ كما حققه في شرح المنية وقال وخرج عنه ما كان من كرباس ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما واقول الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز الخ شامی زکریا ص:۴۵۱، ج:۱، وشامی کراچی ص:۲۶۹، ج:۱، باب المسح على الخفين.

[3] الجوارب خمسة انواع من المرغزی والغزل والشعر (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نائلون کے موزے پرمسح

سوال:- ہمارے یہاں کشمیر میں بہت زیادہ سردی ہوتی ہے رات میں درجۂ حرارت زیرو ڈگری ہوجاتا ہے،کیا ایسی حالت میں نائلون کے موزے پرمسح جائز ہے؟تعلیم الاسلام میں صرف موٹے اونی،سوتی موزے کا ذکر ہے جن کو پہن کر تین میل چلا جاسکتا ہو،نائلون کا موزہ اس شرط کو پورا کرتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جوموزہ چمڑے[۱] کا نہ ہولیکن ایسا دبیز ہو کہ اس میں پانی نہ چھنتا ہواوراس کو پہن کر میل بھر پیدل چلنا بھی دشوار نہ ہوتو ایسے موزہ پر بھی مقیم کوایک دن ایک رات اورمسافر کوتین دن تین رات مسح کرنے کی شرعاً اجازت ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۲۵ ۹۴ھ

(گذشتہ کا بقیہ) والجلد الرقيق على الخفين والكرباس وذكر التفاصيل في الاربعة وأما الخامس فلايجوز المسح عليه إلى قوله وقال في الخلاصة الجورب من مرغزى وصوف لايجوز المسح عليه الخ، شرح منية ص ۱۲۱–۱۲۲، (مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور) باب المسح على الخفين.

(صفحہٰذا) [۱] فالصحيح إن كان صلبا مستمسكا يمشي معه فرسخاً أوفراسخ يجوز (شرح نقايه ص ۲۹، ج ۱) درمختار مع الشامي زكريا ص: ۴۴۰، ج: ۱، باب المسح على الخفين.

[۲] أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليها.(الهنديه ص ۳۳) و فى ردالمختار الظاهر أنه اِذا وُجدت فيه الشروط يجوز و أنهم اخرجوه لعدم تأتى الشروط فيه غالباً الخ، الدر المختار مع الشامي نعمانيه ص ۱۸۰ ج ۱، شامی زكريا ص ۴۵۶ ج ۱، باب المسح على الخفين، حلبى كبيرى ص ۱۲۱ باب المسح على الخفين مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور،

تنبیہ:- نائلون کے موزے کی ایسی حالت نہیں ہوتی اسلئے اس پرمسح کرنا درست نہیں ہے۔

نائلون کے موزوں پرمسح!

سوال:-موجودہ دور میں نائلون کے موزے ہرفرد پہنتا ہے، کیا یہ خفین کا درجہ رکھتے ہیں ایک ان میں اعلیٰ قسم کا ہے جن میں قطرۂ ماء توجذب ہوجاتا ہے مگرتری اندرنہیں جاتی بہرحال اس پرمسح کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگران میں کوئی پیرکی کھال نظرنہیں آتی اور پانی نہیں چھنتا اوران کوپہن کربغیر جوتے وغیرہ پہنے کم ازکم ایک فرسخ چلنا ہوسکتا ہے توان پرمسح درست ہے ورنہ نہیں، أوجوربيه ولومن غزل أوشعر الثخينين بحيث يمشى فرسخا ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ما تحته ولايشف (درمختار) قوله ولومن غزل أوشعر خرج عنه ماكان من كرباس بالكسر وهو الثوب من القطن الابيض ويلحق بالكرباس كل ماكان من نوع الخيط كالكتان والابريسم ونحوهما وتوقف ح في وجه عدم جواز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الاربعة التي ذكرها الشارح واقول الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز وانهم اخرجوه لعدم تأتى الشروط فيه غالباً يدل عليه ما في كافي للنسفى حيث علل عدم جواز المسح على الجورب من كرباس بأنه لايمكن تتابع المشى عليه فانه يفيد أنه لوامكن جاز ويدل عليه أيضاً ما في ط عن الخانيه ان كل ما كان فى معنى الخف في ادمان المشى عليه وقطع السفر به ولومن لبد رومى يجوز المسح عليه اهـ[1] (شامی ص: ۱۷۹، ج: ۱) فقط اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] درمختار مع الشامی نعمانیه ص ۱۷۹ ج ۱، شامی زکریا ص ۴۵۱ ج ۱، باب المسح علی الخفین.

کس طرح کے موزے پر مسح درست ہے!

سوال:- جو موزے اونی دبیز موٹے مضبوط اتنے کہ چار میل بغیر جوتہ پہنے چلنے میں نہ پھٹیں ان پر دائمی بیمار جن کو سردی میں پانی سے وضو کرنا سخت دشوار ہوتا ہے اس کیلئے مسح کرنا درست ہے؟ کیا چمڑے کے موزے کا حاصل کرنا ضروری ہی ہے؟ مسائل صحیح سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو موزے اتنے مضبوط اور دبیز ہوں کہ ان میں پانی نہ چھنتا ہو اور ان کو پہن کر بغیر جوتہ پہنے آپ کی تحریر کے مطابق چار میل چلنے میں نہ پھٹیں ان پر مسح کی اجازت ہے[۱] مقیم کے لئے ایک دن ایک رات، مسافر کے لئے تین دن تین رات[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] أوجوربيه الثخينين بحيث يمشي فرسخاً ويثبت على الساق بنفسه ولايرى ماتحته ولايشف. (الدر المختار على الشامي ص ۲۶۹ ج ۱) مطبوعه كراچي. باب المسح على الخفين. حلبي كبيري ص ۱۲۱ المسح على الخفين، مطبوعه لاهور. تاتارخانيه ص۲۶۷ ج ۱ المسح على الخفين، مطبوعه كراچي.

[۲] ويمسح المقيم يوماً وليلة ويمسح المسافر ثلاثة ايام بلياليها .(مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص: ۱۰۴، مطبوعه مصر. باب المسح على الخفين. الدرالمختار على الشامي ص: ۲۷۱، ج: ۱، مطبوعه كراچي باب المسح على الخفين، عالمگيری ص ۳۳ ج ۱ الباب الخامس في المسح على الخفين، مطبوعه كوئٹه.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ہفتم

حیض ونفاس وغیرہ کے احکام

فصل اول :

حیض ونفاس واستحاضہ کے احکام

حائضہ نفساء کا حکم

سوال:-رکوع کی حالت بنا کر عورتوں کو پائخانہ پیشاب کرنا اور حائضہ عورت کا ناپاکی کی حالت میں بستر سے علیحدہ رہنا بے غسل کھانا نہ پکانا چھوت کے خیال سے جو چھوئے اسپر بھی غسل ضروری ہونا ناپاکی کی حالت میں کپڑے برتن وغیرہ دھونا ضروری کہنا بے دھوئے بڑا گناہ کہنا کیسا ہے اسی طرح نفساء کو بھی بلکہ اسکے ہاتھ کا پکایا ہوا حرام ناپاک ہونے تک سمجھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

رکوع کی حالت بنا کر پیشاب پائخانہ کرنا تو انسان کے علاوہ دوسرے جانوروں کا طریقہ ہے انسان کا طریقہ نہیں، حائضہ اور نفساء سے اتنا پرہیز کرنا اور اس کے پکائے ہوئے کھانے اور چھوے ہوئے کپڑے برتن وغیرہ سے احتراز کرنا اور اس کا بستر علیحدہ رکھنا یہ یہود کا طریقہ

ہے اسلام نے اس سے منع کیا ہے البتہ صحبت وغیرہ جو امور ناجائز ہیں ان سے بچنا ضروری ہے، ویمنع الحیض قربان زوجها ماتحت ازارها یعنی ما بین سرة ورکبة فیجوز الاستمتاع بالسرة ومافوقها والرکبة وما تحتها ولوبلاحائل وکذا وبما بینهما بحائل بغیر الوطئ ولوتلطخ دما ولایکره طبخها ولااستعمال ما مسته من عجین اوماء او نحوهما الا اذا توضأت بقصد القربة کما هو المستحب فانه یصیر مستعملا وفي الولوالجیة ولاینبغی ان یعزل عن فراشها لان ذالک یشبه فعل الیهود اهـ. (درمختار ص: ۳۰۱، ج: ۱)[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبد اللطیف ۹ رصفر ۱۳۵۹ھ

حیض کی اقل مدت

سوال: -حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے، اس سے کم حیض نہیں آتا ہے، لیکن اگر کسی عورت کو مہینہ میں صرف ایک دن اور نصف ڈیڑھ یا دودن آتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

وہ حیض نہیں استحاضہ ہے، ایسی عورت ممتدۃ الطہر ہے، اقل الحیض ثلاثة ایام ولیالیها ومانقص من ذلک فهو استحاضة اهـ (هدایه)[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۵/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳/۵/ ۹۳ھ

---

[1] الشامی نعمانیه ص ۱۹۴ ج ۱ ،وشامی زکریا ص: ۴۸۶، ج: ۱ ، کتاب الطهارة، باب الحیض البحر الرائق ص۱۹۷ ج ۱ ، مطبوعه ماجدیه کوئٹه، باب الحیض، الهندیة ص ۳۹ ج ۱ ، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة. (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

اسقاط کے بعد خون حیض ہے یا نہیں؟

سوال:- ایک عورت کو اسقاط ہوا حکیموں اور دایہ کی یہ رائے ہے کہ کچھ اسقاط ہوا اور کچھ باقی ہے اور اب تک حکیم اس کو حاملہ بتلاتے ہیں تو ایسی صورت میں اگر عورت کو خون آئے تو یہ خون حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس کو حمل ہے تو جو خون حالت حمل میں آئے وہ حیض نہیں، اگر اسقاط ہوگیا اور اب حمل نہیں اور سقط کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی اور سقط کے ساتھ کم از کم تین یوم خون آیا اور اس سے قبل طہر تام تھا تو اس خون کو حیض کہا جائے گا ورنہ استحاضہ، **فان لم يظهر له شئ فليس بشئ والمرئی حيض ان دام ثلاثاً وتقدم طهر تام والا استحاضة اھ درمختار قوله والمرئی ای الدم المرئی مع السقط الذي لم يظهر من خلقه شئ اھ(شامی ص: ۲۷۹، ج: ۱)**[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۵/رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۵/رجب ۶۶ھ

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) [۲] هـدايـه ص ۶۲ ج ۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب الحيض والاستحاضة الشـامـی نـعـمـانيـه ص ۱۸۹ ج ۱، وشامی زكريا ص ۴۷۶ ج ۱، باب الحيض. البحر الرائق ص ۱۹۱ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه ماجديه كوئٹه.

(صفحہ ہذا) [۱] الشـامـی نـعمانيه ص ۲۰۱ ج ۱، وشامی زكريا ص ۵۰۱ ج ۱، كتاب الطهارة، بـاب الـحـيـض. عـالـمگـيـری ص ۳۷ ج ۱ كتـاب الطهارة الباب السادس الفصل الثانی فی النفاس. النهر الفائق ص ۱۴۱ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت.

عورت کے حق میں ایک دن چوبیس گھنٹہ کا ہے

سوال:-کسی عورت کو کبھی دو دن کبھی تین دن لگا تار حیض آتا ہے اور پھر بالکل ختم ہوجاتا ہے۔ایک دو دن کے بعد پھر آتا ہے، کبھی دو تین دفعہ ہوکر کبھی گھنٹہ دو گھنٹہ رہ کر رک جاتا ہے، پھر ایک دو دن کے بعد ایک آدھ مرتبہ آکر بند ہوجاتا ہے، یہ مجموعہ سات دن کا ہوا، اسی طرح ہمیشہ ہوتا ہے اور کم سے کم چار دن اور زیادہ سے زیادہ سات دن رہتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے اللہ اور رسول کا حکم کیا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چھ دن پورا کرکے غسل کرکے نماز پڑھتی ہے۔ پھر خون آجاتا ہے، اس کیفیت سے سات دن پورے ہوتے ہیں، نیز ایک مکمل دن سے کتنا مراد ہے کیا ۲۴ رگھنٹے مراد ہیں، مثلاً کسی عورت کو جمعہ کے دن ۱۲ ربجے سے حیض شروع ہوا تو دوشنبہ کو جب ۱۲ ربجے تک آئیگا تب پورے تین دن ہوں گے، اگر ۱۱ ربجے تک آئے تو پورے تین دن سمجھے جائیں گے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ عورت سات روز تک حائضہ شمار ہوگی، اسکے بعد غسل کرکے نماز پڑھے گی[۱] ۲۴ رگھنٹہ کا ایک دن ایک رات ہے، ۱۲ ربجے سے آئندہ دن کے ۱۲ ربجے تک دن رات کو مکمل کہا جائیگا۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳؍۲؍ ۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۳؍۲؍ ۹۱ھ

۱؎ والطهر المتخلل اي بين الدمين في مدته اي في مدة الحيض ومارأت من لون فيها اي في المدة سوى البياض حيض الخ شرح الوقايه ص ۱۲۲ ج ۱، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند باب الحيض.

۲؎ اقله ثلثة ايام بلياليها الثلاث فالاِضافة لبيان العدد اى المقدر بالساعات الفلكية اى ان اضافة الليالى اِلٰى ضمير الايام الثلاث لبيان أن المراد مجرد كونها ثلاثا لا كونها ليالى تلك الايام فلو رأته فى اول النهار يكمل كل يوم بالليلة المستقبلة (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

طہر متخلل

سوال: -صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت کے پہلی بار پیدائش ہوئی اور ۲۰؍روز تک نفاس کا خون آتا رہا، بعدازاں ۱۹؍روز تک پاک رہی، پھر بیسویں روز خون آیا وہ خون کیسا ہے؟ اور حیض کی عادت تک آتا رہا، حیض یا نفاس نیز درمیان میں جو ۱۹؍روز پاکی رہی، اس مدت میں نماز، روزہ، جماع وغیرہ کرسکتی ہے یانہیں؟ اگر نماز نہیں پڑھ سکتی ہے تو اس کے اوپر قضا واجب ہوگی یانہیں؟ اور اگر پڑھ لی تو اس کی نماز ہوئی یانہیں؟ نیز اس مدت میں جماع کرے تو کیا حکم ہے؟ اگر یہ صورت رمضان شریف میں پیش آجائے تو اس طہر والی مدت میں روزہ رکھا تو روزہ ہوگا یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

۲۰؍روز کے بعد جو ۱۹؍روز تک طہر رہا تو یہ طہر متخلل ہے جو کہ کالدم المتوالی ہے[۱] اس میں نماز، روزہ، جماع درست نہیں، اگر اس مدت میں رمضان شریف کا روزہ رکھا ہے تو دوبارہ رکھے، اگر نماز نہیں پڑھی تو اس کی قضا لازم نہیں، اگر جماع کرلیا ہے تو استغفار کیا جائے[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/ ۹۱ھ

(گذشتہ کا بقیہ) ولذا صرح الشارح بلفظ الثلاث درمختار مع الشامی کراچی ص ۲۸۴ ج ۱ باب الحیض، تاتارخانیه ص ۳۲۴ ج ۱ مطبوعه کراچی. النهرالفائق ص ۱۲۹ ج ۱ باب الحیض مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

(صفحہ ہٰذا) [۱] الطهر المتخلل بين الاربعين في النفاس لايفصل عند ابي حنيفة سواء كان خمسة عشر أو اقل أواكثر ويجعل احاطة الدمين بطرفيه كالدم المتوالى وعليه الفتوى شامى زكريا ص: ۴۸۴، ج: ۱، وشامی کراچی ص:۲۹۰، ج: ۱، باب الحیض، مطلب لوافتى مفت بشئ الخ . شامى زكريا ص ۴۹۴ ج ۱ باب الحيض. (بقيه آئنده صفحه پر)

حائضہ سے انتفاع کی صورت

سوال:-اگر مرد اپنی حائضہ بیوی کے مابین السرة الیٰ رکبتیه کوجبکہ اس پر کپڑا ہو اپنے عضو سے کپڑا لپیٹ کر مس کرے فرج داخل چھوڑ کر اور اس کو انزال ہو جائے تو یہ فعل عندالشرع کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جب کپڑا درمیان میں حائل ہے تو یہ صورت ممنوع نہیں۔**فیجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة وما تحتها ولو بلاحائل وكذا بما بينهما بحائل بغير الوطی ولوتلطخ دماً.** (شامی[1] ص: ۱۹۴، ج: ۱) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حائضہ کے ساتھ مضاجعت

سوال:-حیض ونفاس کی حالت میں مرد اپنی عورت کے پاس سوسکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

سوسکتا ہے۔**یجوز مباشرة الحائض فوق الازار وان لزم منه التلطخ بالدم ا ھ**

(**گذشتہ کا بقیہ**) [۲] فان جامعها فليس عليه الا التوبة والاستغفار عالمگیری مختصراً ص ۳۹ ج ۱، الباب السادس فی الدماء، الفصل الرابع في احكام الحيض الخ مطبوعه كوئٹه . عالمگیری ص ۳۷ ج ۱ الفصل الثانی فی النفاس، تاتارخانیه ص ۳۹۰ ج ۱ باب النفاس، مطبوعه كراچی.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] الشامی نعمانیه ص ۱۹۴ ج ۱، شامی زکریا ص ۴۸۶ ج ۱، کتاب الطهارة باب الحيض. البحر الرائق ص ۱۹۸ ج ۱، مطبوعه ماجدیه كوئٹه، باب الحيض. الهندية ص ۳۹ ج ۱، الفصل الرابع فی احكام الحيض الخ مطبوعه كوئٹه.

(شامی[1] ص ۱۰۷ ج ۱) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ مظاہر علوم سہارن پور ۲/۸/۶۱ھ

بوقت ضرورت مباشرت حائضہ اور غلبۂ شہوت میں استمناء

سوال:- جماع کی سخت ضرورت ہو اور منکوحہ حیض میں ہو تو سرین یا مقامِ دبر کے اوپر رگڑ کر منی اخراج کرنا جائز ہے یا نا جائز؟ جبکہ اپنے اوپر مکمل اعتماد ہو کہ مقامِ خاص میں داخل نہ کریں گے، یا کوئی صورت ہو۔

۲- اگر بیوی پاس میں نہ ہو، زید کہیں باہر رہتا ہے، یا نکاح نہیں ہوا ہے اور شہوت سے عورتوں پر نظریں پڑتی ہیں، ذہن دماغ پریشان رہتا ہے، نماز وغیرہ میں بھی خیال منتشر ہوتا ہے، اس عمل (استمناء) کو معمول نہ بنائے بلکہ گاہے گاہے زیادہ پریشان ہو تو سکون حاصل کرنے کیلئے ایسا کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ صورت نا جائز ہے، البتہ پنڈلی یا پیٹ یا ہاتھ پر رکھ کر اگر انزال کرنے سے تسکین ہو جائے، معصیت سے بچ جائے تو درست ہے[2]۔

[1] شامی زکریا ص:۴۹۵، ج:۱، شامی کراچی ص:۲۹۸، ج:۱، شامی نعمانیہ ص:۱۹۸، ج:۱، باب الحيض، مطلب في حكم وطئ المستحاضة. النهر الفائق ص ۱۳۲ ج ۱ باب الحيض، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. البحر الرائق ص۱۹۸ ج ۱ باب الحيض مطبوعه ماجديه كوئٹه.

[2] اعلم ان مباشرة الحائض على ثلاثة انواع احدها المباشرة في الفرج بالوطئ وهو حرام بالنص والاجماع والثاني المباشرة بما فوق السرة ودون الركبة باليد اوالذكر وغيره وهو مباح بالاجماع والثالث الاستمتاع بما بينهما خلا الفرج والدبر فمختلف فيما بين الائمة وقال أبوحنيفة ومالك والشافعي رحمهم الله واكثر العلماء لايجوز أوجز المسالک ص:۳۲۶، ج:۱، مايحل للرجل من امرأته وهي حائض، مطبوعه امدادية مكه مكرمه، شامی زکریا ص:۴۸۶، ج:۱، باب الحيض. عالمگیری ص ۳۹ ج ۱ الباب السادس الفصل الرابع فی احکام الحیض مطبوعه کوئٹه.

۲- اگر بغیر اس کے زنا میں مبتلا ہو جانے کا ظن غالب ہو تو زنا سے تحفظ کے لئے ایسا کر لینے سے امید ہے کہ عذاب نہ ہوگا۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مباشرت از حائضہ

سوال:- جماع اور مباشرت میں کیا فرق ہے؟ بخاری شریف کے باب مباشرۃ الحائض نمبر۲۰۷، میں جو احادیث بیان کی گئی ہیں انہیں دیکھ کر بعض مرشدین نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ جو انسان اپنے نفس پر قابو نہیں پاسکتا وہ حائضہ کی شرم گاہ پر کپڑا رکھ کر خواہش پوری کر سکتا ہے۔ لیکن حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بہشتی زیور میں بحوالہ درمختار ص۱۹۴ ج۱، میں لکھا ہے کہ حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سواء اور سب باتیں درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے۔ علامہ شرنبلالی نے نورالایضاح میں باب الحیض والنفاس والاستحاضہ میں لکھا ہے کہ حالت حیض میں عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کسی حصہ سے تمتع حاصل کرنا یعنی لذت لینا حرام ہے۔ لہٰذا مباشرت اور جماع کے معنی کی تشریح فرمائیں اور مسئلہ کی وضاحت بھی فرمایئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جماع کو تو سب ہی جانتے ہیں، اس میں تو کوئی خفا نہیں۔ مباشرۃ کے معنی ہیں کھال سے کھال ملانا اور کبھی اس سے مراد لیتے ہیں مرد کے عضو مخصوص کا عورت کے عضو مخصوص سے بحالت شہوت بغیر کسی حائل کے ملانا جس کو مباشرت فاحشہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ مراقی الفلاح

---

[۲] وكذا الاستمناء بالكف وان كره تحريماً ولو خاف الزنا يرجىٰ أن لا وبال عليه الخ الدرالمختار علىٰ الشامي زكريا ص: ۳۷۱، ج:۳، باب مايفسدالصوم، مطلب في حكم الاستمناء بالكف. فتح القدير ص۳۳۰ ج۱ وعناية مع فتح القدير ص۳۳۰ ج۱ كتاب الصوم مايوجب القضاء والكفارة الخ، مطبوعه دارالفكر بيروت.

میں ہے[۱]۔ حائضہ سے مباشرت کی تین صورتیں ہیں، ایک حرام ہے وہ یہ کہ اس سے جماع یعنی ادخال کیا جائے، دوسری صورت جائز ہے وہ یہ کہ ناف سے اوپر اور گھٹنوں سے نیچے کے حصۂ جسم سے استمتاع کیا جائے، تیسری صورت میں اختلاف ہے وہ یہ کہ جماع تو نہ کیا جائے لیکن ناف سے گھٹنوں تک کے حصۂ جسم سے استمتاع کیا جائے، بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے، بعض نے منع کیا ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں اور اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک رحمہ اللہ ص:۳۲۶، ج:۱[۲]، پر یہ تفصیل مذکور ہے۔

بعض مرشدین کا جو قول آپ نے نقل کیا ہے آپ خود دیکھ لیں کہ بخاری شریف کی کس حدیث سے ثابت ہے حضرت عائشہؓ کا ارشاد اس باب میں مذکور ہے وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَهٗ کَمَا کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَمْلِکُ اِرْبَهٗ.[۳] اس کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی خواہش پر جیسے قابو یافتہ تھے تم میں کون ایسا قابو یافتہ ہے یعنی حالت حیض میں ناف سے گھٹنوں تک کے حصۂ جسم کو کپڑے سے مستور کرا دیتے تھے پھر ساتھ لیٹتے تھے اور پھر بھی پورے طور سے قابو یافتہ رہتے اور خواہش پوری نہیں کیا کرتے تھے تم میں کس کو یہ قوت ضبط حاصل ہے کہ ایسی حالت میں خواہش پوری نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

۱ مباشرة فاحشة وهي مس فرج أو دبر بذكر منتصب بلاحائل مراقی الفلاح ص ۴۱، فصل ینقض الوضوء اثناعشر شیئاً مطبوعه مصری. خلاصة الفتاوی ص ۱۵ ج ۱ الفصل الثالث فی الوضوء، مطبوعه لاهور. درمختار مع الشامی زكريا ص ۲۷۷ ج ۱ نواقض الوضوء.

۲ اعلم ان مباشرة الحائض على ثلاثة انواع احدها المباشرة في الفرج بالوطء وهو حرام بالنص والاجماع والثاني المباشرة بما فوق السرة ودون الركبة باليد أو الذكر وغيره وهو مباح بالاجماع والثالث الاستمتاع بما بينهما خلا الفرج والدبر فمختلف فيما بين الائمة وقال أبوحنيفة ومالك والشافعي واكثر العلماء لايجوز، اوجز المسالک ص: ۳۲۶، ج: ۱، مطبوعه امدادیة مكه مكرمه، باب مايحل للرجل من امرأته وهی حائض.

۳ بخاری شریف ص: ۴۴، ج: ۱، كتاب الحيض، باب مباشرة الحائض، رقم الحديث ۳۰۰ مطبوعه اشرفی دیوبند.

حالت حیض میں وطی

سوال:- اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں وطی کرلی اور مرد کو کچھ علم نہیں کہ حیض میں ہے یا طہر میں اور اس کی بیوی نے بھی اس بات کو شوہر کو نہیں بتایا، وطی سے فارغ ہونے کے بعد عورت نے پھر اپنے شوہر کو پوری بات بتادی کہ میں حیض کی حالت میں تھی، تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ مرد گناہ کا مرتکب ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے اپنے شوہر کو وطی کرنے پر اصرار کرے تو مرد کو ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے نیز عورت کی جانب سے یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر اصرار کو پوارنہ کیا جائے تو کوئی برا فعل نہ کر بیٹھے۔

الجواب حامداًومصلیاً

اگر حالت حیض میں مرد نے عدم علم کی بناء پر جماع کیا اور عورت کو معلوم ہے تو عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے مرد کو وطی پر مجبور کرے تو مرد کو وطی کرنا ایسی حالت میں بالکل درست نہیں ہے۔ **ووطأها في الفرج عالماً بالحرمة عامداً مختاراً كبيرةٌ لا جاهلاً ولا ناسياً ولا مكرهاً (كذا في البحر الرائق[1] ص:۱۹۷، ج:۱)**

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حالت حیض میں غلط فہمی سے صحبت کی سزا

سوال:- ایک عورت کی حیض کی عادت چار یوم کی تھی حسب معمول چوتھے روز دن کے

---

[1] البحر الرائق ص:۱۹۷، ج:۱، باب الحیض، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ، شامی کراچی ص۲۹۷ ج۱، باب الحیض. النہرالفائق ص ۱۳۲ ج۱ باب الحیض، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،

پانچ بجے حیض بند ہوگیا اور اس روز اس نے غسل بھی کرلیا اسی رات کو تقریباً رات کے ۱۱ربجے اس کے خاوند نے اس سے ہمبستری کی، صبح معلوم ہوا کہ خون جاری ہے رات کے تقریباً ہمبستری کرنے کے بعد علیٰ ہذا صبح پھر خون بند ہوگیا اور کچھ غلط فہمیوں کی بنا پر یہ سمجھتے ہوئے کہ اب خون بند ہوگیا ہے دن کے تقریباً ۱۲ربجے بعد زن وشوہر ہمبستر ہوئے حالانکہ خون جاری تھا جس کا بعد میں اندازہ ہوا (دونوں کو) اور وہ خون دوسرے روز صبح بند ہوگیا اس صورت میں ان پر کیا سزا شرعی طور پر واجب ہوتی ہے دونوں غریب ہیں اور غلط فہمی اور عدم معلومات کی بنا پر یہ فعل ان سے سرزد ہوا خصوصاً عورت کے اس قول پر کہ خون بند ہوگیا ہے جس کی علامت اس کا غسل کرنا اور باندھی ہوئی پٹی کو کھول ڈالنا بھی تھا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس صورت مین عندالحنفیہ شرعاً کوئی گناہ صدقہ وغیرہ واجب نہیں غلط فہمی کی بناء پر جو کچھ ہوگیا توبہ واستغفار کرلیں، واختلف العلماء في وجوب الكفارة فقال الشافعيؒ في اصح قوليه وهو الجديد، ومالک وأبوحنيفة واحمد رحمهم الله في احدى الروايتين وجماهير السلف انه لاكفارة عليه وعليه ان يستغفرو يتوب اهـ (بذل المجهود[1] ص:۱۵۸، ج:۱ باب في اتيان الحائض) بحالت علم وعمد ایک دینار یا نصف دینار تصدق کرنا مستحب ہے[2]، تاکہ آئندہ پوری احتیاط سے کام لیا جائے، ثم هو اى وطء الحائض كبيرة لوعامداً مختاراً عالماً بالحرمة لاجاهلاً أو مكرها أو ناسياً فتلزمه التوبة ويندب تصدقه بدينار أو نصفه اهـ (درمختار[3]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲۰رذی الحجہ ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/۱۲/۶۷ھ

---

[1] بذل المجهود ص:۲۷۹، ج:۱، مطبوعه بيروت. باب في ايتان الحائض. مطبوعه رشيديه سهارنپور ص:۱/۱۵۸.

[2] ويستحب أن يتصدق بدينار أونصف دينار الهندية ص ۳۹ ج ۱. (بقيه آئنده صفحه پر)

حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کیسا ہے؟

سوال: -حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حائضہ عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا شرعاً درست ہے جب کہ وہ پاکی کا اہتمام کرتی ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۸/۱۱/ ۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۹/ذی قعدہ ۵۷ھ

عورت آئسہ کب ہوتی ہے؟

سوال: -ایک حیض والی عورت کا حیض بند ہو گیا، اب کتنی مدت حیض بند رہنے سے بیماری میں آئسہ کا حکم کیا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

حنفیہ کے نزدیک پچپن سال کی عورت آئسہ ہوتی ہے۔اتنی مدت کے اندر حیض آنے کی امید رہتی ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۲/ ۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۲/۱۹ ۵۷ھ

(گذشته کا بقیه) مطبوعه کوئٹه کتاب الطهارة، الفصل الرابع فی احکام الحیض الخ.

[۳] درمختار علی الشامی نعمانیه ص ۱۹۸ ج ۱ . شامی زکریا ص: ۴۹۴، ج: ۱، باب الحیض.

(صفحہ ہذا) [۱] ولا یکره طبخها ولا استعمال مامسته من عجین أوماء أونحوهما (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

ایامِ حیض میں مناجات مقبول کا پڑھنا

سوال:- مستورات ایامِ حیض میں مناجات مقبول پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مناجات مقبول میں عربی والی دعا میں قرآن شریف کی آیت بھی ہوتی ہے، لہٰذا اردو والی منظوم دعائیں الگ مجلد کروا کر پڑھنا چاہیئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کپڑے رومال وغیرہ سے پکڑ کر اردو کی دعائیں پڑھنا درست ہے[1]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حالتِ حیض میں بیوی کے عضو مخصوص کو دیکھنا اور چھونا

سوال:- بیوی کے حائضہ ہونے کی حالت میں ماتحت السرہ نیز اعضاء مخصوصہ کو دیکھنا چھونا کیسا ہے۔

(گذشتہ کا بقیہ) الا اذا توضأت بقصد القربة (الشامی نعمانیه ص:۱۹۴، ج: ۱، مطبوعه زکریا ص:۴۸۶، ج: ۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، طحطاوی مع المراقی ص۱۱۶ باب الحیض، مطبوعه مصر.

[۲] ان الحیض موقت الی سن الایاس واکثر المشائخ قدروه بستین سنة ومشائخ بخارا وخوارزم بخمس وخمسین سنة فمارأت بعدها لایکون حیضاً في ظاهر المذهب، شرح وقایه ص:۱۰۸، ج: ۱، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، باب الحیض، الدرالمختار نعمانیه ص:۶۰۲، ج:۲، وشامی زکریا ص۱۹۶، ج۵، باب العدة، مطلب في عدة الموت. تاتار خانیه ص۳۲۷ ج۱، نوع فی الحیض، مطبوعه کراچی،

(صفحہ ہٰذا) [۱] ویمنع مسه اي القرآن ولوفي لوح ودرهم اوحائط الا بغلافه المنفصل الخ شامی زکریا ص۴۸۸/ ۱، کتاب الطهارة، باب الحیض، حلبی کبیری ص۵۷، مطبوعه لاهور، تاتارخانیه ص۳۳۳/ ۱، فی الاحکام التی تتعلق بالحیض، مطبوعه ادارةالقرآن کراچی،

الجوب حامداًومصلیاً

درمختار میں ہے،وھل یحل النظر ومباشرتھا له فیه تردد الخ. شامی میں ہے:ای بشھوۃ وھذا کالاستثناء من عموم حل ما عدا القربان واصل التردد لصاحب البحر حیث ذکر ان بعضھم عبر بالاستمتاع فیشمل النظر وبعضھم بالمباشرۃ فلا یشمله ومال الی الثانی ومال اخوہ فی النھر الی الاول وانتصر العلامة للاول واقول فیه نظر الی ان قال ولا یخفی ان الاول صریح فی حل عدم النظر الی ماتحت الازار والثانی قریب منه وقال بعد اسطر واستظھر فی النھر الثانی لکن فیما اذا کانت مباشرتھا له بما بین سرته ورکبته کما اذا وضعت یدھا علی فرجه کما اقتضاہ کلام البحر لااذا کانت بما بین سرتھا ورکبتھا کما اذا وضعت فرجھا علی یدہ الخ، (ردالمحتار[1] نعمانیة ص:۱۹۴-۱۹۵، ج:۱، باب الحیض)

ان عبارات سے معلوم یہ ہوا کہ بیوی کے ماتحت السرۃ اعضاء مخصوصہ حالت حیض میں دیکھنے اور چھونے کی اجازت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجوب صحیح:بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶؍۴؍۸۹ھ

حالت حیض میں جماع

سوال:-اگر مرد نے حالت حیض میں عورت سے جماع کیا جبکہ مرد کو حیض کا علم نہیں، عورت کو علم ہے تو گناہ کس پر ہے، نیز اگر عورت حالتِ حیض میں غلبۂ شہوت کی وجہ سے مرد کو جماع پر مجبور کرے جبکہ مرد کو حالت حیض کا علم ہو تو کیسا ہے؟

[1] درمختار مع الشامی زکریا ص:۴۸۷، ج:۱، شامی کراچی ص:۲۹۲، ج:۱، باب الحیض،

الجوب حامداًومصلیاً

اگر حالت حیض میں مرد نے عدمِ علم کی بناء پر جماع کیا اور عورت کو معلوم ہو تو عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی۔ نیز اگر عورت حالت حیض میں بوجہ غلبۂ شہوت کے مرد کو وطی پر مجبور کرے تو مرد کو وطی کرنا ایسی حالت میں بالکل درست نہیں ہے۔ **ووطأها فی الفرج عالما بالحرمة عامدا مختارا کبیرة لا جاهلا ولا ناسیا ولا مکرها کذا فی البحر الرائق[1] ص ۱۸۹/۱.** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حالت حیض میں استمتاع

سوال:- زید کی بیوی ایام حیض کے اندر ہے، زید قوت شہوت کی بنا پر حرام کاری کا قصد کرنے پر مجبور ہے، ایسی صورت میں زید اپنی بیوی سے ایام حیض میں مباشرت کرسکتا ہے، یا نہیں؟ اس کے علاوہ اگر کوئی اور صورت ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے، حرام کاری تو حرام ہے ہی اس کا کیا پوچھنا، ناف سے گھٹنے تک کے علاوہ بقیہ جسم سے استمتاع کی گنجائش ہے،[2] زید کو چاہئے کہ ایام

---

[1] **البحر الرائق کوئٹہ ص۱۹۷/۱، باب الحیض، مجمع الانہر ص۸۰/۱، باب الحیض، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، الدر المختار مع الشامی زکریا ص۴۹۴/۱، باب الحیض قبیل مطلب فی حکم وطء المستحاضة.**

[2] **وهو یمنع قربان ما تحت الازار کالمباشرة والتفخیذ ویحل القبلة وملا مسة فوق الازار الخ، مجمع الانہر ص: ۸۰، ج: ۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، باب الحیض.**

ویمنع قربان ما تحت ازار یعنی مابین سرة ورکبة فیجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها الخ، درمختار مع الشامی زکریا ص: ۴۸۶، ج؛ ۱، باب الحیض. شامی کراچی ص: ۲۹۱، ج: ۱، زیلعی ص۱۶۴ ج۱ باب الحیض، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

حیض میں صبر کرے یا روزے رکھے یا پھر دوسری شادی بھی کر لے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴؍۷؍۸۷ھ

حالت حمل میں وطی

سوال:- حاملہ بیوی سی وطی کرنا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو وضعِ حمل سے کتنے دن پہلے چھوڑ دینا چاہیئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شوہر کو حاملہ بیوی سے وطی کرنا درست ہے علاوہ ان ایام کے جبکہ وطی، بچہ کو مضر ہو[۱] اور اس سلسلہ میں حکیم حاذق سے معلوم کرلیا جائے کہ کب وطی بچہ کو مضر ہوتی ہے؟ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

استحاضہ

سوال:-(۱) ایک عورت استحاضہ کے مرض میں عرصہ سے مبتلا ہے، خون برابر جاری رہتا ہے۔ مہینہ میں کبھی کبھی دو تین دن کا وقفہ ہوتا ہے کبھی وہ بھی نہیں اور اپنی قدیم عادت بھی اسے یاد نہیں ہے۔

۲- مہینہ کی کن تاریخوں کو وہ طہر شمار کرے اور کن تاریخوں کو حیض سمجھے؟

۳- کن دنوں میں نماز روزہ تلاوت کی پابندی کرے اور کن دنوں میں نہ کرے؟

---

[۱] کمایستفاد من هذه العبارة لایحل له وطؤها بما یؤدی الیٰ اضرارها الخ شامی زکریا ص ۳۸۱ ج۴، کتاب النکاح، باب القسم.

نوٹ:- حکیم الامت حضرت مولینا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ (بیوی) میاں کے پاس نہ جائیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے۔ الخ بہشتی زیور مکمل ومدلّل ص۵۴/۹ حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان، مطبوعہ ادارۂ تھانوی دیوبند۔

٤- جن دنوں میں اس پر نماز روزہ فرض ہے اس کی تعیین فرمائیں۔

٥- جن دنوں میں وہ نماز پڑھ سکتی ہے ان دنوں میں وہ وضوکر کے قرآن پاک کی تلاوت کرسکتی ہے اور قرآن پاک چھوسکتی ہے یا نہیں؟

٦- طہر اور حیض کے دنوں کی تشریح فرمائیں اور قرآن پاک کی تلاوت کے حکم کو بھی واضح فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی عورت تحری کرے یعنی اگر اس کو اپنی عادت قدیمہ یادنہیں اور لون سے بھی نہیں پہچانتی تو دل پر بہت زور ڈال کر غور کرے اور خوب سوچے اور اللہ سے دعا کرے، پھر جن ایام کے متعلق اسکا دل گواہی دیکہ یہ حیض کے ایام ہیں انکو حیض کا زمانہ تصور کرلے، ان میں نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ تلاوت کرے نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگائے، ان ایام کے علاوہ بقیہ ایام میں یہ سب کام کرے گی، البتہ ہر نماز کے وقت تازہ وضوکرے گی اور اس وضو سے نماز فرض، سنت، نفل سب کچھ پڑھے گی اور تلاوت بھی کریگی، قرآن پاک کو ہاتھ بھی لگائیگی [۱] اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے اور پریشانی دور کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۸/ ۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

بچہ کی ولادت پر نفاس نہیں آیا

سوال:-عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس نہیں آیا تو اسپر غسل واجب ہے یا نہیں؟

[۱] ومن نسیت عادتها وتسمى المحيرة والمضلة وحاصله انها تتحرى اى ان وقع تحريها على طهر تعطى حكم الطاهرات وان كان على حيض تعطى حكمه اى لان غلبة الظن من الادلة الشرعية، درمختار مع الشامی زکریا ص ۴۸۰ ج ۱، باب الحيض. عالمگیری ص ۴۰ ج ۱ الفصل الرابع فی احكام الحيض و النفاس مطبوعه كوئٹه. تاتار خانیه ص ۳۷۲ ج ۱ نوع آخر فی الاضلال، مطبوعه کراچی.

الجواب حامداًومصلیاً

قولِ مختار یہ ہے کہ غسل واجب ہے [۱] (کذافي ردالمحتار ص:۱۱۳، ج:۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۹/ ۹۰ھ

حیض کا ناوقت آنا!

سوال:- اگر کسی خاتون کوایام حیض اس طرح شروع ہوکہ اول خون کے چند قطرات نمودار ہوں اور پھر اسکے بعد دس دن تک خون بالکل نظر نہ آئے لیکن دس دن کے بعد پھر حیض کی برآمد کثرت سے شروع ہواور یہ سلسلہ تقریباً پانچ چھ دن تک جاری رہے تو ایام حیض پا کی اورنماوغیرہ کے لئے کب سے شمار کئے جائیں گے، مثلاً اگر ۲۱/جولائی سے قطرات حیض برائے نام نمودار ہوں اور پھر ۳۱/جولائی سے سیلان بکثرت ہواور ۴/۱۴اگست تک جاری رہے تو ایام حیض کس تاریخ سے کس تاریخ تک شمار کئے جائیں گے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جب اول قطرات نمودار ہوئے پھر دس دن تک کوئی اثر معلوم نہیں ہوا تو یہ چند قطرات حیض میں شمار نہیں ہونگے بلکہ یہ دس روز مسلسل پا کی کے شمار ہونگے اسکے بعد جب بکثرت سیلان

---

[۱] أو ولدت ولم تر دماً هذا قول الامام وبه اخذ أكثر المشائخ وعند أبي يوسف وهورواية عن محمد لاغسل عليها لعدم الدم صححه في التبيين والبرهان كما بسطه في الشرنبلالية ومشى عليه في نورالايضاح لكن في السراج ان المختار الوجوب احتياطاً وهو الاصح (الشامي نعمانيه ص:۱۱۳، ج:۱، وشامي زكريا ص:۳۰۷، ج:۱ كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل. عالمگيرى ص۳۷ ج ۱ الفصل الثانى فى النفاس، مطبوعه كوئٹه. الدر المنتقى علىٰ مجمع الانهر ص ۸۲ ج ۱ باب الحيض، دار الكتب العلميه بيروت.

ہوا اور مسلسل پانچ روز تک رہا تو ان پانچ دن کو ایام حیض میں شمار کرینگے صورت مسئولہ میں ۲۱/ جولائی سے ۳۰/ جولائی تک حیض نہیں ۳۱/ جولائی سے ۴/ اگست تک ایام حیض ہونگے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حائضہ پاک ہوجائے تو اس کے روزہ کا حکم!

سوال: -اگر عورت اپنے حیض سے صبح ۱۱/ بجے سے قبل پاک ہوجائے تو کیا اس دن روزہ سے رہنا اس کیلئے واجب ہوگا؟ اور اس دن کے روزہ کی قضا ہوگی ماہ رمضان میں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس دن کا روزہ نہیں ہوا بعد میں قضا رکھے البتہ اس دن بھی شام تک روزہ دار کی طرح کچھ کھائے پیئے نہیں، **یجب الامساک بقیة الیوم علی من فسد صومه وعلی حائض ونفساء طهرتا بعد طلوع الفجر،** (مراقی الفلاح[2]) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حیض کے ایام میں بیوی سے وطی کرنیکے بعد کیا دو غسل ضروری ہیں یا ایک ہی کافی ہے؟

سوال: - (۱) جب مجھے مہینہ ہوا تو تین چار دن گذر گئے مگر غسل نہ کر پائی تھی کہ میرا شوہر

---

[1] اقله ای الحیض ثلاثة ایام بلیالیها واکثره عشرة والناقص عن اقله والزائد علی اکثره استحاضة (الدرالمختار علی هامش الشامی نعمانیه ملخصاً ص ۱۸۹ ج ۱ شامی کراچی ص ۲۸۴، ج ۱، باب الحیض.

[2] مراقی الفلاحی علی الطحطاوی ص: ۵۵۸، مطبوعه مصر. کتاب الصوم. مجمع الانهر ص ۳۷۳ ج ۱ کتاب الصوم مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. تبیین الحقائق ص ۳۲۲ ج ۱ باب مایفسد الصوم ومالا یفسده، مطبوعه امدادیه ملتان.

آیا اور باوجود منع کرنے کے نہ مانا اور خواہش پوری کرلی تو اب دو غسل کرنے پڑینگے ایک ہفتہ کی ناپاکی کا، دوسرے شوہر کے آنے کا، اجتماع والی عورتوں نے کہا ۱۱/ڈھیلے ہونے چاہئیں، سر دھوکر ڈھیلے سے استنجاء پاک کرکے ناف کے نیچے تک بدن کو دھوؤ پھر وضو کرکے نہاؤ پھر دوبارہ ناف سے نیچے تک باقاعدہ وضو، کرو تب نہاؤ تب پاک ہوسکتی ہو لہٰذا آپ شرع شریف سے مطلع فرمائیں۔

(۲) میرا شوہر رات کو میرے پاس آیا صبح کو غسل کرنے کی کسی کو مہلت نہ مل سکی اس طرح تین رات گذر گئیں تو غسل تین روز کرے یا ایک ہی دفعہ سے پاک ہو جائینگے، اجتماع کرنے والی عورتوں نے تین دفعہ بتلایا ہے لہٰذا عورتوں کے غسل کا طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

۱- ان دونوں باتوں کی وجہ سے دو غسل واجب نہیں ہونگے بلکہ ایک ہی غسل کافی ہے[۱]۔ ایک غسل میں جتنے پانی کی ضرورت ہوتی ہے بس وہی کافی ہے ۱۱/ڈھیلے سے استنجاء بھی غلط ہے بہشتی زیور میں غسل کا طریقہ لکھا ہے اس کے موافق غسل کرلیا جائے۔

۲- تین رات غسل نہ کرنا اور نمازیں قضا کرنا کبیرہ گناہ ہے[۲] سخت وبال کی چیز ہے مگر شوہر کے تین روز صحبت کرنے سے تین غسل واجب نہیں ہوں گے، ایک ہی غسل کافی ہوگا جس نے دو یا تین دفعہ غسل کرنا بتایا ہے اسنے غلط بتایا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] ویکفی غسل واحد لعید و جمعة اجتمعا مع جنابة کمالفرضی جنابة و حیض الخ الدر المختار علی الشامی کراچی ص ۱۶۹ ج ۱ مطلب فی رطوبة الفرج.

[۲] وتارکھاعمداً مجانة (تکَاسُلاً) فاسق (درمختار علی الشامی نعمانیه ص:۲۳۵، ج ۱، اول کتاب الصلوة، قوله فاسق لعل المرادبه من یرتکب الکبائر شامی نعمانیه ص:۳۷۶، ج: ۱ باب الامامة، طحطاوی ص ۲۴۵ فصل فی بیان الاحق بالامامة، مطبوعه مصری.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم :
معذور و بیمار کے احکام

معذور کی تعریف اور اس کا حکم

سوال:- مسئلہ یہ ہیکہ ناچیز ایک بیماری میں مبتلاء ہے مجھے ریح کی بیماری ہے وضو کرتا ہوں لیکن بار بار پیچھے کی راہ سے ہوا نکل جاتی ہے کوئی وقت پانچ منٹ کے بعد یا دس منٹ کے بعد دیا پندرہ منٹ کے بعد ہوا نکلتی رہتی ہے کئی بار تو ایک منٹ بھی نہیں ہوتا ہے کہ ہوا نکل جاتی ہے اس وجہ سے مجھے نماز میں بہت تکلیف ہوتی ہے مہربانی فرما کر کچھ راستہ بتائیے کہ اس کے بارے میں شریعت کا کیا مسئلہ ہے بار بار وضو چلے جانے کی وجہ سے میں نماز کو ایک بار وضو کر کے ادا کر لیتا ہوں تو نماز ہوگئی یا نہیں؟ اور اس طرح نماز اداء کی ہوئی نماز کو لوٹانا پڑے گا یا نہیں؟ یا نماز ہو جائے گی کبھی کبھی جاگ کر اٹھنے کے بعد کبھی کبھی وضو ۲۰ یا ۲۵ منٹ تک رہتا ہے یا کبھی آدھ گھنٹہ تک بھی رہتا ہے روزانہ پانچ وقت کی نماز میں سے ایک دو بار کی نماز میں ہی ایسا نہیں ہوتا باقی اکثر ٹائم بھی ہوتا رہتا ہے، ہوا نکلنے کا ایسا موقع کبھی کبھی پیش آتا ہے باقی اکثر ٹائم پر ہوا چھوٹتی رہتی ہے مجھے یہ بیماری دو تین سال سے ہے میں ابھی تک تو نمازوں کو ایک بار ہی وضو کر کے ادا کرتا رہتا ہوں پر دو تین بار بھی وضو کیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ایک دفعہ آپ اندازہ کرلیں اس طرح کہ مثلاً مغرب کا وقت ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ہوتا ہے اس پورے وقت میں اگر آپ کو اتنا وقت بھی نہ ملے کہ آپ وضو کر کے مغرب کی نماز اس وضو سے ادا کرسکیں بلکہ ہوا نکلتی رہے تو آپ معذور ہیں آپ کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت آنے پر تازہ وضو کرلیا کریں پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو پھر وضو کرلیں غرض ایک وقت کی نماز کے لئے ایک وضو کافی ہے اور دوسرے وقت کی نماز کے لئے دوسری وضو کریں جب تک وقت باقی رہیگا اس وضو سے نماز درست ہوگی غرض اس طرح وقت کے اندر اندر ہوا نکلنے سے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں پھر آپ معذور ہی رہیں گے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت کی نماز کا حال ایسا ہی رہے بلکہ پورے وقت میں ایک دوبار ہوا نکلتی رہے تب بھی معذو ہوں گے اگر چہ ۲۰، ۲۵ منٹ تک ہوا نہ نکلے جب کسی ایک نماز کا پورا وقت مثلا مغرب کا وقت ڈیڑھ گھنٹہ اس طرح گذر جائے کہ بالکل ہوا نہ نکلے تو آپ معذور نہیں رہیں گے پھر جب بھی ہوا نکلے دوبارہ وضو کی ضرورت ہوگی خدائے پاک آپ کو شفا عطا فرمائے[1] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۸/۲۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۸۸/۹/۱ھ

---

[1] صاحب عذر من به سلس بول او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة ولو حكما وهذا شرط العذر فى حق الابتداء وفى حق البقاء كفى وجوده فى جزء من الوقت وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة وحكمه الوضو لكل فرض ثم يصلى به فيه فرضا ونفلا الخ، درمختار مع الشامى زكريا ص: ۵۰۴-۵۰۵، ج ۱، شامى كراچى ص: ۳۰۵، ج: ۱، باب الحيض مطلب فى احكام المعذور، مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. طحطاوى على المراقى ص ۱۱۸-۱۱۹ قبيل باب الأنجاس، مطبوعه مصرى.

معذور کی تعریف اور اس کا حکم

سوال:- زید کو عارضہ ریح کا ہے یعنی اس کی ریح جلدی جلدی خارج ہوتی رہتی ہے وضو اس کا قرار نہیں پکڑتا بعض وقت یا بعض دن ایسا ہوتا ہیکہ وضو ایک گھنٹہ تک قائم رہتا ہے اور بعض روز کئی کئی روز ایسے گذرتے ہیں کہ وضو دس دس منٹ بلکہ اس سے بھی پہلے ٹوٹ جاتا ہے اس اخراج ریح کی صورت میں وہ شخص فرض قضا نمازوں کو کس طرح ادا کرے آیا ایک دفعہ تازہ وضو کر کے تمام دن اسی ایک وضو سے پڑھتا رہے خواہ بیچ میں ریح خارج ہو رہی ہو یعنی وضو نہ رہا ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ایک مرتبہ کسی نماز کا کامل وقت اس حالت میں گذر جائے کہ اخراج ریح مسلسل رہے یعنی اتنی دیر کے لئے بھی بند نہ ہو کہ وہ وضو کر کے وقتیہ نماز پوری کر سکے تب تو یہ شخص معذور ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ہر وقت کے لئے اس کے ذمہ وضو ضروری ہے اور اس وضو سے فرض، نفل، ادا، قضا جو دل چاہے پڑھتا رہے، خروج ریاح ناقض نہیں ہوگا وقت خارج ہونا اس کے حق میں ناقض وضو ہے۔ ہر وقت کے لئے علیحدہ وضو ضروری ہے اور یہ شخص معذور رہے گا جب تک کہ کسی ایک نماز کا کامل وقت عذر سے خالی نہ گذر جائے، یعنی معذور رہنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عذر مسلسل رہے البتہ یہ ضروری ہے کہ ہر نماز کے کامل وقت میں ایک دو مرتبہ عذر کا تحقق ہو جائے اور جب ایسی حالت آجائے گی کہ کامل وقت ایک مرتبہ بھی عذر سے خالی گذر جائے گا تو یہ شخص معذور نہ رہے گا اور اگر کسی کامل نماز کا وقت ایسا نہیں گذرا کہ اس کو عذر سے خالی رہ کر نماز کا ادا کرنا ممکن ہو، بلکہ اتنی گنجائش مل جاتی ہے کہ ہر وقت میں نماز بلا عذر ادا کر سکتا ہے

تو یہ معذور نہیں ہے خروج ریاح اس کے حق میں ناقض وضو ہے (هكذا في الطحطاوى)[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۱۰/۱۱/ ۵۶ھ

معذور کی نماز و امامت

سوال: - (الف) میں ایک مرض میں عرصۂ دراز سے مبتلا ہوں اور وہ ہے کثرتِ ریاح کا خروج ہر ۲/۳ منٹ پر خروج ریاح ہوتا رہتا ہے، تو کیا میں فجر کے وضو سے نمازِ اشراق اور تلاوت قرآن پاک کرسکتا ہوں؟ یعنی ہوا کو روک کر رکھوں اور باوضو رہوں۔

(ب) جس گاؤں میں رہتا ہوں اس میں معمولی پڑھے لکھے لوگ ہیں، اکثر قراءتِ نماز میں غلط پڑھتے ہیں، اعضاءِ وضو خشک رہ جاتے ہیں، اور اس کی پرواہ نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے پیچھے میری نماز درست ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں تو پنجگانہ نماز کی امامت کرسکتا ہوں یا نہیں؟

---

[1] تتوضا المستحاضة ومن به عذر كسلس بول أو استطلاق بطن وانفلات ريح لوقت كل فرض ويصلون به اى بوضوئهم في الوقت ماشاؤا من الفرائض وماشاؤا من النوافل ويبطل وضوء المعذورين بخروج الوقت فقط ولا يصير معذورا حتى يستوعبه العذر وقتا كاملاً ليس فيه انقطاع لعذره بقدر الوضوء والصلاة اذلووجد لايكون معذوراً وهذا الاستيعاب شرط ثبوته اى العذر وشرط دوامه وجوده في كل وقت بعد ذلك ولومرة وشرط انقطاعه وخروج صاحبه عن كونه معذوراً خلوّ وقت كامل عنه بانقطاعه حقيقة فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام والانقطاع (مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۱۱۸-۱۱۹ قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. الدرالمنتقى ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. شامى زكريا ص ۵۰۴ ج ۱ مطلب فى احكام المعذور.

یعنی جب تک امامت کروں ہوا کو زبردستی روکے رکھوں، اگر نہیں کرسکتا تو گھر میں نماز ادا کروں؟ نیز اس حالت میں نمازِ تراویح کی امامت صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) جو شخص شرعاً معذور ہے اس کو ہر وقت کی نماز کے لیے وضو ضروری ہے، پھر وقت ختم ہونے سے اس کا وضو باقی نہیں رہے گا، فجر کا وضو سورج نکلنے سے ختم ہو جائے گا، اشراق کے لئے علیحدہ وضو کی ضرورت ہوگی، پھر اس وضو سے نوافل اور تلاوت کی اجازت ہوگی، حتی کہ ظہر کے لئے بھی جدید وضو کی ضرورت نہیں ہوگی، الا یہ کہ اس عذر کے علاوہ کوئی اور حدث پیش آ جائے[1]

(ب) اگر امام کی طہارت کامل نہ ہو، اعضاء وضو خشک رہ جائیں، یا نماز میں قرأت کی غلطی سے فساد آ جائے اور امام اصلاح نہ کرے تو ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں اور صاحب عذر بھی امامت نہیں کرسکتا، لہٰذا تنہا نماز پڑھنے میں وہ شرعاً معذور ہے۔[2] ترک جماعت کی وعید میں وہ نہیں آئے گا، اسی طرح نمازِ تراویح بھی درست نہیں ہوئی، ایسی حالت میں تراویح بھی تنہا پڑھی جائے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۱/ ۸۹ھ

---

[1] یتوضأ لوقت کل فرض ویصلی به فیه ما شاء من فرض ونفل وینقضه خروج الوقت الخ (شرح وقایه ص ۱۲۰) مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. باب الحیض. ملتقی الابحر ص ۸۴ ج ۱ فصل فی المعذور، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. عالمگیر ص ۴۱ ج ۱ الباب السادس الفصل الرابع فی احکام الحیض و النفاس و الاستحاضه، مطبوعه کوئٹه.

[2] ولاطاهر بمعذور الخ ولاقادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما الخ.(الدرالمختار علی الشامی نعمانیه ص: ۳۸۹، ج: ۱ باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی الخ. مجمع الانهر ص ۱۶۷ ج ۱ فصل فی الجماعة، دارالکتب العلمیه بیروت. عالمگیری ص ۸۴ ج ۱ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماماً لغیره، مطبوعه کوئٹه. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کیا کثیر الاحتلام معذور ہے!

سوال:-زید احتلام شدید کے مرض میں مبتلا ہے، تقریباً ہر روز ہی احتلام ہوتا ہے، بدن کے اعتبار سے کمزور اور لاغر ہے، ہر روز سردی کے موسم میں غسل کرنا بہت دشوار ہے، اگر غسل نہ کرے اور نماز پڑھے تو طبعی کراہیت محسوس ہوتی ہے ایسی صورت میں شرعی معذور کا حکم ہوگا یا نہیں؟

کشف الحاجہ ترجمہ مالا بدمنہ میں ہے کہ اگر کسی نمازی کا سارا بدن اور کپڑا ناپاک ہے اور وہ بے چارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہیں رکھتا تو اس کو اس ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ ستر ڈھانکنے کے بقدر کپڑا میسر نہ ہو ص ۱۹، اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مالا بدمنہ کے مسئلہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شخص بیمار ہے مثلاً دستوں کا عارضہ ہے یا اس کو کوئی زخم ہے جس سے ہر وقت رطوبت جاری رہتی ہے وہ نہ خود اپنے کپڑوں کو پاک کر سکتا ہے نہ وضو کر سکتا ہے صاحب فراش ہے تو وہ ایسی ہی حالت میں نماز ادا کرے، یا ایک لنگی مستقلاً نماز کے لئے تجویز کرلیں کہ جب ضرورت ہو اور سب کپڑے ناپاک ہوں تو اس کو استعمال کرلیا کریں بغیر نماز کے اس کو نہ استعمال کریں، مبادا وہ ناپاک ہوجائے، پھر احتلام سے جو نجاست بدن پر لگے اس کو پاک کرلیں[1] اگر غسل سے مرض پیدا ہوجائے یا مرض

(گذشتہ کا بقیہ) [2] فلا تجب على مريض الخ. (الدر المختار على الشامي نعمانيه ص ۳۶۳ ج ۱) باب الامامة. الدر المنتقى ص ۱۶۱ ج ۱ باب الجماعة دار الكتب العلميه، بيروت. عالمگيرى ص ۸۳ ج ۱ الفصل الاول فى الجماعة، مطبوعه كوئٹه.

(**صفحه هذا**) [1] مالابدمنه ص ۲۳، قبيل كتاب الصلاة. عالمگيرى ص ۳۱ ج ۱ الباب الرابع التيمم الفصل الثالث فى المتفرقات. الدر المنتقى ص ۶۸ ج ۱ قبيل باب المسح على الخفين، دار الكتب العلميه، بيروت.

میں شدت ہوجائے تو تیمّم کر کے نماز ادا کرلیا کریں طبعی کراہت کا خیال نہ کریں[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تقاطر مذی ہو تو وہ معذور ہے

سوال: - زید کو دو دن تک مذی کے قطرات نکلتے ہوں پھر دو دن بند ہوکر پھر یہ مرض شروع ہوجاتا ہے، کیا یہ بیماری میں شمار کیا جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بحالت قیام نماز پڑھتے وقت رکوع وسجود میں مذی کے قطرات نکلتے ہیں اور بیٹھ کر نہیں نکلتے تو نماز بیٹھ کر پڑھنی چاہئے[۲] اگر دو روز یہ حالت رہتی ہے کہ نماز پڑھنے کا وقت بغیر قطرات کے نہیں ملتا تو وہ دو دن میں معذور ہے پھر جب یہ حالت نہیں رہتی تو وہ معذور نہیں رہتا[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۸۸ھ

---

[۱] اگر مصلی برآب قادر نباشد بہ سبب خوف حدوث بیماری یا درنگ در شفا یا زیادت مرض... تیمّم کند مالا بدمنہ ص ۲۳۔ مجمع الانهر ص ۵۸ ج ۱ باب التيمم مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. هدايه ص ۴۹ ج ۱ باب التيمم، مطبوعه تهانوى ديوبند.

[۲] أما اذا كان يمكنه رده بجلوس في الفرض و نحوه وجب رده به و خرج عن أن يكون صاحب عذر الخ طحطاوى علىٰ المراقى ص ۱۱۹ قبيل باب الانجاس، مطبوعه مصرى.
وكذا لو سال عند القيام يصلى قاعداً الخ شامى زكريا ص ۵۰۸ ج ۱ مطلب فى احكام المعذور. الدر المنتقىٰ ص ۸۶ ج ۱ قبيل باب الأنجاس، دار الكتب العلميه بيروت.

[۳] وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه امساكه او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة ان استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة الخ، درمختار على الشامى زكريا ص: ۵۰۴، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، فى احكام المعذور. هدايه ص ۶۷ ج ۱ باب الحيض والمستحاضة فصل، مطبوعه تهانوى ديوبند. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پیشاب کے بعد جس کو قطرہ آتا رہتا ہو وہ کب معذور ہوگا؟

سوال: - بعض اوقات روئی نہیں رکھ پاتا ہوں تو کیا میں معذور نہیں ہوں جب کہ ۳۰-۴۰ منٹ تک بلا مبالغہ پیشاب میں لگتے ہیں کھڑے ہوکر بیٹھ کر چل کر ہر طرح قطرۂ پیشاب نکالتا ہوں اور بعض دفعہ ۴۵/منٹ بھی لگ جاتے ہیں ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ۱۵-۲۰، منٹ میں فرصت مل جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

محض اتنی سی بات سے آپ معذور نہیں البتہ اگر کسی نماز کا پورا وقت اسی حالت میں گذر جائے کہ برابر قطرہ آتا رہے اور اتنی مہلت نہ مل سکے کہ آپ وضو کرکے نماز پڑھ لیں تو آپ معذور ہوجائیں گے لیکن جب ایسا نہیں بلکہ ۳۰-۴۰، منٹ کے بعد آپ مطمئن ہوجاتے ہیں اور قطرہ نہیں آتا تو آپ معذور نہیں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

پیشاب کے بعد قطرہ کا آنا

سوال: - ایک شخص ہیں جنہیں پیشاب کی بیماری ہے کہ استنجاء کرنے کے بعد کچھ دیر تک قطرے آتے رہتے ہیں ایک مولوی صاحب نے بتلایا کہ نماز سے آدھ گھنٹہ پہلے استنجاء کرلیا کیجئے پھر لنگی کو بدل کر دوسری لنگی پہن کر نماز پڑھ لیا کیجئے اگر یہ مسئلہ مولوی صاحب کا صحیح ہے تو اب

(گذشتہ کا بقیہ) ملتقی الابحر ص ۸۴ ج ۱ فصل فی المعذور، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت.

(صفحہ ہذا) [1] ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا يجدفي جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا من الحدث الٰى قوله وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلي به الخ. مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ دار الكتب العلميه، بيروت. النهر الفائق ص ۱۳۹ ج ۱ دار الكتب العلميه، بيروت فصل فى المعذور. الدر المختار مع الشامي نعمانيه ص: ۲۰۲، ج: ۱، شامی زكريا ص؛ ۵۰۴، ج: ۱، مطلب في احكام المعذور) باب الحيض.

جو قطرے آئے اس کی وجہ سے عضو کو دوبارہ دھوئے یا نہیں یا صرف لنگی بدل کر نماز پڑھ لے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ شخص شرعاً معذور ہے تو اس کو اب دوبارہ عضو دھونے کی ضرورت نہیں اور یہ لنگی بدلنا بھی واجب نہیں[1] بلکہ محض تقلیل نجاست کیلئے ہے اگر وہ شرعاً معذور نہیں تو اس کو عضو دھونا بھی ضروری ہے اور وضو کا اعادہ بھی لازم ہے محض لنگی بدلنا کافی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیشاب کے بعد قطرہ آنے سے وضو کا حکم!

سوال:- مجھے دو سال سے پیشاب کے بارے میں خلل ہوتا آرہا ہے وہ یہ کہ جب پیشاب کرتا ہوں اور پانی سے صاف کرنے کے بعد دو تین بار کبھی زیادہ قطرے پیشاب کے نکلتے ہیں لیکن وہ قطرے نکلنے کے بعد پھر دوبارہ پیشاب کو جانے تک نکلتے نہیں، کبھی کبھی پانی کے بغیر کپڑے سے صاف کرے تو وہ قطرے نہیں نکلتے، یہ سلس البول کی طرح نکلتے نہیں بلکہ جب پیشاب کو جاتا ہوں اسکے بعد نکلتا ہے ایک دن میں دس مرتبہ پیشاب کرنے گیا تو پھر دس مرتبہ ہی وہ قطرے نکلتے ہیں اس کیلئے کئی علاجوں سے ناکام ہوگیا اور اس سے اطمینان سے عبادت نہیں کرسکتا ہوں اب جوبات ہے کہ پیشاب کے بعد وضو کرتا ہوں اس وقت یا وضو سے فارغ ہونے کے بعد نکلتا ہے تو یہ وضو فی المذہب الشافعی ادا ہوگیا یا نہیں؟ اور ایک وضو سے کئی فرض کی نماز پڑھ سکتا ہوں اور وقت آنے سے پہلے نماز کیلئے اس حالت میں وضو کر سکتا ہوں یا نہیں؟

---

[1] (قوله وحكمه) اى العذر او صاحبه (الوضوء لاغسل ثوبه) اى ان لم يفد كمايأتى متناً (ونحوه) كالبدن والمكان الخ. (الشامي نعمانيه ص ۳۰۳ ج ۱) مطلب في احكام المعذور) باب الحيض.
الدرالمنتقى ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور، مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت.

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلس البول نہیں جسکی وجہ سے آدمی شرعی معذور ہوجاتا ہے۔[۱] اس لئے وضو کے بعد جب پیشاب کا قطرہ نکل آئے گا تو وضو باقی نہیں رہے گا دوبارہ وضو کی ضرورت پیش آئیگی وضو کے بعد جب قطرے نہ آئیں تو اس وضو سے متعدد نمازیں پڑھ سکتے ہیں وقت سے پہلے بھی وضو کر سکتے ہیں، قطرے سے تحفظ کیلئے ڈھیلا یا کپڑا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۹ ۹۶ھ

سلسل بول کا حکم!

سوال:- ایک شخص جسکا پیشاب پر قابو نہیں ہر وقت نکلتا رہتا ہے کسی بھی وقت پاک نہیں رہتا ہر وقت پیشاب سے کپڑے ناپاک رہتے ہیں میرے پاس کوئی انتظام بھی نہیں کہ میں ہر وقت کپڑے بدلتا رہوں کیونکہ نہ تو میرے پاس اتنے کپڑے ہیں اور نہ ہی وسائل ایسی صورت میں کیا کروں، کیا میں ایسی مجبوری میں نماز ادا کرسکتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو کس صورت میں مسجد میں جا کر یا گھر پر ہی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی حالت میں آپ شرعاً معذور ہیں ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز ادا کرلیا

---

[۱] صاحب عذر من به سلس بول لا یمکنه امساکه ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلوة مفروضة وحکمه الوضوء لا غسل ثوبه لکل فرض (شامی نعمانیه ص: ۲۰۳/ ۱، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور) عالمگیری ص ۴۱ ج ۱ الفصل الرابع فی احکام الحیض، مطبوعه کوئٹه. مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ باب الحیض، فصل فی المعذور، دارالکتب العلمیه، بیروت.

کریں پیشاب کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں نہ کپڑے بدلنا لازم ہے[۱] مسجد میں پیشاب نکلنے کا اندیشہ ہو تو مسجد میں نہ جائیں، مکان پر ہی ادا کرلیا کریں[۲]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲؍۴؍ ۱۴۰۱ھ

تقاطر بول کا حکم!

سوال:- بندہ کو مسلسل چھ سال سے تقاطر بول کی شکایت ہے اکثر تو پیشاب کرنے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد یا تو کبھی نماز کے اندر یا وضو کرنے کے وقت پیشاب کے قطرے نکل آتے ہیں اب جب نماز میں یہ حالت پیش آتی ہے تو بندہ وضوء کے لئے جائے گا تو ادھر جماعت ختم ہوجاتی ہے تو اس صورت میں بندہ کیا کرے کبھی پیشاب کی تعداد اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ درہم کی تعداد سے زیادہ، بندہ کو کبھی عین درس کی حالت میں یہ بیماری پیش آتی ہے اور درس کے وقت میں وضوء کا ہونا ضروری ہے اگر بندہ وضوء کیلئے جائے گا تو سبق فوت ہوجائے گا بندہ اس صورت میں کیا کرے بندہ فی الحال ایک کپڑا استعمال کرتا ہے اور ہر نماز کے پہلے کپڑے کو دھو لیتا ہے، پیشاب کر کے وضو کرتا ہوں پیشاب کے قطرے نکلے یا نہیں تو کیا میری نماز صحیح

---

[۱] صاحب عذر من به سلس بول لايمكنه امساكه. ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلاً (الدرالمختار على هامش الشامى نعمانيه ص ۲۰۳ ج ۱، مطلب في احكام المعذور، باب الحيض). مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ فصل فى المعذور. دارالكتب العلميه بيروت. طحطاوى علىٰ المراقى ص ۱۱۸ قبيل باب الأنجاس، مطبوعه مصر.

[۲] وأكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل موذٍ (الدرالمختار على هامش الشامى) قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين (شامى نعمانيه ص ۴۴۴ ج ۱) مطلب في الغرس في المسجد.

ہوئی یا نہیں؟ یا بندہ سب کی قضا کرے کیا بندہ صاحب عذر نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب آپ صاحب عذر (شرعی معذور) نہیں ہیں تو جو نمازیں قطرے آنے کی حالت میں یا قطرے آنے کے بعد بغیر وضو کئے ناپاک کپڑے سے (جبکہ مقدار عفو سے زائد ہو) پڑھی ہوں ان سب کا اعادہ ضروری ہے[1] قطرہ آنا آپ کے حق میں ناقض وضو ہے قطرہ کیلئے مستقل کپڑا رکھیں نماز کے وقت اس کو الگ کر دیا کریں یا نماز کیلئے مستقل لنگی رکھیں اگر اتفاقاً وہ ناپاک ہو جائے تو پاک کر لیں سبق کیلئے پاک رہنا ضروری نہیں، قرآن کریم کو بلا وضو ہاتھ نہ لگائیں اور ضرورت پیش آئے تو رومال سے پکڑ لیں[2] کتاب میں گنجائش ہے احتیاط کرنا چاہیں تو کتاب کو بھی رومال سے پکڑ لیا کریں وضو میں سبق کے وقت زحمت ہو اور بغیر وضو کتاب سمجھ میں نہ آئے تو تیمّم کی گنجائش ہے زیادہ تشویش میں نہ پڑیں۔　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

قطرہ کا حکم

سوال:- مجھے عارضہ قطرہ کا ہے کبھی دو دو ماہ برابر آتا رہتا ہے کبھی دو دو تین تین ماہ نہیں آتا بعض اوقات اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھتا ہوں قطرہ کا گمان بھی نہیں ہوتا لیکن نماز پڑھتے ہوئے قطرہ نکل جاتا ہے۔ ایسی حالت میں کیا صورت اختیار کرنی چاہئے۔ آیا نیت

---

[1] وإن توضأ على السيلان وصلى على الإنقطاع وتم الإنقطاع باستيعاب الوقت الثانى اعاد (عالمگیری ص: ۴۱، ج: ۱) مطبوعه كوئٹه. الفصل الرابع فى احكام الحيض الخ.

[2] لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف إلا بغلاف متجاف عنه كالخريطة الخ. (عالمگیری ص: ۳۹، ج: ۱) مطبوعه كوئٹه. الفصل الرابع فى احكام الحيض الخ. شامى زكريا ص ۴۸۸ ج ۱ باب الحيض. طحطاوى على المراقى ۱۱۴ باب الحيض، مطبوعه مصر.

توڑ کر وضو کر کے جماعت میں شامل ہوں یا ویسے ہی پڑھتا رہوں اور بعد نماز کپڑے پاک کرنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر آپ شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے نماز ٹوٹ جائے گی فوراً نیت توڑ کر وضو کرنا چاہئے اور کپڑا ابھی پاک کرنا چاہئے اگر شرعاً معذور ہیں تو نماز نہیں ٹوٹی، بہشتی زیور[1] حصہ اول میں معذور کی تعریف اور احکام دیکھئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور ۱۶/۳/۵۵ھ

جواب صحیح ہے: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۱۸/ربیع الاول ۵۵ھ

قطرہ

سوال:- اگر کسی کو نماز کے اندر یا نماز سے پہلے پیشاب کے قطرہ آجانے کا شبہ ہوا تو ہر دو صورت میں کیا عمل کرنا چاہیئے آیا وضو وہی رہے گا یا تازہ کرنا پڑے گا قطرہ کا آنا یقینی معلوم نہیں ہوا کہ آیا یا نہیں اور اس وقت دیکھ بھی نہیں سکتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر یہ شخص شرعاً معذور نہیں تو قطرہ آنے سے وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جائیں گے[2] جب قطرہ

---

[1] جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساعت بہنا بند نہیں ہوتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اسکا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرلیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اسکا وضو باقی رہے گا الخ۔ مدلل اختری بہشتی زیور مع ضمائم قدیمہ وجدیدہ ص ۵۴ ج ۱، معذور کے احکام، مطبوعہ تھانوی دیوبند۔

[2] وینقضه خروج کل خارج نجس منه ای من المتوضی الحی، الدر المختار علی الشامی نعمانیه ص ۹۱ ج ۱ مطلب نواقض الوضوء. شامی کراچی ص ۱۳۴ ج ۱.

آئے فوراً نیت توڑ دے اور یہ اس وقت ہے کہ قطرہ کا آنا یقین سے معلوم ہو جائے اور محض شبہ سے کچھ نہیں ہوتا نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ وضو اور شبہ کا علاج[۱] یہ ہے کہ وضو کے بعد رومالی پر پانی کا چھینٹا دے لیا کرے لیکن اتنا خیال رہے کہ اگر قطرہ آیا تو نماز اور وضو ٹوٹنے کے علاوہ رومالی بھی ناپاک ہو جائے گی۔

شرعاً معذور وہ شخص ہے کہ جس کو کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ جس سے وہ باوضو نہ رہ سکتا ہو۔ اگر ایک مرتبہ کسی نماز کا کامل وقت ایسا گذر گیا کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوا بلکہ مسلسل پورے وقت میں اس کو عذر لاحق رہا تو وہ شرعاً معذور ہے[۲] اس کے بعد ہر نماز کے وقت میں ایک دو مرتبہ اس کا پایا جانا ضروری ہے اگر پورے وقت میں ایک دو مرتبہ بھی عذر نہیں پایا گیا تو وہ معذور نہیں۔ اور معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کو ہر وقت کے لئے مستقل وضو کرنا چاہئے، ایک وضو سے دو وقت کی نماز جائز نہیں اور اس عذر سے وضو میں نقصان نہ آئے گا[۳]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۳/۱۶ ۵۵ھ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

---

۱ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْخُذْ حُفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَلْيَنْضِحْ بِهَا فَرْجُهُ فَاِنْ اَصَابَهُ شَئٌ فَلْيَقُلْ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْهُ (المطالب العاليه ص: ٣٦، ج ١ رقم الحديث: ١١٧.

ترجمہ: -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب تم میں کوئی شخص وضو کرے ایک چلو پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹا دیدے پس اگر کوئی چیز اس کو پہنچے تو کہہ دے یہ اسی سے ہے۔

الانتضاح هوان يأخذ قليلا من الماء فيرش به مذاكيره بعد الوضوء لينتفى عنه الوسواس (هامش سنن ترمذى ص ٩ ج ١) مطبوعه رشيديه دهلى، باب فى النضح بعدالوضوء.

۲ صاحب عذر من به سلس بول لايمكنه امساكه ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلى فيه خالياً عن الحدث (الدرالمختار على الشامى كراچى ص ٣٠٥ ج ١ باب الحيض، مطلب في احكام المعذور. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

قطرہ آنے کے بعد کیا عضو کا دھونا لازم ہے!

سوال: - پیشاب اور استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ نکلا تو اس کے ایک دو قطرے کی وجہ سے بھی ذکر کا دھونا ضروری ہے یا وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ایک شخص کو پیشاب کے قطرے نکلنے کی ایسی شکایت ہے کہ استنجا بالماء کے بعد وہ احتیاطاً اپنے احلیل (ذکر) میں روئی کا ٹکڑا رکھ دیتا ہے ½ گھنٹہ کے بعد پیشاب کا قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے مگر اس روئی پر کچھ قطرہ نظر آتا ہے اب اس کا حال یہ ہے کہ روئی نکالنے کے بعد جب ذکر کو دھوتا ہے تو اس سے تری لگنے کی وجہ سے پھر قطرہ آنا شروع ہو جاتا ہے تو کیا ایسے آدمی کیلئے اس کی اجازت ہے کہ روئی پر قطرہ نظر آنے کے باوجود ذکر کو نہ دھو کر وضو کر کے نماز پڑھ لے کیونکہ جب دھوتا ہے تو پھر قطرہ آنے لگتا ہے اور اگر نہیں دھوتا ہے تو قطرہ نہیں نکلتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

پانی سے پاک کرنا اعلیٰ بات ہے جبکہ وہ قطرہ اس کے بدن پر نہ لگا ہوا گر لگ گیا ہو تو پانی سے پاک کرنے کی تاکید ہے[1]

ایسا آدمی اب پانی سے نہ دھوئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(صفحہ گذشتہ) [۳] وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلاً فاذا خرج الوقت بطل (الدر المختار على الشامي كراچی ص ۳۰۶ ج ۱) مطلب في احكام المعذور.

(صفحہ ہٰذا) [۱] "وغسله بالماء أحب، ويجب غسل المحل بالماء أن تعدت النجاسة المخرج" (البحر الرائق ص: ۲۴۱-۲۴۲، ج: ۱، مطبوعه كراچی. ا خر باب الأنجاس قبيل كتاب الصلاة. مجمع الانهر ص ۹۸ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت. النهر الفائق ص ۱۵۲ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت.

اگر قطرہ آنے کا احتمال ہو تو کیا کرے!

سوال:- ایک شخص کو نماز میں کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے کہ ذکر سے پیشاب کا قطرہ نکل رہا ہے مگر یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ نماز کی حالت میں معائنہ کی کوئی شکل نہیں ہے تو کیا یہ شخص محض اس خیال کی وجہ سے نماز کو چھوڑ کر دوبارہ وضو کر لے اور اگر نماز کو جاری رکھے تو اس کی نماز صحیح ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر تجربہ ہے کہ یہ صرف متخیل ہے، واقعۃً قطرہ نہیں تو نماز کو توڑنے کی ضرورت نہیں اگر تجربہ ہے کہ واقعۃً قطرہ ہے تو نماز کو توڑ کر دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جس کو منی برابر نکلتی رہتی ہو اس کا حکم

سوال:- زید کو ہر وقت منی آتی رہتی ہے شروع شروع میں تمام نماز کے اوقات میں نہیں آتی تھی لیکن اب تقریباً تمام نماز کے اوقات میں آتی رہتی ہے لیکن نماز کے پورے وقت میں نہیں آتی بلکہ وقت کے کسی حصہ میں آ گئی اور کسی حصہ میں رک گئی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی بھی چلا جاتا ہے لیکن وہ وقت بھی مشتبہ رہتا ہے لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ ایک دو وقت خالی گذرے ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کو معذور

---

[1] كما ينقض لو حشا احليله بقطنة و ابتل الطرف الظاهر (الدر المختار على الشامى ص ۲۸۰ ج ۱، زكريا) شامی کراچی ص:۱۴۸، ج:۱، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء. وينقضه خروج نجس منه، النهر الفائق ص ۵۰ ج ۱ كتاب الطهارة، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت. مجمع الانهر ص ۳۱ ج ۱ مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت.

شرعی کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ایسا شخص اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے، کئی کئی مرتبہ وضو کرنا پڑتا ہے جو صورت ہو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ان حالات میں یہ شخص شرعاً معذور نہیں ہر مرتبہ خروج منی اسکے حق میں ناقض وضو ہے بدن کو پاک صاف کر کے روئی اندر رکھ لے، اس طرح نماز پڑھ لے جب روئی پر تری ظاہر ہوگئی تب وضو ٹوٹے گا اور حکم لگایا جائے گا ناقض وضو ہونے کا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مقطوع الیدین کیسے استنجاء و وضو کرے؟

سوال:- ایک شخص جس کے دونوں ہاتھ کہنیوں تک کٹے ہوئے ہیں، تو وہ پیشاب، پاخانہ کر کے کس طرح پاکی حاصل کریگا؟ کیا دوسرے کو یہ حق ہوگا کہ وہ اس کے مخرج کو اپنے ہاتھ سے پاک کرے؟ اگر نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے تو وہ اس صورت میں کیا کرے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی استعمال نہیں کرسکتا تو جوازِ نماز کیلئے دوسرے سے مخرج دھلوانے پر شرعاً مجبور و مکلّف نہیں، بغیر پانی استعمال کئے ہوئے اسکی نماز درست ہوگئی[2]۔ ایسی مجبوری کی حالت میں وضو کی جگہ صرف چہرہ کو کسی جگہ دیوار وغیرہ پر کسی طرح مسح کرے کہ چہرہ کا تیمّم ہو جائے، اس

[1] ینقض لوحشا احلیله بقطنة وابتل الطرف الظاهر (الدرالمختار علی الشامی ص:١٤٨، ج: ١ مطبوعہ کراچی مطلب نواقض الوضوء. مجمع الانهر ص ٣١ ج ١، مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت. النهر الفائق ص ٥٠ ج ١ مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت.

[2] الرجل المریض اذالم یکن له امرأة ولاامة وله ابن أواخ وهولا یقدر علی الوضوء فانه یؤضیه ابنه أو اخوه غیر الاستنجاء فانه لایمس فرجه وسقط عنه الاستنجاء، الهندیة ص ٥٠،ج ١، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الثالث في الاستنجاء.

کی بھی قدرت نہ ہوتو ویسے ہی نماز پڑھ لے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۵ ۹۲ھ

الجواب صحیح: ہاں اس کی منکوحہ یہ خدمت کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور اس کو اس پر ثواب بھی ملے گا اس کو ایسا کرنا افضل بھی ہے۔ بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

سیلانُ الرحم کا حکم

سوال:- اگر کسی عورت کو براہِ فرج سفیدی آتی رہتی ہے، اکثر و بیشتر چلتے پھرتے جب چاہے نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ وضوٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟ جب کہ نماز کا وقت باقی نہ رہتا ہواور بار بار یہ صورت ہوتی ہوتو ادائیگی نماز کس طرح ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ سفیدی ناپاک ہے اس سے وضو بھی دوبارہ کرنا ہوگا اور کپڑا بھی نجس ہوجائے گا، اس لئے کپڑا اندر رکھ لیا جائے، ہاں اگر اس کی اتنی کثرت ہوکہ نماز کا پورا وقت اس طرح گذر جائے کہ اس کو وضو کر کے نماز پڑھنے کا موقع ہی نہ ملے مسلسل سفیدی آتی رہے، مثلاً مغرب کا پورا وقت ڈیڑھ گھنٹہ ہے، اتنے وقت میں اس کو چند منٹ بھی سفیدی سے فراغت نہیں ملی کہ وہ وضو کر کے تین رکعت پڑھ سکے تو وہ ایسی حالت میں شرعاً معذور ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو وضو کرلے، اسی وضو سے وقت کے اندر فرض، سنت، نفل سب پڑھ لے[2]۔

---

[1] ولوشلت يداه يمسح يده على الارض ووجهه على الحائط ويجزيه (الهندية ص٢٦ ج١، الباب الرابع في التيمم مطبوعه كوئٹه. درمختار على الشامى كراچى ص٨٠ ج١ كتاب **الطهارة**، مجمع الانهر ص٢٨ ج١ باب المسح على الخفين مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت.

[2] يتوضأ لوقت كل فرض ويصلى به فيه ماشاء من فرض ونفل وينقضه خروج الوقت الخ (شرح وقايه ص١٢٠ ج١، حكم الاستحاضة. مطبوعه، دارالكتاب ديوبند **(بقیہ آئندہ صفحہ پر)**

سفیدی آنے سے نہ تجدیدِ وضو کی ضرورت ہوگی نہ کپڑے پر ناپاکی کا حکم لگے گا۔ پھر جب دوسری نماز کا وقت آئے تو دوبارہ وضو کرلے۔ پھر جب کسی ایک نماز کا پورا وقت بغیر سفیدی کے گذر جائے گا تو معذور رہونے کا حکم بھی ختم ہوجائے گا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جس عورت کو سیلان الرحم ہو اس کے وضو کی صورت!

سوال:- اگر کسی عورت کو لیکوریا کی بیماری ہو تھوڑے تھوڑے وقفہ سے سفید لیس دار پانی نکلتا رہتا ہو تو کیا اس صورت میں اس کا وضو باقی رہے گا اور کیا وہ اس سے نماز یا قرآن شریف کی تلاوت کرسکتی ہے؟ اور یہ کہ نماز میں مادہ نکل آئے تو کیا اس کو دوبارہ لوٹانا پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی عورت ایک دفعہ انداز کرلے کہ اگر ایک نماز کا پورا وقت اس کو اس مادہ کے جاری ہونے کی حالت میں گذر جائے اور نماز ادا کرنے کی فراغت نہ ملے تو وہ شرعاً معذور ہے اس کا حکم یہ ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کرے پھر اس وضو سے فرض سنت نفل سب کچھ وقت کے اندر پڑھ سکتی ہے اس مادہ کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کا حکم نہیں دیا جائے گا جب وقت ختم ہوکر دوسرا وقت شروع ہوجائے تو دوبارہ وضو کرے، **تتوضأ المستحاضة ومن به عذر كسلس البول أواستطلاق بطن وانفلات ريح ورعاف وجرح لايرقأ لوقت كل فرض ويصلون به ماشاؤا من الفرائض والنوافل ويبطل وضوء المعذورين بخروج**

(گذشتہ کا بقیہ) فتاوی هنديه ص ۴۰ ج ۱ الباب السادس، الفصل الرابع فی احكام الحيض، مما يتصل بذٰلک احكام المعذور، مطبوعه كوئٹه. شامی كراچی ص ۳۰۵ ج ۱ باب الحيض، مطلب فی احكام المعذور.

الوقت الخ (اکذا في مراقی الفلاح)[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پانی پیر پر مضر ہو تو مسح کی صورت

سوال:- میرے پیر کے اوپری حصہ پر آدھے سے زائد جگہ پر ایکزیما ہو گیا، کھجلی ہوتی ہے اور پانی پڑنے سے مواد بھی ہو جاتا ہے، ڈاکٹر پانی کو مضر بتاتے ہیں، وضو کرنے میں پہلے بقیہ حصہ کو جب دھوتا ہوں تو چونکہ وہ درمیان میں ہے اس لئے پانی سے بچت نہیں ہو پاتی، اسلئے دریافت طلب یہ ہے کہ کیا پیر کو نہ دھوؤں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسح کرلو، تو مسح کی ترکیب نہیں معلوم ہے، اس سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس حصۂ قدم پر پانی مضر ہے اس پر مسح کرلیا جائے یعنی تر ہاتھ پھرالیا جائے اور بقیہ کو دھو لیا جائے اس طرح کہ وہاں پانی نہ پہونچے[۲]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۶/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۶/۸۸ھ

---

[۱] مراقی الفلاح ص:۱۱۸، باب الحیض والنفاس مصری. شامی کراچی ۳۰۵ ج ۱ مطلب فی احکام المعذور. مجمع الانهر ص ۸۴ ج ۱ دارالکتب العلمیه، بیروت فصل فی المعذور.

[۲] ویمسح نحو مفتصد وجریح علی کل عصابة مع فرجتها في الاصح ان ضره الماء او حلها ومنه أن لایمكنه ربطها بنفسه ولایجد من یربطها انکسر ظفره فجعل علیه دواء او وضعه علی شقوق رجله دواء اجری الماء علیه وان قدر والامسحه والاترکه الخ (الدرالمختار مع الشامی نعمانیه ص:۱۸۶، ج:۱، باب المسح علی الخفین. مطلب فی لفظ کل اذا دخلت علی منکر الخ، شامی کراچی ص:۲۸۰، ج:۱، خانیه ص:۵۰، ج:۱ مطبوعه کوئٹه. فصل فی المسح علی الخفین. عالمگیری ص۵ ج ۱ الفصل الاول فی فرائض الوضوء، مطبوعه کوئٹه.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہشتم

نجاستوں کے احکام

فصل اول :

نجاست اوراس سے پاکی

مرغی کوکھولتے پانی میں ڈالنا ذبح کے بعد

سوال :-انگلینڈ میں سرکاری مذبح خانوں میں مسلمان اپنی مرغیاں اپنے ہاتھوں سے اسلامی طریقے سے ذبح کرتے ہیں، غلاظت نکالے بغیر پیٹ چاک کئے بغیر آلائش کے نکالنے سے پہلے ذبح کرنے کے بعد گرم پانی میں مرغی کوڈال کرمشین سے پھرصاف کرتے ہیں، پانی اتنی مقدار میں گرم نہیں ہوتا ہے کہ ہاتھ جل جائے، انڈے ابل جائیں، حتی کہ چمڑی تک میں اثرنہیں ہوتا ہے۔اورمرغیوں کا چمڑہ بھی نکال دیا جائے تو کیاان مرغیوں کا کھانا درست ہے؟

نوٹ : سرکاری طور پر یہ کام ضروری ہے،اس کے خلاف نہیں کرسکتے۔(دارالافتاءفلاح دارین)

جواب ازاحمدابراہیم خادم دارالافتاءدارالعلوم فلاح دارین

الجواب حامداًومصلياً

آپنے سوال میں جس چیز کو بیان کیاہے ،اگریہی صورت حال ہے توایسی مرغیوں کا گوشت کھانا کھلانا،تجارت کرنا،ہوٹل میں ایسی مرغیوں کا گوشت پکانا جائز ہے،اسلئے کہ ناپاکی کا اثر گوشت میں نہیں آیا،لیکن اگر پانی کھولتا ہواہو،اور مرغی کو اتنے وقت کھولتے ہوئے پانی میں رکھا کہ گوشت نے اس پانی کو اچھی مقدار میں پی لیااور باطن لحم میں اسکا اثر پہونچ گیا تو اس مرغی کا کھانا جائز نہیں ہوتا، یہ مرغی ناپاک ہوجائیگی ۔طحطاوی[1] علی المراقی ص۸۶، فتح القدیر[2] ص۱۴۶ج۱،شامی[3] ص۳۰۹ج۱،البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب پران ممالک میں جہاں قانونی گرفت سخت ہوآپ مذبح کےعلاوہ مرغی ذبح نہیں کر سکتے اور ذبح کے بعد گرم پانی میں ڈالنا ہی ہوگا،مشین کے ذریعہ اسکی صفائی ہوتو آپ مجبور ہیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کرکےاس گوشت کو کھاسکتے ہیں، بیچ سکتے ہیں جائز ہے،وہ طریقہ یہ ہے کہ ناپاک چیز کو نچوڑ نہیں سکتے، جیسا کہ جو، جوار، باجرہ، گوشت اگروہ ناپاک ہوجائے تو اسکے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہیکہ پاک پانی میں گوشت ڈال کر اچھے طریقہ سے جوش دیاجائے جب جوش آجائے اسکو اتار کر ٹھنڈا کرکے ایسے برتن میں رکھ دیجئے کہ پانی گرجائے تین مرتبہ اس طریقے پر عمل کرنے سے ناپاک گوشت پاک ہوجائیگا۔(شامی[4]ص:۳۰۹، ج:۱،طحطاوی[5] علی

---

[1] لـو الـقيت دجاجة حال غليان الماء قبل أن يشق بطنها لتنتف ان وصل الماء الى هد الغليان ومـكـثـت فيـه بـعـد ذلک زمانا يقع فى مثله التشرب والدخول فى باطن اللحم لاتطهر ابداً الا عـند ابى يوسف كما مر فى اللحم الخ. (طحطاوى على مراقى ص۱۲۸، مطوعه مصر، باب الانجاس والطهارة عنها.

[2] فتح القدير ص:۲۱۰، ج:۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكر بيروت.

[3] الشـامـى نـعـمـانيه ص:۲۲۳، ج۱، قبيل فصل الاستنجاء. البحرالرائق ص:۲۳۹، ج:۱، باب الاستنجاء. مطبوعه كوئٹه.

[4] لـكـن عـلـى قول أبي يوسف تطهر والعلة والله اعلم تشربها النجاسة بواسطة الغليان الخ. (الشامى نعمانيه ص ۲۲۳ ج۱) قبيل فصل الاستنجاء. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

المراقی ص:۸۶، فتح القدیر[۱] ص:۱۴۶، ج:۱) یہ حکم بوقت مجبوری ہے، جن مما لک میں قانون نہیں ہے، اس جگہ امام ابو یوسف کے مذہب پر عمل جائز نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

احمد ابراهیم هجات غفرلهٗ

خادم دارالافتاء دارالعلوم فلاح دارین

الجواب حامداً ومصلیاً

مکرم ومحترم زید مجدکم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جواب ماشاءاللہ مکمل ہے حوالے بھی کافی ہیں، بر تقدیر صحت سوال جواب صحیح ہے یہ بات اہل تجربہ سے متعلق ہے کہ ایسے نیم گرم پانی سے بال بسہولت دور ہو بھی جاتے ہیں کہ جس سے گوشت میں نجاست اثر نہ کرے یا اس کے لئے تیز گرم پانی ضروری ہے جس سے نجاست گوشت میں سرایت کر جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/ ۹۲ھ

مرغی کو ذبح کے بعد پیٹ چاک کرنے سے پہلے پانی میں جوش دینا

سوال :-مرغی یا اور کوئی جانور پرند پیٹ چاک کرنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے یا آگ سے روئیں جلا دیئے جائیں تو اس مرغی یا اس پرند کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پہلی صورت میں کھانا درست نہیں دوسری صورت میں درست ہے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] طحطاوی علی مراقی ص ۱۲۸، مطبوعہ مصر. باب الانجاس والطهارة عنها.

(صفحہ ہذا کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

دودھ میں چوہا گرکر تیرنے لگا

سوال:- اگر پانچ کلو دودھ کے بھرے برتن میں ایک چوہا گرجائے اور تیر گیا ہو اور اس کو زندہ نکال کر پھینک دیا جائے تو دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ اور ایسے دودھ کو اگر کوئی مسلم دوکاندار مسلمانوں کو چائے میں استعمال کرادے تو اس کے لئے شرع مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے وہ دودھ نجس نہیں ہوا اس کا استعمال کرنا اور فروخت کرنا سب درست ہے [۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/ ۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/ ۹۳ھ

مینگنی دودھ میں

سوال:- تیل، دودھ میں اگر چوہے کی مینگنی پائی جائے تو کیا تیل ناپاک ہوگا۔

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۱] فتح القدير ص: ۲۱۰ ج ۱. باب الانجاس وتطهيرها.

[۲] وكذا دجاجة ملقاة حالة غلى الماء للنتف قبل شقها (قوله وكذا دجاجة) قال في الفتح انها لاتطهر ابدا لكن على قول أبي يوسف تطهر والعلة والله اعلم تشر بها النجاسة بواسطة الغليان (الشامى نعمانيه ص ۲۲۳/ ۱، مطبوعه كراچى ص ۳۳۴/ ۱، قبيل فصل الاستنجاء، البحر الرائق ص: ۲۳۹، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه. طحطاوى مع المراقى ص: ۱۲۸، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. فتح القدير ص: ۲۱۱، ج: ۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكر بيروت. طحطاوى على الدر ص ۲۴۹ ج ۱.

(صفحه هذا) [۱] هكذا سائر مالايؤكل لحمه من سباع الوحش والطير لايتنجس الماء إذا اخرج حياً ولم يدخل فاه في الصحيح (عالمگيرى ص ۱۹ ج ۱، الثالث ماء الآبار، مطبوعه كوئٹه. النهرالفائق ص ۸۷ ج ۱ فصل فى الآبار، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. التاتارخانيه ص ۱۸۳ ج ۱ نوع آخر فى ماء الآبار، مطبوعه كراچى.

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس کا رنگ یا ذائقہ اس دودھ وغیرہ میں ظاہر نہ ہو تو پاک ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

چوہے کی مینگنی کھانے میں

سوال:- چوہے کی مینگنی کھانے کے ساتھ پکی ہوئی پائی جائے تو اس کھانے کے سالن کا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مینگنی موجود ہے اس کو نکال کر پھینک دیں اور کھانا وغیرہ کھالیں، جب کہ وہ سخت ہو اگر نرم ہو کر گھل گئی ہو تو نہ کھائیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] خرء الفارة لایفسد الدهن والماء والحنطة للضرورة مالم يظهر اثره وعزاه في البحر الى الظهيرية (طحطاوی علی المراقی ص:۱۲۳) مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. شامی کراچی ص ۲۳۷ ج ۱ مسائل شتی المحیط البرهانی ص ۳۶۶ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات و احکامها، مطبوعه ڈابھیل. بحر الرائق ص ۲۳۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[2] خبز وجد فی خلاله بعر الفارة ان کان البعر علی صلابته یرمی البعر ویوکل الخبز البعر اذا وقع فی المحلب عند الحلب فرمی من ساعته لا بأس به وان تفتت البعر فی اللبن یصیر نجسا الخ (عالمگیری کوئٹه ص ۴۸/۱، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۳۱/۱، باب الانجاس، قاضیخان علی الهندیة کوئٹه ص ۲۷، ۲۸/۱، کتاب الطهارة، فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب.

چوہے کی مینگنی پکے ہوئے چاول میں ملی تو اس کا حکم!

سوال :- چوہے کی مینگنی پکے ہوئے چاول میں نکل آئے تو چاول کھایا جائے یا پھینک دیا جائے، چوہے کی مینگنی پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مینگنی سالم ہے تو اسکے پاس والے چاول (دوچار دانے) کے علاوہ سب کھانا درست ہے احتیاطاً پاس والے چاول الگ کردئے جائیں[1]۔ (کذافي نفع المفتی) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا گاہتے وقت غلہ ناپاک ہوجائے گا

سوال :- غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کردے تو غلہ ناپاک ہوجائے گا یا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک ہوجائے گا لیکن اگر اس کو شرکاء آپس میں تقسیم کرلیں یا اس میں سے کچھ صدقہ کردیں یا کچھ پاک کرلیں یا کچھ فروخت کردیں تو بقیہ پاک سمجھا جائے گا[2] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] خبز وجد في خلاله خرء فارة فإن كان الخرء صلبا رمى به واكل الخبز، الدرعلى الشامى كراچى ص: ۲۳۲، ج۶، شامى نعمانيه ص۴۶۷ ج۵، مسائل شتي بعد كتاب الخنثى. نفع المفتى والسائل ص۱۰۷ مايتعلق بالأكل، مطبوعه يوسفى لكهنؤ. قاضيخان على الهنديه ص۲۸ ج۱ فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب، دارالكتاب ديوبند.

[2] لوبال حمر خصها لتغليظ بولها اتفاقا على نحوحنطة تد وسها فقسم أوغسل بعضه أو ذهب بهبة أو أكل أوبيع كما مرحيث يطهر الباقي، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چمار کا دوہا ہوا دودھ

سوال:-ایک شخص چمار جو کہ کاشت کار ہے اس کے یہاں دو بھینسیں ہیں اسکا لڑکا ہاتھ دھوکر مسلمان کے برتن میں دودھ نکالتا ہے اور ایک شخص ہندو ہاتھ دھوکر تمام گاؤں کا دودھ لیتا ہے اور باڑتا ہے، چند مسلمان اور ہندو اعتراض کرتے ہیں کہ چمار کے یہاں کا دودھ لینا ٹھیک نہیں اور ہندو کے ہاتھ کا دودھ جائز ہے، لہٰذا تشریح کر دیجئے تا کہ اہل دیہہ کو فتویٰ دکھا کر تسلی کر دی جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اپنے سامنے کسی غیر مسلم کے ہاتھ پاک کرادے تو وہ پاک ہوں گے مسلمان کا برتن بھی پاک اسکے ہاتھ بھی پاک تو شرعاً اسمیں کوئی مضائقہ نہیں البتہ اگر اسکے ہاتھ پاک نہ کرائے تو چونکہ چمار اکثر نجاست میں ملوث رہتے ہیں اس لیے ظاہر یہ ہے کہ اسکے ہاتھ بھی نجس ہوں گے اس سے احتیاط بہتر ہے اگر چہ قطعی حکم ناپاکی کا اس وقت بھی نہیں لگایا جا سکتا[1] جب تک کسی معتبر طریقہ سے خواہ دیکھ کر یا کسی معتبر شخص کے بتانے سے پختہ علم نہ ہو جائے، تا ہم اگر مسلمان

(صفحہ گذشتہ) الدرمختار علی الشامی نعمانیه ص۲۱۸/۱، باب الانجاس، مطلب العرقی الذی یستقطر من دردی الخمر الخ. الدرالمنتقیٰ ص۹۶/۱، باب الأنجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، حلبی کبیری ص۲۰۵، باب الانجاس فروغ شتّٰی، مطبوعه لاهور،

(حاشیہ صفحہ هذا) [1] والاكل والشرب في اوانی المشركين قبل الغسل يكره ولايحرم لاحتمال التلوث قال العبد اصلحه اللّٰه تعالیٰ وما ابتلينا به شراء السمن والخل واللبن والجبن وسائر المعاملات من الهنود على احتمال تلوث الخ (نصاب الاحتساب الباب العاشر ص۳۹-۴۰). شامی کراچی ص۱۵۱ ج۱ نواقض الوضوء. تاتارخانیه ص۱۴۶ ج۱ نوع فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی.

نکالنے والا ملے تو اس کو ہندو چمار وغیرہ سب پر ترجیح ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۲/۳/ ۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبد اللطیف ۳/ ذی الحجہ ۵۵ھ

اپلوں سے روٹی پکانا

سوال:- دیہاتوں میں اپلوں سے روٹی پکتی ہے روٹی اپلوں سے مس بھی ہوتی ہے، تو کیا روٹی ناپاک ہوجاتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

روٹی سینکتے وقت اپلے سے لگ جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگی اپلہ خشک ہے، اس کا اثر روٹی پر نہیں آیا، روٹی کی تری نے اس کی نجاست کو جذب نہیں کیا، آگ کی گرمی مانع رہی[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/ ۹۲ھ

ناپاک شیرے کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- ایک مکان کے اندر شیرہ رکھا ہوا تھا اس میں چوہا گر کر مرگیا تھا تو شیرہ نجس ہوگیا، اس کی طہارت کی کیا شکل ہے؟

۱؎ **الاستفسار**:- طبخ الطعام بعقود البعرة والروث وخثى البقر ماذا حكمه؟

الاستبشار:- هذه الاشياء وان كانت نجسة لكن الطعام المطبوخ بوقودها طاهر يوكل الخ، نفع المفتي والسائل ص: ۱۶، مايتعلق بالنجاسات. مطبوعه رحيميه ديوبند. الدر المختار على الشامي زكريا، ص: ۵۳۴-۵۳۵، ج: ۱، باب الانجاس. مطلب العرقي الذى يستقطر من دردي الخمر.

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شیرہ اتنا پتلا (رقیق) ہے کہ چوہا مرنے سے اسکے نجس اجزاء اسمیں شامل ہو گئے ہیں تو وہ نجس ہو گیا، اسکے پاک کرنے کی صورت یہ ہیکہ شیرہ کے برابر پانی ملا کر پکایا جائے تاکہ پانی جل جائے شیرہ باقی رہ جائے پھر اسی طرح پانی ملا کر پکایا جائے، تین دفعہ کے بعد وہ پاک ہو جائیگا[1] اگر شیرہ اتنا پتلا نہیں تھا بلکہ گاڑھا (غلیظ) تھا کہ نجس اجزاء اسمیں نہیں تھے تو جس جگہ گر کر مرا ہے وہاں سے کچھ شیرہ نکال کر جدا کر دیا جائے، باقی پاک ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۹/۷/ ۸۹ھ

شیرہ سے کتے نے چاٹ لیا اس کا حکم

سوال:-ایک برتن میں گڑ تھا جس کے اوپر شیرہ تھا ایک کتے نے اس میں منہ ڈال کر اس میں سے کچھ شیرہ کھا لیا پس اس گڑ کا کیا حکم ہے اس کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ شیرہ منجمد ہے تب تو اوپر سے جس جگہ سے کتے نے کھایا ہے تھوڑا اپھینک دیا جائے

---

[1] تنجس العسل يلقى في قدر ويصب عليه الماء ويغلى حتى يعود إلى مقداره الاول هكذا ثلاثا قالوا وعلى هذا الدبس (البحر الرائق ص:۲۳۷، ج:۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه) الشامى نعمانيه ص:۲۲۲، ج:۱، باب الانجاس، مطلب فى تطهير الدهن والعسل. بدائع الصنائع ص ۲۰۷ ج۱، احكام النجاسة الحكمية، مطبوعه زكريا، بزازية على هامش الهندية ص:۱۹، ج:۴، السادس فى ازالة الحقيقية . فتح القدير ص ۲۰۹-۲۱۱، ج۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2] الفارة لو ماتت في السمن إن كان جامداً قوّر ما حوله ورمى به والباقي طاهر يوكل (الهندية ص۴۵، ج۱) قبيل الفصل الثانى فى الاعيان النجسة.

باقی سب پاک ہے[1] اگر شیرہ منجمد نہیں بلکہ سائل ہے تو وہ سب ناپاک ہوگیا اور اس کے اتصال کیوجہ سے گڑ بھی ناپاک ہوگیا اس کے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کے برابر اس میں پانی ڈالا جائے اور خوب ہلا کر جوش دے لیا جائے حتی کہ پانی اور گڑ دونوں ممتاز ہوجائیں پھر اس پانی کو پھینک کر اتنا ہی پانی ڈالا جائے غرض اسی طرح تین مرتبہ جوش دینے سے پاک ہوجائے گا۔ (كذا في نفع المفتی[2] ص ۴۶ وردالمحتار[3] ص ۳۴۵ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱/۵۴ھ

سوکھا کتا پاک ہے یا ناپاک

سوال:-سوکھا کتا پاک ہے یا ناپاک؟

---

[1] إن كان جامداً قور ما حوله ورمى به والباقي طاهر (الهنديه ص ۴۵ ج ۱) قبيل فصل الثانى فى الاعيان النجسة. مطبوعه مصر طحطاوى ص ۱۲۸، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها.

[2] الاستفسار عسل تنجس كيف يطهر (الاستبشار) يجعل في قدر ويصب الماء عليه ويطبخ حتى يعود الى مقداره الاول هكذا يفعل ثلاث مرات (نفع المفتى والسائل ص۴۶، ما يتعلق بتطهير الانجاس) مطبوعه رحيميه ديوبند.

[3] قال في الدرر ولوتنجس العسل فتطهيره ان يصب فيه ماء بقدره فيغلى حتى يعود الى مكانه والدهن يصب عليه الماء فيغلى فيعلو الدهن الماء فيرفع بشيء هكذا ثلاث مرات (الشامى نعمانيه ص: ۲۲۲، ج: ۱، باب الانجاس. مطلب فى تطهير الدهن والعسل) البحرالرائق ص: ۲۳، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه، فتح القدير ص ۲۰۹، ج: ۱، باب الانجاس وتطهيرها. مطبوعه دارالفكربيروت، بزازية على هامش الهندية ص: ۱۹، ج: ۴، السادس فى ازالة الحقيقية. بدائع ص: ۲۰۷، ج: ۱. احكام النجاسة الحكمية، مطبوعه زكريا.

الجواب حامداً ومصلیاً

سوکھا کتا اگر کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا[۱] فقط واللہ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کتے کا جھوٹا گھی

سوال:- اگر جمے ہوئے گھی کے برتن کے اوپر سے کتا کچھ گھی کھا جائے اور گھی کئی کلو کی مقدار ہو تو اوپر سے جھوٹا گھی اٹھا کر مابقیہ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عوام میں یہ مسئلہ بھی مشہور ہے کہ کتے کا سانس ڈھائی گز تک زمین میں جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح باقی گھی پاک ہے[۲] عوام کے خیالات کا شرعی قواعد پر مبنی ہونا ضروری نہیں، بہت سی باتیں بے اصل مشہور ہو جاتی ہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- کسی گھی یا دودھ کے مٹی کے برتن میں چوہا گر کر مر جائے، تو اس دودھ یا گھی کو

---

[۱] اذا نام الکلب علی حصیر المسجد ان کان یابسا لا یتنجس الخ (علمگیری کوئٹه ص: ۴۸، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة). فتاوٰی قاضیخاں ص ۱ ۲ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب الخ، مطبوعه کوئٹه. تاتارخانیه ص ۲۹۶ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات.

[۲] الفارة لو ماتت فی السمن ان کان جامدا قور ما حوله ورمی به والباقی طاهر یوکل الخ (عالمگیری ص: ۴۵، ج: ۱، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، الفصل الاول، مطبوعه کوئٹه). حلبی کبیری ص ۲۰۴ فروع شتی من تعلق النجاسات، مطبوعه رحیمیه دیوبند ایضاً مطبوعه لاهور ص ۲۰۶.

استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نا جائز ہے تو اس برتن کا دھونے کے بعد استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ عوام میں مشہور ہے کہ مٹی کے برتن میں چوہا مرجائے یا کتا مٹی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ مٹی کا برتن دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتا، کیا اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھی اگر جما ہوا ہے تو چوہا نکال کر اسکے آس پاس سے تھوڑا نکال کر پھینک دے باقی پاک ہے، اگر گھی پتلا ہے بہتا ہوا ہے تو سب ناپاک ہوگیا[1]، اسکے پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس میں اس کے برابر پانی ملا کر آگ پر پکایا جائے، جو پانی ہے جل جائے، تو پھر اتنا ہی پانی ڈالکر پکالیا جائے، اسی طرح تین دفعہ پکانے سے پاک ہوجاتا ہے، یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ گھی کے برابر پانی ملا کر رکھ دیا جائے، جب گھی اوپر آجائے، اور پانی نیچے رہ جائے تو گھی کو الگ کرلیا جائے، پھر اسی طرح کیا جائے، تین دفعہ اس طرح کرنے سے پاک ہوجائے گا[2]، دودھ میں چوہا گرکر مرنے سے ناپاک ہوجاتا ہے۔

مٹی کا برتن تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، خواہ کسی طرح ناپاک ہوا ہو، اس کو مٹی سے رگڑ کر دھولیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳؍۱؍۹۳ھ

---

[1] فارة ماتت فی دهن ان کان جامداً قور ما حولها ویو کل ما سواه وان کان ذائباً تنجس کله (کبیری ص: ۲۰۶، فروع شتی من تعلق النجاسات) مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری ص: ۴۵، ج: ۱، فی النجاسة واحکامها مطبوعه کوئٹه.

[2] الدهن النجس یغسل ثلاثاً بان یلقی فی الخابیة ثم یصب فیه مثله ماءً ویحرک ثم یترک حتی یعلو الدهن فیوخذ او یثقب اسفل الخابیة حتی یخرج الماء هکذا ثلاثاً فیطهر (عالمگیری کوئٹه ص: ۴۲، ج: ۱، فی النجاسة واحکامها، شامی کراچی ص: ۳۳۴، ج: ۱، مطلب فی تطهیر الدهن والغسل، حلبی کبیری ص: ۱۷۳، فصل فی الآسار) مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- شہد کو پاک کرنے کا طریقہ بہشتی زیور میں یہ لکھا ہے کہ شہد میں برابر کا پانی ڈالکر اس قدر پکایا جائے کہ پانی جو ڈالا گیا ہے وہ جل جائے تین مرتبہ ایسا ہی کیا جائے، لیکن سوال یہ ہے کہ شہد پانی میں ملانے اور پکانے کے بعد شہد نہیں رہتا بلکہ دوا بن جاتا ہے، اس لیے عرض یہ ہے کہ شہد کو شہد باقی رکھتے ہوئے کس طرح پاک کیا جائے کہ اس کی ماہیت تبدیل نہ ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر شہد سیّال ہے منجمد نہیں تو اس میں اس کے برابر پانی ملا کر خوب ہلایا جائے پھر جب شہد پانی سے ممتاز ہو جائے تو پانی گرایا جائے، تین دفعہ اس طرح کرنے سے بھی ناپاک شہد پاک ہو جائے گا۔ اگر شہد منجمد ہو تو پہلے اسے سیّال بنالیا جائے۔ پھر طریقۂ مذکورہ پر پاک کرلیا جائے۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک شہد کا خارجی استعمال

سوال:- کیا ناپاک شہد کو لیپ وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کا طریقہ

[1] والسمن والدهن المتنجس يطهر بصب الماء عليه ورفعه عنه ثلاثا او يوضع فى اناء مثقوب ثم يصب عليه الماء فيعلو الدهن ويحركه ثم يفتح الثقب الى ان يذهب الماء، مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص:۱۲۷، باب الانجاس الخ، تنجس العسل يلقى في قدر ويصب عليه الماء ويغلى حتى يعود إلى مقداره الاول هكذا ثلاثاً قالوا وعلى هذا الدبس (البحر الرائق ص:۲۳۷، ج:۱، باب الانجاس مطبوعه الماجديه كوئٹه. الشامى نعمانيه ص:۲۲۲، ج:۱، باب الانجاس. مطلب فى الدهن والعسل، بدائع ص:۲۰۷، ج:۱ كتاب الطهارة، أحكام النجاسة الحكمية، مطبوعه زكريا ديوبند، بزازيه على هامش الهندية كوئٹه ص:۱۹، ج:۴، السادس فى ازالة الحقيقية، فتح القدير ص:۲۰۹، ج:۱، باب الانجاس وتطهيرها مطبوعه دار الفكر بيروت، مراقى الفلاح ص:۱۲۷) مطبوعه مصر.

استعمال کیا ہو؟ یا اس کو پھینک دیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک شدہ شہد بغیر پاک کئے کسی لیپ وغیرہ میں استعمال کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں[1]، مگر نماز کے لیے اس لیپ کی جگہ کو پاک کرلیا جائے، داخلی استعمال ناپاک شہد کا بغیر پاک کیے درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سونف وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:- نجاست کو جذب کرنے والی اشیاء جیسے زیرہ، کلونجی، سونف وغیرہ اگر ناپاک ہوجائیں تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان کو پانی میں بھگو دیا جائے کچھ دیر بعد جب خشک ہوجائے تو دوسرے پانی میں بھگو دیا جائے، پھر کچھ دیر بعد خشک کر کے تیسرے پانی میں بھگو دیا جائے، اس طرح تین مرتبہ کرنے سے ایسی چیزیں بھی پاک ہوجائے گی[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۰/ ۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۶/ ۸۷ھ

---

[1] الفارة لو ماتت فی السمن الی قوله وان كان مائعا لم یوکل وینتفع به من غیر جهة الاکل مثل الاستصباح الخ، عالمگیری کوئٹه ص: ۴۵، ج: ۱، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس.

[2] ومالا ینعصر یطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفیف في كل مرة لان للتجفیف اثرا في استخراج النجاسة (الهندية ص ۴۲ ج ۱، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس. مطبوعه کوئٹه پاکستان).
شامی کراچی ص ۳۳۲ ج ۱ باب الانجاس، مجمع الانهر ص ۹۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. محیط برهانی ص ۳۸۱ ج ۱ الفصل الثامن، مطبوعه ڈابھیل.

دودھ پیتے بچہ کا جھوٹا

سوال:-شیر خوار بچے کا جھوٹا پانی وغیرہ پینے کے سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

پاک ہے جائز ہے[1] البتہ اگر اس کے منھ مین ماں کا دودھ ہوتو اس سے پرہیز کیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۸/۱۳۹۹ھ

دودھ پیتے بچہ کی قے کا حکم

سوال:-دودھ پیتا بچہ دودھ پینے کے بعد قے کرتا رہتا ہے اس کی قے ،منہ بھر کر قے کی تعریف میں آتی ہے یا نہیں؟ اگر قے جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

چھوٹا بچہ جب قے کرے تو اسکے منہ کا اعتبار ہوگا ، اگر منہ بھر کر کرے تو اسکا وہی حکم ہوگا جو بڑے آدمی کی منہ بھر کر قے کا ہے جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو وہ ناپاک ہے اس کا پاک کرنا ضروری ہے اگر وہ مقدارِ درہم ہو تو نماز سے پہلے اس کا پاک کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] فسور آدمی مطلقا طاهر ای فی ذاته طهور الخ درمختار مع الشامی زکریا ص: ۳۸۱، ج: ۱، کتاب الطهارة باب المیاه، فصل فی البئر. شامی کراچی ص: ۲۲۲، ج: ۱، مطلب فی السؤر. الاول من الاقسام سؤر طاهر مطهر بالاتفاق من غیر کراهة فی استعماله وهو ماشرب منه آدمی لیس بفمه نجاسة الیٰ ماقال ولافرق بین الکبیر والصغیر (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

معدہ سے نکلنے والی چیز نجس ہے

سوال:-زینب کے معدہ میں فم معدہ کے پاس غدودایسا ہوگیا تھا کہ غذا معدہ میں بالکل نہیں پہونچتی تھی ڈاکٹروں نے آپریشن کرکے معدہ کے اندر ایک مصنوعی ربڑ کی نلکی لگا کر اوپر کو نکال دی، اس نلکی سے دودھ، دوائیاں اور دیگر سیال غذائیں معدہ میں پہونچائی جاتی ہیں چندروز سے نلکی بالکل ڈھیلی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے نلکی سے ڈالی ہوئی غذائیں نلکی کے شگاف میں سے ویسی کی ویسی ہی اسی وقت باہر نکل آتی ہے، دودھ نلکی سے معدہ میں پہونچتا ہے، پھر اسی وقت ویسے کا ویسا ہی زخم کے شگاف میں سے جسم کے باہر نکل آتا ہے، یہ باہر نکل آیا ہوا دودھ اور دوسری غذائیں پاک ہیں یا قے جیسی ناپاک؟ اگر یہ کپڑے پر لگ جائیں تو دھونا پڑے گا یا نہیں؟ اوراس کے نکل آنے پر وضو بھی ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

معدہ میں پہونچ کر نلکی کے شگاف سے ہوکر بہہ جانے والی اشیاء نجس ہیں، ناقض وضو ہیں[۲] بدن یا کپڑے پر لگ جانے سے اس کا دھونا ضروری ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کابقیہ) والمسلم الخ. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۳۲ فصل فی بیان احکام السور، مطبوعه مصری. زیلعی ص ۳۱ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه امدادیه ملتان.

[۱] وكذا الصبي اذا ارتضع وقاء من ساعته قيل وهوالمختار والصحيح ظاهرالرواية انه نجس لمخالطته النجاسة، حلبی کبیری ص ۱۲۹ فصل فی نواقض الوضوء، مطبوعه لاهور. شامی کراچی ص۱۳۷ ج ۱ نواقض الوضوء. طحطاوی علی المراقی ص ۷۰ نواقض الوضوء، مطبوعه مصری.

[۲] ان خرج من فمه فعليه الوضوء لانه لا يخرج من الفم الابعد ماوصل الى المعدة وهی محل النجاسة (الهندية ص ۱۰ ج ۱، الفصل الخامس في نواقض الوضوء) مطبوعه كوئٹه.

دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب!

سوال:- دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب پاک مانا گیا ہے یا ناپاک یعنی ایسے بچوں کا پیشاب لگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

ناپاک ہے بغیر پاک کئے نماز درست نہیں[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چھوٹا بچہ ماں کی گود میں پیشاب کرتا ہے اس میں سہولت ہوسکتی ہے!

سوال:- چھوٹے چھوٹے بچے ماؤں کی گود میں پیشاب کردیتے ہیں جس سے بار بار دھونے کی پریشانی کی بات ہے اس میں کچھ آسان اور سہل طریقہ فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

پیشاب تو بہرحال ناپاک ہے کپڑے پر لگے گا تو کپڑا ناپاک ہوگا، بدن پر لگے گا تو بدن ناپاک ہوگا اور بغیر پاک کئے نماز درست نہ ہوگی[۲]، بچہ کو ایسا کپڑا پہنایا جائے کہ پیشاب اسی کے اندر

[۱] وبول غير مأكول ولومن صغير لم يطعم (قوله لم يطعم) بفتح الياء اى لم يأكل فلابد من غسله (الشامى نعمانيه ص ۲۱۲ ج ۱) باب الانجاس . مطلب فى بول الفارة وبعرها الخ. وكذا بول الصغير والصغيرة أكلا اولا عالمگیری ص ۴۶ ج ۱ الفصل الثانى فى الأعيان النجسة، مطبوعه كوئٹه. تاتارخانيه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى.

[۲] وكذلک بول الصغير والصغيرة اكلا او لا الخ، عالمگیری كوئٹه ص: ۴۶، ج: ۱، الفصل الاول فى الاعيان النجسة. بذل المجهود ص: ۲۱۸، ج: ۱، باب بول الصبى يصب الثوب مطبوعه يحيوى سهارنپور، شامى نعمانيه ص ۲۱۲ ج ۱ باب الانجاس، مطلب بول الفارة الخ. تاتارخانيه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات، مطبوعه كراچى.

رہے ماں کے کپڑے وبدن کو نہ لگے، آج کل اسکا رواج بھی ہوگیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نجس پانی سے روٹی یا دال وغیرہ کا حکم

سوال:- اگر نجس پانی میں روٹی یا دال پکائی تو کیا وہ پاک ہوسکتی ہے اور کس طرح ہوسکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کافر کے جھوٹے کا حکم

سوال:- کیا کافر شخص کا جھوٹا پانی پینا کراہیت یا بلا کراہیت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اسکے منہ میں شراب یا حرام گوشت وغیرہ کی نجاست نہ ہو تو اس کا جھوٹا پانی پاک ہے ناپاک نہیں[2] مگر ایسے لوگوں کے ساتھ بلاضرورت کھانا پینا اور میل ملاپ رکھنا مکروہ ہے[3]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وفي التجنيس حنطة طبخت في خمر لاتطهر ابدا به يفتى (درمختار على الشامى نعمانيه ص:۲۲۳، ج:۱، قبيل فصل الاستنجاء) عالمگيرى كوئٹه ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فى النجاسة واحكامها حلبى كبيرى ص۲۰۷ فروع شتى، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[2] فسور آدمى مطلقا ولوكان جنباً أوكافراً طاهر الفم طاهر طهور بلاكراهة (درمختار على الشامى نعمانيه ص۱۴۸ ج ۱) مطبوعه زكريا ص: ۳۸۱، ج: ۱، باب المياه. مطلب فى السور. حلبى كبيرى ص۱۶۶ فصل فى الآسار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور. مجمع الانهر ص ۵۵ ج ۱ فصل، كتاب الطهارة، مطبوعه دارالكتب العلميه، بيروت. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

استنجے کی چھینٹ کا حکم

سوال :- بدن کا کوئی عضو پاک کرنے میں کسی دوسرے عضو کی طرف پانی کی چھینٹیں چلے جانے سے کیا دوسرا عضو بھی پاک کرنا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نجاست سے مخلوط ہوکر چھینٹیں دوسرے عضو پر جائیں تو اس کو بھی پاک کرنا ہوگا، ورنہ نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۱۱/ ۸۵ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن نائب مفتی

وضو کی چھینٹ کا حکم

سوال :- وضو کرتے وقت جو چھینٹیں پانی کی کپڑوں پر گرتی ہیں انسے کپڑا نجس ہو جاتا

(صفحہ گذشتہ) [۳] ولم یذكر محمد رحمه الله تعالىٰ الأكل مع المجوسی ومع غیره من اهل الشرک أنه هل یحل أم لا وحكی عن الحاكم الامام عبدالرحمٰن الكاتب أنه ابتلی به المسلم مرة أومرتین فلابأس به وأما الدوام علیه فیكره الخ عالمگیری ص۳۴۷ ج۵ كتاب الكراهیة الباب الرابع عشر فی اهل الذمة، مطبوعه كوئٹه. المحیط البرهانی ص۶۹ ج۸ الفصل السادس عشر اهل الذمه والاحكام التی تعود الیهم كتاب الكراهیة والاستحسان، مطبوعه ڈابهیل.

[1] غسالة النجاسة فی المرات الثلاثة مغلظة فی الاصح، طحطاوی علی المراقی ص۱۶۴ باب الانجاس والتطهیر عنها، مطبوعه مصر. قاضیخاں ص۱۵ ج۱ فصل فی الاستنجاء، مطبوعه كوئٹه. تاتارخانیه كراچی ص۱۷۱ ج۱ باب المیاه.

ہےاوراس کپڑے سےنماز پڑھنا مکروہ ہے؟ یاوضوکا جمع کیا ہوا پانی نجس ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اعضاءوضو سے جو پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر گریں انسے کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قبل الغسل یابعدالغسل ناپاک چھینٹ جسم پر پڑ جائے اس کا دھونا ضروری ہے؟

سوال: غسل کرنے سے قبل یابعد کپڑے پہننے کے غسلخانہ کے اندرجسم کے کسی حصے پر ناپاک پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں تواس حصہ کا دھونا ضروری ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جس جگہ ناپاک چھینٹ پڑےاس کودھونا ضروری ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] اوبـمـاء استـعمل لاجل قربة الى قوله إذا انفصل عن عضو وإن لم يستقر وهوطاهر ولومن جـنـب وهـو الـظاهر (الدر المختار على الشامى نعمانيه ص ١٨٥ ج ١) باب المياه. مبحث الـمـاء الـمستـعـمـل. وردّ بـأن مايصيب منديل المتوضئى وثيابه عفو اتفاقاً وان كثر، شامى كراچى ص ٢٠٠ ج ١ مبحث الماء المستعمل. فتاوىٰ قاضيخان ص ١٦ ج ١ فصل فى الماء المستعمل، مطبوعه كوئٹه.

[2] (قـولـه عفى رشاش بول) وفى الطحطاوى إن كان يرى اثره لابد من غسله (مراقى الفلاح مـع الـطـحطاوى مصرى ص: ١٢٥) باب الانجاس والطهارة عنها. مشى فى حمام و نحوه، لايـنـجـس مـالم يعلم أنه غسالة نجس الدرالمختار على الشامى كراچى ص ٣٢٩ ج ١ باب الأنجاس، تاتارخانيه ص ٢٩٥ ج ١ الفصل السابع فى معرفة النجاسات، مطبوعه كراچى.

جھوڑ کے پانی کا حکم!

سوال: -ایک جھوڑ ہے اس میں بدبودار پانی ہے اوراس جھوڑ کے پاس ایک نل ہے اس نل کے پانی میں جھوڑ کی وجہ سے معمولی بدبو آتی ہے وہ پانی پاک ہے یا ناپاک۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پانی میں برسات یا گرمی کی وجہ سے بدبو پیدا ہوگئی اور وہی اثر نل میں آ گیا تو وہ پانی ناپاک نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حوض کا پانی بذریعہ نل بیت الخلاء کے لیے!

سوال: - ہمارے مدرسہ میں فلس سسٹم سنڈاس بنے ہوئے ہیں ان کے لیے پانی پہلے ٹنکی سے آتا ہے اس کا تعلق مسجد کے حوض سے ہوگیا ہے اور حوض کا پانی اس میں استعمال ہوتا ہے اس کے استعمال سے طبیعت پر ایک قسم کا تکدر محسوس ہوتا ہے بظاہر اس کے استعمال میں شرعی قباحت معلوم نہیں ہوتی، اگر حضرت والا کی نظر میں کوئی فقہی جزئیہ موجود ہو تو مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ طبعی تکدر ہے، ماء کثیر کے استعمال میں کیا اشکال ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فی شرح القدوری اذا تغیر لون الماء أو طعمه أو ريحه بطول المكث أو بوقوع الأوراق فيه يجوز الوضوء به إلا إذا غلب عليه لون الأوراق فيصير مقيداً الخ حلبى كبيرى ص ۹۱ فصل فى بيان احكام المياه، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، ويستفاد من قوله الفتوى في الماء الجارى انه لايتنجس مالم يتغير طعمه أو لونه أو ريحه من النجاسة (عالمگيرى كوئٹه ص۱۷ ج۱) الباب الثالث في المياه.

خنزیر کی چربی صابن میں

سوال:- ایک مسلم صاحب صابن کے بیوپاری ہیں یہ خبر ملی ہیکہ تیل کی قیمتیں بڑھ جانیکی بنا پر گورنمنٹ نے مغربی ممالک سے درآمد ہونے والی چربی کا کوٹا صابن بنانے والی کمپنیوں کو دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں ہرقسم کے جانوروں (جسمیں سور خنزیر بھی شامل ہے) کی چربی ہوتی ہے، کمپنیاں اس درآمد شدہ چربی کو صابن میں ملاتی ہیں ایک دیندار مسلم ڈاکٹر ہے اس سے معلوم ہواہیکہ چربی کو کیمیائی ردعمل سے نمکیات میں تبدیل کرکے صابن میں ملایا جاتا ہے تفصیل بالا کی روشنی میں براہ کرم اس مسئلہ کا جواب تحریر فرمادیں کہ خوشبودار نہانے اور کپڑے دھونے کے صابن جوان کمپنیوں میں تیار کیا جاتا ہے ان کا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مردار کی چربی نجس ہے اور خنزیر نجس العین ہے[1]۔ جب تک قلب ماہیت ہوکر حقیقت اور خواص کی تبدیلی نہ ہوجائے استعمال جائز نہیں[2]۔ بلاتحقیق محض شبہ کی بناء پر صابن کو نجس کہنے کا بھی حق نہیں[3]۔ اگر نجس صابن کپڑے یا بدن پر استعمال کرکے دھوڈالا اور پاک کرلیا تو نماز

[1] والخنزير لنجاسة عينه الخ مجمع الانهر ص:۱۵، ج:۱، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. كتاب الطهارة. فصل فى البئر. مراقى الفلاح علىٰ الطحطاوى ص۲۳ فصل فى احكام السور، مطبوعه مصرى، حلبى كبيرى ص۱۵۸ فصل فى البئر مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

[2] فعرفنا ان استحالة العين تستتبع زوال الوصف المرتب عليها الخ شامى زكريا ص:۵۳۴، ج:۱، كتاب **الطهارة**. باب الانجاس. شامى كراچى ص:۳۲۷، ج:۱، مطلب العرقى الذى الخ. طحطاوى على المراقى ص۱۳۲ ج۱ باب الأنجاس قبيل فصل يطهر جلدالميتة، مطبوعه مصرى.

[3] ويطهر زيت تنجس بجعله صابونا قال الشامى تحته قد فرعوها على قول محمدؒ بالطهارة بانقلاب العين الذى عليه الفتوى واختاره اكثر المشائخ الخ درمختار مع الشامى زكريا ص:۵۱۹، ج:۱، كتاب الطهارة. باب الانجاس، طحطاوى على المراقى ص۱۳۲ قبيل فصل يطهر جلد الميتة مطبوعه مصرى، الاصل فى الأشياء الاباحة، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

درست ہوجائے گی بدن اوور کپڑے کو پاک کہا جائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

صابن کو شبہ کی وجہ سے ناپاک نہیں کہا جائے گا

سوال:-خوشبودار نہانے اور کپڑے دھونے کے لیے صابن جو کمپنیوں میں تیار کیے جاتے ہیں ان کے بارے میں سنا ہے کہ خنزیر کی چربی سے ترکیب دی جاتی ہے اور کیمیاوی ردعمل سے نمکیات میں تبدیل کر کے صابن میں ملایا جاتا ہے تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مردار کی چربی نجس ہے اور خنزیر نجس العین ہے[۱] جب تک قلب ماہیت ہوکر حقیقت اور خواص کی بتدیلی نہ ہوجائے استعمال جائز نہیں بلا تحقیق شبہ کی بناء پر صابن کو نجس کہنے کا بھی حق نہیں، اگر نجس صابن کپڑے یا بدن میں استعمال کر کے دھوڈالا اور پاک کرلیا تو نماز درست ہوجائے گی بدن اور کپڑے کو پاک کہا جائے گا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۴/ ۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۴/ ۸۹ھ

کیا چمڑے کی نجاست دباغت کے بعد لوٹ آئے گی

سوال:-وہ چرم جس کی دباغت شمس کے ذریعہ سے ہو حلال ہے، اور بھیگ جانے

(گذشتہ کا بقیہ) الاشباہ و النظائر ص۸۷ القاعدة اليقين لايزول بالشک.

۱؎ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ا ، تحت عنوان ''خنزیر کی چربی میں صابن''۔

۲؎ الاصل في الاشياء الاباحة (الاشباه والنظائر ص ۸۷، **القاعدة**:- اليقين لايزول بالشک. جعل الدهن النجس فی صابون يفتی بطهارته لأنه تغير والتغير يطهر عند محمدؒ ويفتی به للبویٰ الخ الدرالمختار مع الشامی کراچی ص۳۱۶ ج۱ باب الأنجاس، طحطاوی علی المراقی ص۱۳۲ قبيل فصل يطهر جلد الميتة، مطبوعه مصری.

پر نجاست عود کر آتی ہے ایسی چرم کا مسلمان کے لیے بیع وشراء کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اصح قول یہ ہے کہ بھیگ جانے سے نجاست عود نہیں کرتی۔ **لافرق بين نوعي الدباغة في سائر الاحكام قال في البحر الا في حكم واحد وهوانه لواصابه الماء بعد الدباغ الحقيقي لايعود نجساً باتفاق الروايات وبعد الحكمي فيه روايتان والاصح عدم العود** (شامی[1] نعمانیه ص: ۱۳۶، ج ۱) لہٰذا اس کی بیع وشراء ممنوع نہیں، اگر دباغت حکمی یعنی (تشمیس) کے بعد پانی سے پاک کرلیں تو بالاتفاق نجاست عود نہیں کرے گی۔(کذا فی ردالمحتار[2]) فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۷ ۹۱ھ

ہاتھی کی سواری اور سونڈ کا پانی

سوال:- ہاتھی کی سواری جائز ہے یا نہیں؟ اور ہاتھی جو گرمی کی وجہ سے راستہ چلتے چلتے سونڈ سے پانی پھینکتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہاتھی کی سواری شیخین کے قول کے موافق درست ہے اور یہی مختار ہے[3]، سونڈ سے جو پانی نکلتا ہے وہ نجس ہے۔[4] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] شامي زكريا ص: ۳۴۶، ج: ۱، باب المياه. مطلب في احكام الدباغة.

[2] قيد الخلاف في مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحكمي قبل الغسل بالماء قال فلو بعده لا تعود نجاسته اتفاقا. شامي زكريا ص: ۳۵۶، ج: ۱، باب المياه. مطلب في احكام الدباغة. طحطاوی علی المراقی ص ۱۳۶ فصل يطهر جلدالميتة، مطبوعه مصری. حلبی کبیری ص ۱۵۶ قبيل فصل في البئر، مطبوعه سهيل اکیڈمی لاهور. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

منی وغیرہ کوڈھیلے سے پاک کرنا

سوال:- پیشاب میں دھات یا بعد پیشاب کے منی کے قطرہ کا خروج ہونا بسبب قبض کی بیماری کے، اس حالت میں بھی کیا استنجاء مٹی کے ڈھیلے سے کافی ہوجائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب نجاست کا اثر نہیں رہا تو جس طرح پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجاء کا حکم ہے اسی طرح اس کا بھی ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۵/۱۰/۲۴ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۵/۱۰/۲۴ھ

(گذشتہ کا بقیہ) [۳] منح الغفار میں ہے والفیل کالخنزیر عندمحمد فیکون حکمه حکمه وعندهما کسائر السباع نجس السور واللحم لاالعین فیجوز بیع عظمه والانتفاع به فی الحمل والمقاتلة انتهی. منح الغفار بحواله فتاوٰی مولانا عبدالحیئی مبوب، ص۵۵۵ مسائل شتّٰی، مطبوعه مَلِک پبلشرز، دیوبند.

[۴] لعاب الفيل نجس كلعاب الفهد والاسد إذا اصاب الثوب بخرطومه ينجسه كذا في فتاوى قاضي خان (الهندية كوئٹه ص۴۸ ج۱، الفصل الثانی فی الاعیان النجاسة). فتاوٰی قاضیخان علی هامش الهندیه ص۱۲ ج۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب اوالخف اوالبدن اوالأرض، مطبوعه کوئٹه.

(صفحہ ہٰذا) [۱] ونجس خارج من احد السبيلين (قوله ونجس خارج الخ) أي ولوغير معتاد كدم أوقيح خرج من احدالسبيلين فيطهر بالحجارة على الصحيح زيلعي (الدرالمختار مع الشامی نعمانیه ص:۲۲۴، ج:۱) مطبوعه زکریا ص:۵۴۷، ج:۱، باب الانجاس. فصل الاستنجاء. عالمگیری ص۴۸ ج۱ الفصل الثالث فی الاستنجاء، مطبوع کوئٹه. زیلعی ص۷۷ ج۱ باب الانجاس فصل فی الاستنجاء، مطبوعه امدادیه ملتان.

جانور کا دودھ اور مرد کی منی کیا دونوں برابر ہیں؟

سوال:-بعض علماء سے سنا گیا ہے کہ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جانور کا دودھ اور مرد کی منی یہ دونوں چیز برابر ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً

یہ ہوسکتا ہے کہ مرد کی منی اور کسی جانور کا دودھ ایک شکل میں ہوتا ہو، امام اعظم رحمہ اللہ نے یہ کہاں فرمایا مجھے علم نہیں؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نزلے، زکام کے قطرات نجس نہیں ہیں

سوال:-نزلہ کی شکایت مجھے عموماً رہتی ہے۔ دوران مرض نماز میں خصوصاً رکوع وسجدہ کے دوران عموماً ناک سے اور کبھی آنکھوں سے بھی کپڑوں اور مسجد میں نزلہ زکام کا پانی گرتا رہتا ہے، اس بارے میں بھی فتوی دیں۔

الجواب حامداً ومصلياً

ایسی حالت میں رومال یا تولیہ سامنے رکھ لیا جائے تاکہ ناک سے جو نزلہ کے قطرات گریں وہ فرش مسجد پر نہ گریں، اگر چہ نزلہ کے قطرات گرنے سے وضو یا نماز میں نقصان نہیں آتا[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولكون المسجد يصان عن القاذورات ولو كانت طاهرة يكره البصاق فيه (بحر ص ۳۵، ج: ۲، فصل لما فرغ من بيان الكراهة في الصلاة، مطبوعه كراچى) ولا يبزق على حيطان المسجد ولا على ارضه ولا على البوارى وكذا المحاط لكن يأخذه بطرف ثوبه إلى قوله تنزيه المسجد من القذر واجبٌ، حلبى كبيرى ص ۲۱۲ فصل فى احكام المسجد، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

اسپرٹ کاحکم

سوال:-زید نے انجکشن لگوایا، لگانے والا پہلے اسپرٹ بدن پرلگاتا ہے، کچھ اسپرٹ بدن پر بھی لگ جاتی ہے آیا اس کا دھونا ضروری ہے یانہیں؟ جبکہ یہ کہتے ہیں کہ اسپرٹ بدن پرلگ کرفوراً جلد میں تحلیل ہوجاتی ہے یا ہوا لگ کراڑ جاتی ہے اور بدبو بھی دور ہوجاتی ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

اس کپڑے اور بدن کے اس حصہ کو پاک کرلیا جائے جس پر اسپرٹ لگی ہے (اگر چہ وہ لگی ہوئی نظر نہ آتی ہواور بدبو بھی محسوس نہ ہوتی ہو) تب نماز پڑھی جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۹/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۹/۸۵ھ

پٹرول کاحکم!

سوال:-زید گھڑی سازی کا کام کرتاہے پرزوں کی صفائی میں مٹی کا تیل اور پٹرول کا استعمال ہوتاہے صفائی کے وقت برش سے چھینٹیں کپڑوں پرآتی ہیں اسی حالت میں نماز پڑھتے ہیں تو یہ تیل پاک ہے یانہیں؟ اگر اس سے نماز نہیں ہوتی ہے تو پھر پاکی کا طریقہ کارکیا ہوگا؟

---

[1] ویطهر غیرها اي غیر مرئیة بغلبة ظن غاسل طهارة محلها بلا عدد به یفتی الخ (الدرالمختار مع الشامی نعمانیة ص ۲۲۰ ج ۱) باب الانجاس. مطلب فی حکم الوشم.
وغیر المرئی بالغسل ثلاثاً أو سبعاً دفعاً للوسوسة الی ماقال والفتوی علی اعتبار غلبة ظن الغاسل من غیرتقدیر بعدد مالم یکن موسوساً فیقدر بالثلاث. مجمع الانهر ص ۹۰ ج ۱ باب الأنجاس، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کا تیل اور پٹرول ناپاک نہیں کپڑے پر لگنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا زیادہ مقدار میں لگ کر بدبو پیدا ہوجائے تو ایسی صورت میں نماز کیلئے دوسرا کپڑا تجویز کرلیں جس کو پہن کر نماز ادا کرلیا کریں یا گھڑی سازی کیلئے کپڑا تجویز کرلیں اسکو پہن کر گھڑی سازی کیا کریں تاکہ بدبو اس کپڑے میں ہی رہے نماز کے وقت صاف ستھرے کپڑے پہننا نماز و مسجد کے احترام کا تقاضہ ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مٹی کا تیل اور پٹرول پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: - پٹرول، مٹی کا تیل اسپریٹ، جو کہ عموماً جلانے کے لیے مشینوں میں استعمال ہوتا ہے، وائٹ آئیل جو کہ مٹی کا تیل صاف کیا ہوا ہے جس میں بو نہیں ہوتی، اور صاف کی ہوئی اسپرٹ جس میں بو نہیں جو کہ خوشبویات اور سر میں لگانے کے تیلوں میں استعمال ہوتی ہے پاک ہے یا ناپاک۔ ایسی خوشبویات کا استعمال جس میں وائٹ آئیل اور اسپرٹ ہو کیسا ہے حکم شرعی سے مطلع فرمادیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مٹی کا تیل پاک ہے، بدبو دور ہونے کے بعد اس کا ہر جگہ جلانا اور دیگر استعمال میں لانا (جب کہ مضر نہ ہو) درست ہے اسپرٹ، پٹرول، وائٹ آئیل کے بھی اگر مٹی کے تیل کی طرح زمین سے چشمے نکلتے ہیں تو یہ بھی پاک ہیں اور انکا استعمال جائز ہے[2]، اور اگر شراب حرام سے

[1] یجب ان تصان أي المساجد، عن إدخال الرائحة الكريهة. حلبی کبیری ص ۶۱۰، فصل في احكام المسجد، سهيل اكيڈمی لاهور.

[2] الاصل في الاشياء الاباحة والطهارة حتّٰى يدل الدليل على عدم الاباحة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بنتے ہیں اور کسی طریق سے بدبودور کی جاتی ہے تو ناپاک ہیں اور بلا مجبوری کے استعمال ناجائز ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۱۴/ ۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ناپاک انگلی کو چاٹنے سے پاکی کا حکم!

سوال:-ایک مسئلہ جو حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بہشتی زیور میں مسائل کے بیان میں فرمایا ہے کہ اگر انگلی میں کوئی نجاست لگ جائے تو اسے تین مرتبہ چاٹ لینے سے وہ پاک ہوجاتی ہے، لیکن چاٹنا منع ہے اس مسئلہ میں ایک رضاخانی صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ نجاست میں سے تو پیشاب پائخانہ بھی ہے تو اگر یہ بھی انگلی میں لگ جائے تو چاٹ لینے سے پاک ہوجائیگا، تو اس میں دوخرابی پائی گئی اولاً یہ انگلی پاک کرنے کیلیے منہ کو ناپاک کیا گیا اور ثانیاً یہ کہ پائخانہ وغیرہ کو کھانے کی ترکیب بتائی جارہی ہے یعنی اس میں پائخانہ کا کھانا پایا گیا اور ان کا کہنا یہ ہے کہ مناسب ترکیب تو یہ تھی کہ لعاب کو انگلی پر گرا کر کسی چیز سے انگلی کو صاف (پونچھ) کردیا جائے تو کیا ان کا یہ اعتراض بجا ہے؟ اگر بجا ہے تو پھر صحیح تر مسئلہ کیا ہے؟ اگر بہشتی زیور میں تحریر کردہ مسئلہ اپنی جگہ پر صحیح ہے تو پھر اس معترض کا جواب کیا دیں جب کہ معترض صاحب کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ آپ حدیث وقرآن وفقہ میں سے کسی کے اندر یہ مسئلہ نہیں دکھا سکتے اگر کسی کتاب میں ہو تو اس کا حوالہ بیان فرمائیں۔

(گذشتہ کا بقیہ) أو النجاسة كما هو صرح في كتب الفقه. الاشباه والنظائر ص:۱۱۵، هل فى الاشياء الاباحة. مطبوعه دارالعلوم ديوبند. شامى زكريا ص ۲۲۱ ج ۱ كتاب الطهارة مطلب المختار ان الاصل فى الاشياء الاباحة.

الجواب حامداً ومصلیاً

بہشتی زیور میں جب صاف لفظوں میں موجود ہے ''لیکن ایسا کرنا منع ہے'' تو پھر معترض کا یہ کہنا کہ ''پائخانہ وغیرہ کھانے کی ترکیب بتائی گئی ہے'' یہ اس کی کج دماغی اور غوایت ہے کہ منع کرنے کو بھی ترکیب بتانا کہہ رہا ہے ایسے دماغ کو دراصل مسئلہ سمجھنے میں غلطی نہیں ہوتی بلکہ ان کو صحیح بات کا بھی مطلب بتلا کر گمراہ کیا کرتا ہے اس مسئلہ کی دلیل کتب فقہ مین موجود ہے، إذا صاب الخمر يده فلحسه ثلاث مراة تطهر يده بريقه كما يطهر فمه بريقه الخ (منيه[1] ص: ٦٦) والصبی إذا قاء علی ثدی الام ثم مص الثدی مراراً يطهر كذا في فتاوی قاضی خان الخ (فتاوی عالمگیری[2] ص ۲۸) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چارپائی پر غسل کرنے سے کیا وہ ہمیشہ کیلئے نجس ہوگئی؟

سوال:-ایک صاحب کہتے ہیں کہ کسی نبی نے چارپائی پر بیٹھ کر غسل کیا تھا، سو یہ گندگی کی چیز ہوئی اس پر بیٹھ کر کھانا کھانا درست نہیں، مدلل جواب سے نوازیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ بات بلادلیل ہے، اگر کسی تخت یا فرش پر کسی نبی نے غسل کیا ہو، تو کیا اس کی وجہ سے وہ تخت یا فرش نجس ہو کر کبھی پاک نہیں ہو سکے گا، اور اسکی وجہ سے ہر جگہ کا ہر تخت اور ہر فرش ہمیشہ

---

[1] منية المصلی علی هامش حلبی كبير ص: ۱۸۲، فصل فی الآسار. مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور. عالمگيری ص ۴۵ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسة. ومما يتصل بذٰلک الخ، مطبوعه كوئٹه. قاضيخان ص ۲۲ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب، كوئٹه.

[2] عالمگيری مطبوعه زكريا ص: ۴۵، ج ۱، الفصل الاول فی تطهير الانجاس. فتاوٰی قاضيخان ص ۲۲ ج ۱ فصل فی النجاسة. شامی كراچی ص ۳۰۹ ج ۱ باب الأنجاس.

کیلئے بالکل نجس ہوجائیگا، زمین پرتو قضائے حاجت فرمانا صریح وصحیح احادیث سے ثابت ہے[1]۔ تو کیا کسی زمین پر بھی کھانا کھانا جائز نہیں ہوگا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۸/۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۸/۱ھ

نطفۂ ناپاک سے پیدا ہونے والا کیسے پاک ہوسکتا ہے

سوال: - ایک صاحب کا کہنا ہے کہ جب کہ انسان کا وجود ہی نطفہ سے ہے تو غسل اور وضو سے کیسے پاک ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

قطرۂ ناپاک کی ماہیت بدل دی گئی اس کو اشرف المخلوقات بنادیا گیا اب اگر وہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کی صورت بتادی گئی: اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلوٰۃِ فَاغْسِلُوا وُجُوھَکُم[2] الخ اَوْ اِنْ کُنْتُمْ جُنُباً فَالطَّھَّرُوا[3]. واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] عن انسؓ قال كان النبی صلّی الله عليه وسلّم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتی يدنو من الارض ترمذی شريف ص ۴ ج ۱ باب الاستتار عندالحاجة، مطبوعه رشيديه دهلی.
عن المغيرة بن شعبة قال كنت مع النبی صلّی الله عليه وسلّم فی سفر فاتی النبی صلّی الله عليه وسلّم حاجته فابعه فی المذهب (ترمذی شريف ص ۵ ج ۱ باب ماجاء ان النّبی صلّی الله عليه وسلّم كان اِذا ارادالحاجة، عبدر الحمٰن بن الاسود عن ابيه أنه سمع عبدالله يقول أتی النبی صلّی الله عليه وسلّم الغائط فأمرنی ان اتيه بثلاثة احجار (الحديث) قوله (اتی الغائط) أی الارض المطمئنة لقضاء الحاجة، فتح الباری ص ۳۴۴ ج ۱ كتاب الوضوء باب لايستنجی بروثٍ،مطبوعه نزار مصطفٰی الباز مكه مكرمه. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بول کا پینا

سوال:- سید نوری صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بلغم وغیرہ صحابی نوش جان فرمایا کرتے تھے، اور پیشاب بھی ازواج مطہرات بلاکسی عذر کے نوش فرمایا کرتی تھیں کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اماالبول فقد شاهده غير واحد وشربته بركة ان ايمن مولاته وبركة ام يوسف خادمة ام حبيبه صحبتها من ارض الحبشة وكان له قدح من عيدان تحت سريره يبول فيه فشربته بركة الثانية فقال لها صححت يا ام يوسف فلم تمرض سوىٰ مرض موتها وصح عن بركة الاولىٰ قالت قام رسول اللّٰهﷺ من ليلة الىٰ فخارة فى جانب البيت فبال فيها فقمت من الليل وانا عطشانة فشربت ما فيها وانا لا اشعر فلما اصبح ﷺ قال يا ام ايمن قومى فاهر يقى ما فى تلك الفخارة فقلت واللّٰه شربت ما فيها فضحك ﷺ حتى بدت نواجذه ثم قال اما واللّٰه لا ينجعن بطنك ابدا قال ابن حجر وبهذا استدل جمع من ائمتنا المتقدمين وغيرهم علىٰ طهارة فضلاته ﷺ وهو المختار وفاقاً لجمع من المتأخرين فقد تكاثرت الادلة عليه وعده الائمة من خصائصه ﷺ وقيل سببه شق جوفه الشريف وغسل باطنه ﷺ اهـ (كذافى جمع الوسائل[1] شرح الشمائل ص:۳۰۲، ج:۲)

(گذشتہ کا بقیہ)[2] سورة مائدہ آیت:٦ ترجمہ: جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہرے کو دھوؤ (از بیان القرآن)
[3] سورة مائدہ آیت:٦ ترجمہ:- اوراگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو (ازبیان القرآن)
(صفحہ ہٰذا) [1] جمع الوسائل ص:۳۱۸، ج:۲، (مطبوعه اشرفى ديوبند) باب ماجاء فى تعطر رسول اللّٰهﷺ

ان روایات سے ثابت ہوا کہ دومرتبہ اسکے پینے کی نوبت آئی ہے، عمومی طور پر ایسا نہیں ہوتا تھا، مواہب لدنیہ[۱] عینی[۲] شرح البخاری، شرح اشباہ وغیرہ میں بھی یہی چیز موجود ہے، اور یہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے[۳] تھوک وبلغم کا درجہ بہت ہلکا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱۱/۸۸ھ

---

[۱] مواهب لدنيه مطبوعه بيروت ص: ۲۳۱–۲۳۲، ج:۴، كتاب الشمائل النبوية، المقصد الثالث، الفصل الاول، قبيل الفصل الثانى.

[۲] عمدة القارى، مطبوعه دار الفكر ص:۳۵، ج:۲، الجزء الثالث، كتاب الوضوء، باب الماء الذى يغسل به شعر الانسان.

[۳] صحح بعض أئمة الشافعية **طهارة** بوله صلّى اللّٰه عليه وسلّم وسائر فضلاته، وبه قال ابو حنيفةؒ اِلٰى قوله وعدالأئمة ذٰلك من خصائصه صلّى اللّٰه تعالٰى عليه وسلّم و نقل بعضهم عن شرح **المشكاة** لملا على القارى أنه قال اختاره كثير من اصحابنا الدر المختار على الشامى كراچى ص۳۱۸ ج۱ كتاب الطهارة باب الأنجاس مطلب فى طهارة بوله صلّى اللّٰه تعالٰى عليه وسلّم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم :

کپڑوں کی پاکی اور ناپاکی

ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ!

سوال :- کپڑے میں نجاست مرئیہ ہو یا غیر مرئیہ کپڑے کو ایسی جگہ یا پتھر پر رکھیں کہ پانی نکلتا جائے داہنے ہاتھ میں لوٹا وغیرہ لے کر کپڑے پر پانی ڈالتے جائیں اور بائیں ہاتھ سے ملتے جائیں جب نجاست زائل ہونے کا گمان غالب یا یقین ہو جائے کپڑے کو اٹھا کر ایک دفعہ نچوڑ دیں، تین دفعہ نہ نچوڑیں تو کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟ دونوں ہاتھ پاک ہو گئے یا نہیں؟ بلکہ ہاتھ کو پھر الگ سے دھونا پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب پانی برابر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے ملتے رہے حتی کہ نجاست زائل ہو جانے کا ظن غالب ہو گیا پھر پانی ڈال کر نچوڑ دیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا، ہاتھ بھی پاک ہو گیا[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] فلوزالت عینها بمرة اکتفی بها ولولم تزل بثلاثة تغسل الی أن تزول (عالمگیری ص ۴۲، ج ۱، الفصل الاول في تطهیر النجاسات). وهٰذا کله اِذا غسل فی اِجانة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ناپاک کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجائے گا یا نہیں

سوال:- ناپاک کپڑا دھوکر بغیر نچوڑے دھوپ میں ڈالدیا پھر وہ سوکھ گیا اسی طرح تین مرتبہ کیا تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہیں؟ نیز کپڑا کتنا نچوڑا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے بھی کپڑا پاک ہوجائے گا اور نچوڑنے میں اپنی طاقت کا اعتبار ہے اس سے زیادہ کا آدمی مکلّف نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۶/۲۵ھ

ناپاک کپڑا نل کے نیچے ڈالنے سے پاک ہوجائے گا؟

سوال:- کسی شخص کا کوئی کپڑا نجاست غیر مرئیہ کی وجہ سے نجس ہے اسنے اس پر چار پانچ لوٹے ڈالے یا نل کے نیچے کچھ منٹ چھوڑ دیا یہاں تک کہ زوال نجاست کا یقین ہوگیا پھر معمولی طریقہ سے نچوڑ دیا تو پاک ہوا یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) أما لو غسل في غدير او صب عليه ماء كثير او أجرى عليه الماء طهر بلاشرط العصر وتجفيف و تكرار غمس هوالمختار شامی کراچی ص۳۳۳ ج ۱ باب الأنجاس.

(صفحہ ہٰذا) [1] إن كانت النجاسة رطبة يغسل بالماء ثلاثاً ويقوم على الحصير حتى يخرج الماء من اثقابه الخ (الهنديه ص۲۷ ج ۱) مطبوعه مصری، حلبی کبیر ص۱۸۳، باب الأنجاس، مطبوعه سهيل اکیڈمی لاهور. البحر الرائق ص۲۳۷، باب الأنجاس، مطبوعه الماجديه کوئٹه.

ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر الى قوله ويعتبر في كل شخص قوته عالمگیری ص:۴۲، الفصل الاول في تطهير الانجاس. البحرالرائق ص۲۳۸ ج ۱ باب الانجاس. شامی زکریا ۵۴۱ ج ۱ باب الانجاس. المحيط البرهانی ص۳۷۹ ج ۱ الفصل الثامن في تطهير النجاسات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

ہوگیا[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک کپڑا صابن سے دھونے سے پاک ہوجائے گا؟

سوال:- ناپاک کپڑے کو تین مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس میں سے صابن کا پانی نکلتا رہے تو وہ کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کو تین دفعہ دھوکر خوب نچوڑ دیا اور نجاست کا اثر ختم ہوگیا تو کپڑا پاک ہوگیا اگرچہ صابن کا پانی اس میں سے نکلتا ہو، یعنی پھر پانی ڈالنے سے جب نچوڑا جائے تو صابن کا اثر محسوس ہوتا ہو[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پٹرول سے کپڑا پاک کرنا

سوال:-اگر پٹرول سے کپڑا پاک ہوسکتا ہے تو پہلے ایک مرتبہ کپڑا پٹرول سے دھویا اور خشک کرلیا اسی طرح دومرتبہ عمل کیا تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہ۔

---

[۱] حتی لو جری الماء علی ثوب نجس وغلب علی ظنه أنه طهر جاز استعماله وإن لم یکن ثم غسل ولا عصر کما في التبیین والبنایة (الطحطاوی علی المراقی ص ۱۲۹، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها). تاتار خانیه ص ۳۰۶ ج ۱ کتاب الطهارة تطهیر النجاسات، مطبوعه کراچی. البحرالرائق ص ۲۳۸ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[۲] وان کانت غیر مرئیه یغسلها ثلاث مرات ویشترط العصر فی کل مرة. عالمگیری ص: ۴۲، ج: ۱، الفصل الاول فی تطهیر النجاسات. المحیط البرهانی ص ۳۷۷ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه ڈابهیل. شامی کراچی ص ۳۲۹ ج ۱ باب الانجاس.

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو اس طرح تین مرتبہ عمل کرنے سے پاک ہوجائے گا[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کپڑا پٹرول سے دھلوانا

سوال:- ایک شخص نے پانچ سو روپے کا سوٹ بنوایا، روزہ نماز کا پابند ہے، راستہ میں آفس سے واپس ہوتے وقت ایک گائے نے راستہ میں اپنی دم سے پیشاب کی چھینٹ ماردی، یا کسی بچہ نے اسپر پیشاب کردیا اب اس سوٹ کی کس طرح تطہیر ہوگی؟ اگر پانی سے دھلواتا ہے تو پانچ سو روپیہ کا سوٹ بیکار ہوجاتا ہے، کیونکہ اونی کپڑا ہے اور اگر ڈرائی کلینک کرالیا ہے تو ازالۂ نجاست نہیں ہوتا، کیونکہ ڈرائی کلینک میں استعمال ہونے والی اشیاء سے ازالۂ نجاست نہیں ہوتا مثلاً پڑول وغیرہ براہِ کرم کوئی ترکیب بتائیں جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو، تاکہ بندہ اس تنگی سے نکل سکے نیز ڈرائی کلینک کے سلسلہ میں اپنی رائے اور شرعی مسئلہ سے مطلع فرمائیں تاکہ وقت ضرورت کام آئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو چھینٹیں نجس اس پر گرگئی ہیں وہ پٹرول سے بھی زائل ہوسکتی ہیں پٹرول سے دھلوالیں

---

[۱] قوله وبمائع مزيل كالخل وماء الورد) قياساً على ازالتها بالماء بناء على ان الطهارة بالماء معلولة بعلة كونه قالعا لتلك النجاسة والمائع قالع فهو محصل ذلك المقصود فتحصل به الطهارة (البحر الرائق ص: ۲۲۱، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه). شامی زكريا ص ۵۱۰ ج ۱ باب الانجاس. النهر الفائق ص ۱۴۳ ج ۱ دارالكتب العلميه بيروت.

(والا) أي وإن لم يمكن العصر كالحصير ونحوه فيطهر بالتجفيف كل مرة حتى ينقطع التقاطر (مجمع الانهر ص: ۹۱، ج: ۱، مراقی الفلاح ص ۱۲۹، باب الانجاس).

پاک ہوجائے گا[1]۔　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/ ۲/ ۹۲ھ

جو کپڑا پٹرول سے دھویا اس کا حکم!

سوال:-(۱) ٹیری لین، ٹیری کوٹن، ٹیری ویل گرم اونی کپڑوں کی شیروانی (جن میں روئی کی گدی رکھی جاتی ہے) کو پانی سے دھونے کی بنا پر خراب ہوجانے کی وجہ سے پٹرول میں دھویا جاتا ہے، بڑے بڑے شہروں میں کپڑے دھونے کی لانڈریوں میں کونڈیان ہوتی ہیں جن میں ایک مرتبہ پٹرول بھرکر پچیس پچاس کپڑے جتنے بھی اس میں سماسکتے ہوں بیک وقت ان کو ڈال کر انہیں مشین کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے، دوتین مرتبہ کے بعد جب وہ پٹرول بالکل خراب اور گدلا ہوجاتا ہے تب اسے پھینک کر دوسرا پٹرول لیا جاتا ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ پاک ناپاک ہر قسم کے کپڑے کونڈی میں ڈالے جانے کا امکان ہے اس بنا پر کوئی پاک کپڑا اس طرح دھلایا گیا تو کیا وہ ناپاک قرار دیا جائے گا؟

(۲) جو کپڑا یقیناً ناپاک تھا اس کو اس طرح دھلانے سے وہ پاک ہوجائے گا یا اسے پاک کرنے کے لیے پانی کا استعمال ضروری ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) وہ ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا الا یہ کہ اس میں ناپاکی کا اثر ظاہر ہوجائے۔

---

[1] یطهر البدن والثوب بالماء وبمائع مذيل كالخل وماء الورد قياسا على ازالتها بالماء بناء على ان **الطهارة** بالماء معلولة بعلة كونه قالعا لتلك النجاسة والمائع قالع فهو محصل ذلك المقصود فتحصل به الطهارة (البحر الرائق ص: ۲۲۱، ج: ۱، باب الانجاس. مطبوعه كوئٹه). النهر الفائق ص ۱۴۲ ج ۱ دارالكتب العلميه بيروت. عالمگيری كوئٹه ص ۱۴ ج ۱ الفصل الاول فی تطهير النجاسات.

(۲) ناپاکی کا اثر اس میں باقی نہیں رہا تو اس کو پاک کہا جائے گا کیونکہ پٹرول زیادہ قاطع ہے پانی سے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پاک ناپاک کپڑے مخلوط کر کے دھونے کا حکم

سوال:- عام طور پر دھوبی ایک ٹب میں پٹرول ڈال کر پاک ونجس کپڑے ملا دیتے ہیں پھر اس کو خشک کر کے لاتے ہیں، ایسی صورت میں یہ کپڑے بھی نجس کپڑوں کے حکم میں شامل ہوں گے یا نہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر پاک کپڑوں میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے تو وہ بھی نجس کپڑوں کے حکم میں ہوں گے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] یجوز التطهير بالماء وبكل مائع طاهر يمكن ازالتها به كالخل وماء الورد ونحوه مما إذا عصر انعصر (عالمگیری ص ۴۱ ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات كتاب الطهارة. البحرالرائق ص ۲۲۱ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجديه كوئٹه. شامی زکریا ص ۵۱۰ ج ۱ باب الانجاس.

[۲] اعلم أنه إذ لف طاهر في نجس مبتل بماء واكتسب منه شيئاً فلا يخلو إما أن يكون كل منهما بحيث لو انعصر قطر وحينئذ ينجس الطاهر اتفاقا اولايكون واحد منهما كذلک وحينئذ لاينجس الطاهر اتفاقا أويكون الذي بهذه الحالة الطاهر فقط وهو امر عقلى لاواقعی أو النجس فقط والاصح عند الحلواني فيها أن العبرة بالطاهر المكتسب فإن كان بحيث لوانعصر قطر تنجس والا لا ويشترط ان لايكون الاثر ظاهراً في الطاهر الخ (طحطاوي على مراقی الفلاح ص۱۲۷-۱۲۶، باب الانجاس والطهارة عنها. الشامی نعمانيه ص ۲۳۱ ج ۱، باب الانجاس. مطلب فی الفرق بين الاستبراء والاستنقاء الخ. حلبی کبیری ۱۷۴ فصل فی الآبار، مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور.

جس کپڑے میں نجاست سرایت کر چکی اس کو ایک دفعہ دھو کر نچوڑنا کافی نہیں

سوال :- کپڑے کی عین نجاست مرئیہ یا غیر مرئیہ مستعمل پانی ایسا ناپاک پانی جس میں نجاست کا اثر بظاہر نہ ہو عین نجاست زائل کر دیں اس کے بعد کسی برتن میں پاک پانی لے کر کپڑا ڈالکر ایک دفعہ اٹھا کر نچوڑ ڈالیں تو پاک ہوا یا نہیں؟ زوال نجاست کا غلبہ ظن بھی حاصل ہو جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس کپڑے میں ناپاک پانی پوری طرح داخل ہو چکا ہے اب ایک دفعہ اس کو نچوڑ دینا کافی نہیں، تین دفعہ دھو کر نچوڑیں تب پاک ہوگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

ناپاک کپڑا پاک کپڑے پر گر گیا وہ پاک ہے یا ناپاک؟

سوال :- رات کو کئی مرتبہ پیشاب کیلئے اٹھنا پڑتا ہے، بعض مرتبہ پیشاب اوپر ہی نکل جاتا ہے، معلوم تک نہیں ہوتا، پیشاب سے بھیگا کپڑا سوکھ گیا اور بھیگا ہوا صاف کپڑا اس پیشاب کے سوکھے کپڑے میں گر گیا، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پاک صاف بھیگا ہوا کپڑا اگر ایسا نہیں کہ نچوڑنے سے قطرات ٹپکتے ہوں تو ناپاک

---

[1] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر (عالمگیری ص۴۲ ج ۱، الفصل الاول في تطهير الانجاس، كتاب الطهارة. المحيط البرهانی ص۳۷۷ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. مجمع الانهر ص۹۰ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)

سوکھے ہوئے کپڑے پراس کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا[١] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سوکھا کپڑا سور کو لگ جائے تو ناپاک نہیں

سوال :-سور اگر بدن سے لگ جائے تو صرف کپڑا دھونا پڑے گا یا غسل؟ یا خشک وتر خنزیر کی کوئی تفصیل ہے؟ کتا چونکہ عندالاحناف نجس العین نہیں، نیز کتے کا تھوک جبکہ وہ غصہ میں ہو کاٹ لے تو ناپاک نہیں ہے۔**ولو عض كلبٌ عضو شخص ملاعباً تنجس والغضبان ليس يؤثر** (دیباچہ نورالایضاح ص:١١) اب پوچھنا یہ ہے کہ مابہ الامتیاز کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

خشک خنزیر کپڑے یا بدن سے لگ جائے جس کا کوئی اثر نہ آئے تو اس سے کپڑا یا بدن ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ خشک نجس العین کا حکم ہے، البتہ تر ہو تو جس مقام پر تری لگی ہو اسکا دھونا ضروری ہے[٢] غسل واجب ہونیکی کوئی وجہ نہیں کتا اگر کسی کا بدن یا کپڑا دانت سے پکڑ لے اور اسپر تری نہ لگے تو وہ نجس نہیں ہوگا، تری لگنے سے نجس ہوجائیگا، چاہے غضبان ہو چاہے راضی ہوا یک ہی حکم ہے یہی قول مختار ہے،**الكلب اذا اخذ عضو انسان أو ثوبه لايتنجس مالم يظهر فيه اثر البلل راضياً كان أوعضبان كذا في منية المصلى قال في الصيرفية هو**

---

[١] اذا لف الثوب النجس فى الثوب الطاهر والنجس رطب فظهرت نداوته فى الثوب الطاهر لكن لم يصر رطبا بحيث لو عصر يسيل منه شئى ولا يتقاطر فالاصح انه لا يصير نجسا الخ، (عالمگيرى كويٹه ص:٤٧، ج:١، الفصل الاول فى الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص٢٩٢ ج١ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه كراچى. حلبى كبيرى ١٧٤ باب الانجاس، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.)

[٢] اماالنجاسة الغليظة الخ كالعذرة ولحم الخنزير و سائر اجزائه هذه الاشياء نجاستها معلومة فى الدين بالضرورة لاخلاف فيها الخ حلبى كبيرى ١٤٦ فصل فى الانجاس، مطبوعه لاهور. سكب الانهر ص ٥١ ج١ دارالكتب العلميه، بيروت.

المختار كذا في شرحها لابراهيم الحلبي اھ (عالمگیری[1] ص ۲۴ ج ۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۴ ۹۶ھ

خشک ناپاک کپڑا پہننے سے جسم ناپاک نہیں!

سوال: -(۱) اگر کسی شخص کا جسم پاک ہے اگر کسی وجہ سے وہ شخص ناپاک کپڑے جو بالکل سوکھے اور دیکھنے میں صاف ہیں لیکن ناپاک ہیں اگر کوئی اس کپڑے کو پہن لیتا ہے تو کیا اس شخص کا وہ کپڑا جو پاک تھا پہن لینے کے بعد ناپاک ہو گیا اور غسل کرنے سے قبل اس کا جسم پاک نہیں ہے اور اسی دوران بغیر غسل نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی شخص جو کہ پاک ہے اور اپنی بیگم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سوتے ہیں اور اس دوران کسی قسم کی نفسی خواہش کو پورا نہیں کیا جاتا ہے لیکن انکے پائجامہ میں کچھ جگہ چھوٹے چھوٹے داغ جو کہ نفسی جذبات کی بناپر پڑ گئے ان داغوں کو دیکھ کر دوسرے کپڑے پاک پہن کر اگر نماز پڑھ لیتے ہیں تو کیا ان لوگوں کی یہ نماز ٹھیک ہے؟ اور کیا اس سے انکے جسم کو غسل کرنے کی ضرورت نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) جسم پاک ہے خشک ہے کپڑا ناپاک ہے خشک ہے اس کی وجہ سے جسم ناپاک نہیں ہوا پھر بغیر جسم کو پاک کئے دوسرا کپڑا پہن لیا تو وہ کپڑا نجس نہیں ہوا اس سے نماز درست ہو جائے گی نہ جسم دھونے کی ضرورت ہے نہ کپڑے کو دونوں پہلے سے پاک ہیں۔[2]

---

[1] الهندية مصرى ص: ۲۴، ج: ۱، مطبوعه كوئٹه ص: ۴۸، ج: ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص ۲۹٦ ج ۱ الباب السابع فى احكام النجاسات. شامى زكريا ۳٦۲ ج ۱ باب المياه.

[2] لو وضع رجله المبلولة على ارض نجسة أو بساط نجس لايتنجس. (عالمگیری ص: ۴۷، ج: ۱) الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. وإذا نام الرجل على فراش، (بقیہ آئندہ صفحہ پر)

(۲) اگر وہ منی کے داغ نہیں بلکہ مذی کے داغ ہیں تو غسل واجب نہیں البتہ جس طرح پیشاب کے بعد بدن کو پاک کیا جاتا ہے اسی طرح مذی کے بعد بھی پاک کیا جائے پھر وضو کر کے نماز پڑھی جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بھیگا ہوا ہاتھ ناپاک خشک کپڑے کو لگانے سے اس کپڑے کا کیا حکم ہے؟

سوال :-ایک شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ بالکل تر جس سے پانی ٹپک رہا ہے اپنے ناپاک کپڑے کو لگایا پھر وہی ہاتھ نل کی پتی کو لگایا اب پتی بالکل خشک ہوگئی تو ایک دوسرے شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ اس نل کی پتی پر لگایا اور پھر بالٹی کو لگایا اور اس بالٹی سے حمام میں پانی بھرا اور اس پانی سے سب نمازیوں نے وضو کیا تو نماز ان کی درست ہے یا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے؟ اس پانی سے وضو یا غسل درست ہے یا نہیں؟ اور اس طرح بھیگا ہوا ہاتھ لگانے سے پتی نل کی پاک ہوگئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بھیگا ہوا ہاتھ خشک ناپاک کپڑے کو لگانے سے اگر ہاتھ پر نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو ہاتھ

(گذشتہ کا بقیہ) قد أصابه منى ويبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه اِن لم يصب بلل الفراش جسده لايتنجس جسده و اِن أصاب بلل الفراش جسده يتنجس جسده. المحيط البرهانى ص ۳۶۸ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه ڈابھیل.

(صفحہ ہذا) [1] عَنْ عَلِيٍّ مَرْفُوعاً إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلاَةِ . أبوداؤد على هامش بذل المجهود ۱۲۸/۱ . باب فى المذى. مطبوعه رشيديه سهارنپور. شامى زكريا ص ۳۰۴ ج ۱ مطلب فى ابحاث الغسل. مجمع الانهر ص ۴۰ ج ۱ دارالكتب العلميه، بيروت.

ناپاک نہیں ہوا[1] نل بالٹی حمام، پانی کوئی چیز بھی اس کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوئی، نہ کسی کی نماز خراب ہوئی، کسی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں اس پانی سے وضو غسل سب درست ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زمین پر بیٹھ کر وضو کرنے سے جو چھینٹیں کپڑے پر پڑیں تو وہ کپڑا پاک ہے؟

سوال:- عموماً لوگ زمین پر نیچے بیٹھ کر وضو کرتے ہیں مسجد کے علاوہ، ایسی حالت میں زمین کی تمام چھینٹیں کپڑوں پر پڑتی ہیں اور انہیں کپڑوں سے نماز ادا کرتے ہیں انکے کپڑے ایسی حالت میں ناپاک ہوتے ہیں یا پاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان چھینٹوں کی وجہ سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، نماز درست ہوجاتی ہے[2]۔ مگر ایسا کرنا خلاف نظافت واحتیاط ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک کنویں کو پاک کرنے والوں کے بدن اور کپڑوں کا حکم!

سوال:- ناپاک کنویں کو پاک کرتے وقت جولوگ پانی کھینچتے ہیں ان کے ساتھ اور

---

[1] ولولف في مبتل بنحو بول ان ظهر نداوته أواثره تنجس والا لا (الدرالمختار على الشامى كراچى ص۳۴۷ ج۱، فصل في الاستنجاء. عالمگيرى ص۴۷ ج۱ الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، مطبوعه كوئٹه. المحيط البرهانى ص۳۶۸ ج۱ الفصل السابع، مطبوعه كوئٹه.)

[2] ومارشش على الغاسل من غسالة الميت مايمكنه الإمتناع عنه مادام في علاجه لاينجسه لعموم البلوى شامى نعمانيه ص۲۱۶ ج۱، مطلب العرقي الذي يستقطر من دردى الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، باب الانجاس. مراقى الفلاح ص۱۲۵. باب الانجاس والطهارة عنها. مطبوعه مصر.

کنویں سے جن ڈولوں سے پانی نکالا جاتا ہے وہ ڈول اور ڈولوں کی رسیاں تو ساتھ ساتھ پاک ہوجاتی ہیں مگر پانی کھینچنے والے آدمیوں کے کپڑے اور بدن کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جن ہاتھوں، ڈولوں رسی سے پانی نکالا گیا ہے بار بار پانی نکالنے کی وجہ سے کنویں کے تابع قرار دے کر سب کو پاک کہا جائے گا، لیکن کپڑے اور بدن کے جس حصہ پر ناپاک پانی کے قطرے پڑے ہیں اس کپڑے اور بدن کے اس حصہ کو پاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں وہ کنویں کے تابع نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۵ ۸۰ھ

مشین اور دوا کے ذریعہ کپڑے دھونا

سوال: - ڈرائی کلین فس میں پانی کے علاوہ اورادویات سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک مشین ہوتی ہے، اس میں سیال کیمیکل دوائی استعمال ہوتی ہے، یہ دوائی کپڑوں کو صاف کرتی ہے، اس طرح کہ جب کپڑا اس مشین میں ڈالکر مشین بند کی جاتی ہے، تو مشین خود بخود چلنا شروع ہوجاتی ہے، یا پھر اس کو چالو کیا جاتا ہے، اور دوائی فلٹر سے ہوکر کپڑوں پر گرتی رہتی ہے، یہاں تک کہ کپڑے گیلے ہوجاتے ہیں اور ٹپکنے لگتے ہین (اور مشین کپڑوں کو دھلتی رہتی ہے) پھر ان کپڑوں کو گرمی دی جاتی ہے تاکہ کپڑوں میں فوتھڑی سی دوائی ہوتی ہے وہ بھی

---

[1] قال الشامی (قوله يطهر الكل) أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقى تبعاً لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج. الشامی کراچی ص ۲۱۲ ج ۱، فصل في البئر. عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه کوئٹه. مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۳۰ فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصری.

نکلکر خشک ہوجاوے اور دوائی کا اثر بالکل ختم ہوجاوے، البتہ اگر کپڑے موٹے ہوں تو دوائی کی بوتھوڑی دیر کے لئے رہتی ہے، ایک مرتبہ اس مشین میں کپڑے دھونے کے بعد جب دوسری دفعہ کپڑے اس مشین میں دھونے کیلئے ڈالے جاتے ہیں، تو وہی دوائی جو پہلے کپڑوں میں استعمال ہوتی تھی، اس کپڑے پر آتی ہے۔

نوٹ:- دوائی جب کپڑوں میں آتی ہے یا جاتی ہے، فلٹر سے ہوکر آتی جاتی ہے، فلٹر کاغذ کی مخصوص وضع کی گویا بوتل ہوتی ہے کہ جس قدر گندی اشیاء وغیرہ ہوتی ہیں، فلٹر میں رہ جاتی ہیں، اور دوائی صاف ہوکر آتی جاتی ہے، ایک فلٹر کئی دفع استعمال ہوتا ہے، مذکورہ تفصیل کے بعد حسب ذیل امور حل طلب ہیں۔

(۱) اس طرح دھوئے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہونگے یانہیں، نیز پاک اور ناپاک کپڑے مخلوط دھوئے جائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲) مذکورہ صورت میں جب پہلی دفع دھوئے ہوئے کپڑوں سے دوائی واپس ٹنکی میں چلی جاتی ہے تو ٹنکی میں جو دوائی ہوتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور جب دوبارہ کپڑوں میں استعمال ہوگی تو ان کپڑوں کا کیا حکم ہوگا؟

(۳) اس قسم کی مشین لگوا کر اجرت پر مسلمان یا غیر مسلم کے کپڑے دھونا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو کپڑا ناپاک ہوجائے۔ اور اس کی ناپاکی زائل کردی جائے، تو وہ پاک ہوجاتا ہے، زایل کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ ناپاکی خشک تھی، جیسے گاڑھی منی اور اس کو کھرچ دیا گیا کہ نجاست باقی نہیں رہی، تو وہ کپڑا ابھی پاک ہوگیا[۱]۔

[۱] المنی اذا اصاب الثوب فان کان رطبا یجب غسله وان جف علی الثوب اجزأ فیه الفرک استحسانا، عالمگیری کوئٹه ج: ۱، ص: ۴۴، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس. النهر الفائق ص ۱۴۵ ج ۱ دارالکتب العلمیه بیروت. المحیط البرهانی ص ۳۸۸ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل.

ناپاک کپڑے کے ساتھ اگر پاک کپڑا مل گیا اور اس کے اندر ناپاکی کا اثر ظاہر ہوگیا تو وہ بھی نجس شمار ہوگا، لیکن اگر اس مین نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو وہ ناپاک نہیں ہوا[۱]۔

ناپاک کپڑے کو دھونے سے نجاست زائل ہوکر پانی میں آئی جیسے ایک طشت میں پانی رکھ کر اس میں دھویا گیا تو وہ پانی نجس ہوگا، اس میں اگر پاک کپڑا اڈالا جائیگا تو وہ نجس ہوجائیگا، اوور اس پانی سے کسی نجاست کو زائل نہیں کیا جاسکتا[۲]، جس طرح پانی سے کپڑے کو پاک کیا جاتا ہے، نجاست زائل کر کے اسی طرح پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز سرکہ وغیرہ سے بھی زائل کرنا درست ہے، اس سے بھی کپڑا پاک ہوجائیگا[۳]۔

نجاست کو زائل کرنے والی چیز اگر خود نجاست کو قبول نہ کرے تو اس سے وہ چیز نجس نہیں ہوگی، مثلاً چاقو یا ناخن سے خشک زائل کردی گئی اوور چاقو و ناخن پر نجاست کا اثر نہیں آیا، تو چاقو اور ناخن کو نجس نہیں کہا جائیگا، اسی طرح اگر صابون سے کپڑے یا بدن کی نجاست زائل کی گئی اور صابون پر نجاست کا اثر نہیں تو اس کو نجس نہیں قرار دیا جائیگا۔

جس دوائی سے نجس کپڑوں کا میل وغیرہ دور کیا جاتا ہے، وہ دوائی اس نجاست کے اثر کو قبول نہیں کرتی، اسکا کام صرف نجاست کو کپڑے سے دور کرنا ہے، نجاست کو قبول کرنا نہیں، تو

---

[۱] اذا لف الثوب النجس فی الثوب الطاهر والنجس رطب فظهرت نداوته فی الثوب الطاهر لکن لم یصر رطبا بحیث هو عصر یسیل منه شئی ولا یتقاطر فالا صح انه لا یصیر نجساً الخ (عالمگیری کوئٹہ ص:۴۷، ج:۱، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة. طحطاوی علی المراقی ص۱۲۶. مصری شامی نعمانیه ص ۲۳۱ ج ۱. حلبی کبیری ص ۱۷۴ فصل فی الآبار، سهیل اکیڈمی لاهور)

[۲] وغسل عضو فی اوان وغسل جنب لم یستنج فی آبار کالثوب ویتنجس الماء والاوانی، (عالمگیری کوئٹه ص: ۴۲، ج: ۱، الفصل فی تطهیر الانجاس)

[۳] یجوز تطهیر النجاسة بالماء وبکل مائع طاهر یمکن ازالتها به کالخل الخ، (عالمگیری کوئٹہ ص: ۴۱، ج: ۱، الفصل الاول فی تطهیر الانجاس. البحرالرائق ص ۲۲۱ ج ۱، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. شامی زکریا ص ۵۱۰ ج ۱ باب الانجاس.

اسکو بار بار استعمال کرنا درست ہے، اور اسکی وجہ سے دوسری دوائی بھی نجس نہیں ہوگی، جیسے کہ صابون بار بار استعمال کرنے سے نجس نہیں ہوتا، جب تک اسپر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو، لہٰذا جو کپڑے اسطرح دھوئے جائیں گے، وہ پاک ہوجائیں گے، کیونکہ انسے نجاست زائل ہوچکی اور دوسرے پاک کپڑے اختلاط کی وجہ سے نجس نہیں ہونگے، جبکہ انمیں نجاست کا اثر نہ آوے، ایسی مشین کا استعمال کرنا اور اجرت پر کپڑے دھونا سب درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸؍۴؍۱۴۰۵ھ

ناپاک خشک بستر پر لیٹنے

اور

پسینہ کی بو پاک کپڑوں میں آنے کا حکم

سوال:- پیشاب کا بستر جو کہ خشک ہو، اگر اس پر لیٹ جائے تو کیا اس لیٹ جانے سے پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟ اور اگر ایسی حالت میں پسینہ آجائے اور اس پیشاب کی بو کپڑوں میں آنے لگے تو کیا اس سے کپڑے ناپاک ہوجائیں گے یا اگر بو نہ آئے پسینہ خوب آتا ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بستر اگر خشک ہے اور بدن کو پسینہ بھی نہیں آیا تو نہ بدن ناپاک ہوگا نہ کپڑے ناپاک ہونگے اگر بستر صاف ہے اور پیشاب بدن پر یا کپڑے پر لگ گیا یا بستر تو خشک ہے لیکن پسینہ اگر تر ہوا اور پیشاب کا اثر کپڑوں میں یا بدن میں آگیا تو اسکی وجہ سے ناپاکی کا حکم ہوگا۔

(ردالمحتار[1] ص: ۱۳۱۲، ج ۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بدن اور کپڑوں کے پاکی اور ناپاکی سے متعلق چند سوالات!

سوال:-(۱) میں ناپاکی کی حالت میں ناپاک کپڑے پہنے ہوئے دوسری ناپاک چیز اور کپڑوں وغیرہ کو دھوکر پاک کرسکتا ہوں یا نہیں؟

(۲) مجھے ہمیشہ اپنی چیزوں یا اپنے کپڑوں وغیرہ کو دھونے کے درمیان یا دھونے کے بعد شک ہوا کرتا ہے کہ شاید تین بار دھویا، یا اچھی طرح کپڑوں کو نہیں نچوڑا یا اس طرح کا کچھ اور شک ہوتا ہے یا پھر شک ہو جاتا ہے کہ دھونا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دھونے کے بعد شکر اللہ نہیں کہا میں ان حالات میں کیا کروں؟

(۳) سارا جسم پاک ہے کپڑا بدلتے وقت یا کسی وجہ سے اعضائے تناسل میں ہاتھ لگ جائے تو اس کے بعد ہاتھ دھونا ضروری ہے؟

(۴) بستر پر جو چادر بچھی ہے وہ پیشاب یا منی گرنے سے ناپاک ہے تو کیا اس پر بدن میں پاک کپڑے پہنے ہوئے سونے یا لیٹنے سے بدن یا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور اگر پسینہ نکلے تو کیا بدن اور کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

(۵) مکھی مچھر کا خون ناپاک ہے؟

(۶) گوریا، چمگاڈر، چھپکلی یا چوہیا بستر یا جانماز یا کتاب وغیرہ پر پیشاب کردے

---

[1] إذا نام الرجل على فراش فاصابه منى وييبس فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه ان لم يظهر اثر البلل في بدنه لايتنجس وإن كان العرق كثيراً حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره في جسده يتنجس بدنه (الهنديه ص:۴۷، ج: ۱) الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. ردالمحتار نعمانيه ص: ۱۳۲/ ۱، كتاب الطهارة، مطلب فى الفرق بين الاستبراء والاستنقاء. حلبى كبيرى ص ۱۷۴ فصل فى الآسار، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

یا غلاظت کردے تو کیا یہ چیزیں ایسی حالت میں ناپاک ہوجائیں گی اگر پیشاب سوکھ گیا ہو اور غلاظت بھی سوکھ گئی ہوتو صرف غلاظت کو جھاڑ دینے سے بستر وغیرہ پاک رہے گا یا نہیں؟

(۷) میں پاک ہوں لیکن میں ناپاک لنگی یا ناپاک پتلون یا ناپاک پائجامہ پہن لیتا ہوں تو کیا میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۸) میں پاک ہوں لیکن میں نے ناپاک کپڑے پہن لیے اور پھر پانی سے استنجاء کیا تو کیا اب میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۹) میں ناپاک ہوں لیکن میں نے پاک کپڑے پہن لیے تو کیا وہ کپڑے اب ناپاک ہوجائیں گے؟

(۱۰) میں ناپاک ہوں لیکن پاک کپڑے پہنے پھر پانی سے استنجاء کیا تو اب وہ پاک کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟

(۱۱) میں پاک ہوں لیکن ناپاک چادر یا لحاف یا ناپاک کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں تو کیا میں ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۱۲) میں ناپاک ہوں لیکن پاک چادر یا لحاف یا کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں تو کیا یہ چیزیں ناپاک ہوجائیں گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) پاک کرسکتے ہیں اور طریقہ شرعیہ پر پاک کرنے سے وہ چیزیں پاک ہوجائیں گی یہ بات نہیں کہ آپ کے ناپاک ہونے سے وہ چیزیں دھونے اور پاک کرنے سے بھی پاک نہ ہوں۔

(۲) جس چیز کو پاک کرنے کیلئے تین مرتبہ نچوڑنا ضروری ہے اسکو دھونے کے درمیان اگرچہ شک ہوجائے کہ شاید دو ہی دفعہ نچوڑا ہی تیسری دفعہ نہیں نچوڑا تو ایک دفعہ اور نچوڑیں[1] اور

---

[1] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر. (عالمگیری ص ۴۲ ج ۱) الفصل الاول فی تطهیر النجاسات. شامی کراچی ۳۰۹ ج ۱ باب الانجاس. مجمع الانهر ص ۸۶ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت.

دھونے کے بعد شک ہو تو اسکا اعتبار نہیں اسپر کوئی توجہ نہ کریں[1] شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعد شکر اللہ اگر نہ کہا جائے تب بھی کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے اسمیں ذرہ برابر تردد نہ کریں۔

(۳) بالکل ضروری نہیں آخر وہ حصہ بھی تو پاک ہی ہے اگر ناپاک ہوتا تو اس کے ساتھ نماز کیسے درست ہوتی اور کپڑے کیسے پاک رہتے[2]

(۴) نہ بدن ناپاک ہوگا نہ کپڑے ناپاک ہوں گے اگر پسینہ نکلکر چادر پر گرا اور اس سے منی کا اثر بدن یا کپڑے پر پہونچ گیا تو جتنے بدن یا کپڑے پر وہ اثر ظاہر ہوا ہے اتنا ناپاک ہوگا اتنا حصہ پاک کرلیا جائے نہ پورا بدن ناپاک ہوگا نہ پورا کپڑا اور نہ اس سے تمام کو دھونے کی ضرورت ہے[3]

(۵) ان کا خون بدن یا کپڑے پر گر جائے تو اس سے نماز میں خلل نہیں آئے گا[4]

---

[1] إن ماثبت باليقين لايزول بالشک (قواعد الفقه ص ۱۱. ولو أيقن بالطهارة و شک بالحدث أو بالعكس أخذ باليقين ولو تيقنهما و شک بالسابق فهو متطهر، شامی کراچی ص ۱۵۰ ج ۱ نواقض الوضوء. تاتار خانيه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب الطهارة نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعه کراچی)

[2] مَاتَرَى فِي مَسِّ الذَّكَرِ بَعْدَ مَايَتَوَضَّأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ هُوَ إِلّامُضْغَةٌ مِنهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ (أبوداؤد ص ۲۴ ج ۱) کتاب الطهارة. باب الرخصة فی ذلک. لاينقضه مسُّ ذكر لكن يغسل يده ندباً شامی کراچی ص ۱۴۷ ج ۱ نواقض الوضوء. عالمگیری ص ۱۳ ج ۱ الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، مطبوعه کوئٹه.

[3] وإن كان العرق كثيراً حتى ابتل الفراش ثم اصاب بلل الفراش جسده فظهر اثره في جسده يتنجس بدنه. (عالمگیری ص ۴۷ ج ۱) الفصل الثانی فی الاعيان النجسة. مطبوعه کوئٹه. فتاوىٰ قاضيخان ص ۲۶ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصيب البدن، مطبوعه کوئٹه. المحيط البرهانی ص ۳۶۸ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات واحكامها، مطبوعه ڈابهيل.

[4] دم البق والبراغيث والقمل والكتان طاهر وإن كثر. (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱) الفصل الثانی فی الاعيان النجسة. تاتار خانيه ص ۲۹۰ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات الخ، مطبوعه کراچی. هدايه ص ۳۷ ج ۱ کتاب الطهارة باب ماء الذی يجوز به الوضوء الخ مطبوعه تهانوی ديبند.

(۶) گوریا کی بیٹ یا پیشاب سے کپڑا وغیرہ دھونا ضروری نہیں[۱] یہی حال چمگاڈر کا ہے[۲] چوہیا نے اگر پیشاب کردیا تو اس کو پاک کرلیا جائے[۳] مینگنی اس کی خشک ہوتی ہے اس سے کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں، چھپکلی کی غلاظت اگر تر ہو تو اس سے بھی کپڑا دھولیا جائے[۴]

(۷) اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے الا یہ کہ ناپاک کپڑوں کی ناپاکی تر ہو اور وہ جسم کو لگ جائے تو وہ حصہ جسم ناپاک ہوگا تمام جسم پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔

(۸) مثل ۷ اگر پانی سے استنجاء کرنے سے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ جائے تو اتنا حصہ ناپاک ہوجائے گا اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے۔

(۹) وہ کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے اور یہ کہ آپ کے بدن پر ناپاکی تر ہو، اور کپڑوں پر لگ جائے تو وہ حصہ ناپاک ہوجائے گا تمام کپڑا پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔

(۱۰) مثل ۹ (۱۱) مثل ۹ (۱۲) مثل ۹ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] الحمام والعصفور والعقعق ونحوها فخرئها طاهر، بدائع ص ۱۹۷ ج ۱، حكم الاوراث. (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة. تاتارخانیه ص۲۸۸ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی.

[۲] بول الخفاش وخرئه فطاهر (الدرالمختار علی الشامی ص:۲۱۲، ج:۱، باب الانجاس، مطبوعه نعمانیه. المحیط البرهانی ص۳۶۷ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات و احکامها، مطبوعه ڈابھیل.

[۳] إن بول **الهرة** والفارة وخرئها نجس. (شامی نعمانیه ص ۲۱۲ ج ۱. تاتارخانیه ص ۲۸۹ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی. المحیط البرهانی ص۳۶۶، الفصل السابع فی النجاسات و احکامها، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل)

[۴] أفاد بهما نجاسة کل حیوان غیر الطیور (الدر المختار علی هامش الشامی نعمانیه ص:۲۱۳، ج:۱، باب الانجاس.

ناپاک کپڑے کی چھینٹ

سوال:-کوئی شخص ناپاک کپڑا دھو رہا ہے، بدن یا کپڑے پر چھینٹ پڑے، بدن کپڑا ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑے کی چھینٹ بھی ناپاک ہے جس جگہ کپڑے یا بدن وغیرہ پر پڑے گی اس کو ناپاک کردے گی[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف ۲۸ ؍صفر ۵۸ھ

کپڑے پر ناپاک چھینٹیں پڑ گئیں

سوال:-ایک شخص اپنے کام میں مشغول ہے اور نماز کا وقت آ گیا، اب وہ شخص نماز کیلئے چلا کہ اسکو ایسا موقعہ ہوا کہ ایک نجس شئ کے چھینٹے پڑے، اور بدن پر پڑ گئے اب اسکو اتنی فرصت نہیں کہ وہ کپڑوں کو دھوکر پاک کرے، تحریر فرمادیں اب وہ کیا کرے؟ کیوں کر نماز ادا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر ان چھینٹوں کا مجموعہ ایک ہتھیلی کے گھراؤ سے زیادہ ہے (اور وہ شئ نجاست غلیظہ ہے) تو اس کا دھونا ضروری ہے[۲]، اگر دوسرا کپڑا موجود ہو تو اس کو پہن کر نماز پڑھے، اگر دوسرا پاک

---

[۱] غسالة النجاسة في المرات الثلاثة مغلظة في الاصح. (طحطاوی ص: ۱۲۴) مطبوعه مصر. باب الانجاس والتطهير عنها.

[۲] وعفى الشارع عن قدر درهم وإن كره تحريماً فيجب غسله ومادونه تنزيهاً فيسن وفوقه مبطل

کپڑا اتنا بھی موجود نہیں کہ جس سے ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک چھپا سکے تو پھر اس ناپاک کپڑے کو دھوئے۔ ناپاک کپڑے سے نماز نہ پڑھے اور اگر وہ نجاست خفیفہ ہے تو کپڑے کا چوتھائی حصہ یا اس سے کم اگر نجاست سے بھرا ہو تو تنگی وقت کی حالت میں اس سے نماز پڑھ لے۔ اگر اس سے زیادہ بھرا ہو تو اس سے نماز نہ پڑھے بلکہ اس کو دھو کر نماز پڑھے، اگر چہ وقت تنگ[۱] ہو اگر وہ چھینٹیں سوئی کے ناکے کے برابر چھوٹی ہیں تو وہ معاف ہیں[۲] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۶/۶/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا

صحیح: عبد اللطیف ۶/ جمادی الثانی

کپڑے پر ہولی کا رنگ لگ جائے وہ پاک ہے یا نہیں؟

سوال:- اہل ہنود جو ہولی میں رنگپاشی کرتے ہیں اگر کسی مسلمان کے اوپر پڑ جائے اور وہ کپڑا شرائط کیساتھ پاک کرلے لیکن رنگ کا دھبہ نہ جائے تو کپڑا پاک ہو جائیگا؟ اور اس سے نماز جائز ہوگی، عوام میں مشہور ہے کہ رنگ پڑا کپڑا پاک ہی نہیں ہوتا، اس سے نماز ہو سکتی ہے؟

(صفحہ گذشتہ) فيفرض (الى قوله) الكف وهو داخل مفاصل اصابع اليد في رقيق من مغلظة (الدرالمختتار على الشامى نعمانيه ص: ۲۱۱، ج: ۱) باب الانجاس. قبيل مطلب فى طهارة بوله ﷺ.

[۱] وتكره الصلاة) مع نجاسة غير مائعة تقدم بيانها سواء كانت بثوبه أوبدنه أومكانه خروجا من الخلاف الا إذا خاف فوت الوقت. اما إذا ضاق بحيث تفوته الصلاة إذا تخفف وتوضأ فانه يصلى بهذه الحالة (مراقى مع الطحطاوى ص ۲۹۲) فصل فى المكروهات. مطبوعه مصر.

[۲] وعفى دون ربع ثوب من مخففة كبول مأكول وخرء طير غير مأكول ودم سمك ولعاب بغل وحمار وبول انتضح كرؤس ابر (الشامى نعمانيه ص: ۲۱۱، ج: ۱) باب الانجاس، مطلب فى بول الفارة وبعرها الخ، طحطاوى ص ۱۲۵، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. عالمگيرى ص ۴۵ ج ۱ الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، مطبوعه كوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

جب تک اس رنگ میں کسی نجس چیز کا ہونا معلوم نہ ہو ناپاک نہیں کہا جائیگا[۱] اگر چہ اسکا دھولینا بہر حال بہتر ہے، رنگ کا نشان دھونے کے بعد ختم نہ ہو تو مضائقہ نہیں نماز درست ہے[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مذی و ودی والے کپڑے میں نماز!

سوال: - مذی یا ودی اگر جسم یا کپڑے میں لگی ہوئی ہو اس وقت نماز پڑھ سکتے ہیں، بغیر دھوئے ہوئے پھر اگر معاف ہے تو مقدار عفو کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مذی ودی کو فقہاء نے نجاست غلیظہ لکھا ہے[۳] ایک درہم سے کم مقدار بدن پر یا کپڑے پر لگی رہے اور نماز پڑھ لے تو نماز بالکراہت ادا ہو جائیگی، زیادہ ہو تو نماز درست ہی نہ ہوگی[۴] ہاتھ

---

[۱] ولوشک في نجاسة ماء أوثوب لم يعتبر (الدر المختار على الشامى ص ۱۵۱ ج ۱) قبيل ابحاث الغسل.

[۲] يطهر محل نجاسة مرئية بعد جفاف كدم بقلعها ولا يضر بقاء اثر كلون. الدر المختار على هامش الشامى كراچى ص ۳۲۹ ج ۱، مطلب في حكم الصبغ الخ. المحيط البرهانى ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل.

[۳] كل ما يخرج من بدن الإنسان ممايوجب خروجه الوضوء والغسل فهو مغلظ كالحائط والبول والمنى والودى. (عالمگیری ص ۴۶ ج ۱، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة. المحيط البرهانى ص ۳۶۳ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكامها، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل)

[۴] المغلظة عفى منها قدر الدرهم. (عالمگیری ص ۴۵ ج ۱، الفصل الثاني في الاعيان النجسة. المحيط البرهانى ص ۳۷۲ ج ۱ الفصل السابع فى النجاسات و احكماها، مطبوعه ڈابھیل. شامى زكريا ص ۵۲۰ ج ۱ باب الانجاس)

کی ہتھیلی کے گڈھے سے رقیق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں

سوال:- کپڑے پر نجاست دیکھی مگر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں تو کپڑا کب سے نجس سمجھا جائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ نجاست منی ہے تو جس وقت سو کر بیدار ہوا اس وقت سے کپڑا نجس سمجھا جائے گا۔ اگر وہ اس کا پاخانہ پیشاب ہے تو پاخانہ پیشاب کرنے کے وقت سے نجس ہوگا۔ اگر کوئی اور نجاست ہے تو دیکھنے کے وقت سے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناپاک مشکوک تہبند سے نماز

سوال:- پاک تہبند کے نیچے ناپاک تہبند یا مشکوک ہو نماز پڑھے تو ان صورتوں میں کیا حکم ہے؟

---

[1] وقالا من وقت العلم فلا يلزمهم شيء قبله قيل وبه يفتى (فرع) وجد في ثوبه منياً أو بولاً أو دماً اعاد من آخر احتلام وبول ورعاف (درمختار مع الشامی نعمانیه ص ۱۴۶ ج ۱، باب المياه، مطلب مهم فی تعريف الاستحسان. البحر ص ۱۲۵ ج ۱ كتاب الطهارة. بئر. مطبوعه الماجديه كوئٹه. الاشباه والنظائر ص ۱۱۲ ج ۱. قاعدة الاصل اضافة الحادث الٰى اقرب اوقاته، مطبوعه دارالعلوم ديوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً

پاک کرنا ضروری ہے بغیر الگ کئے نماز درست نہ ہوگی[۱] اور مشکوک کو بھی الگ کر دیا جائے۔ دع مایریبک الی مالایریبک[۲]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۵/۱/ ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ہندو دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا

سوال:- جو ہندو دھوبی کپڑے دھوتے ہیں وہ پاک ہیں یا ناپاک؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناپاک کپڑا ہندو کے پاک کرنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے پس جب تک کسی نجاست کا علم نہ ہو، ہندو دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا پاک ہے[۳]۔ البتہ مسلمان دھوبی سے دھلانا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور ۱۴/۶/ ۵۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

۱ ثم إنما يعتبر المنع إذا كان مضافا إليه فلو جلس صبى عليه نجاسة في حجر مصل وهو يستمسک أو الحمام المتنجس على رأسه جازت صلاته لان الحامل للنجاسة غيره بخلاف مالو حمل من لايستمسک حيث يصير مضافا إليه فلايجوز (الطحطاوى على المراقى ص ۱۲۶ ، مصرى. باب الانجاس والطهارة عنها.

۲ المقاصد الحسنة ص ۲۱۴ ، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، مشكوة شريف ص: ۱۳۱ ، باب الكسب وطلب الحلال. الفصل الثانى. مطبوعه دار الفكر بيروت.

۳ ملاحظه هو تذكرة الرشيد ص ۱۶۹ – ۱۷۰ ج ۱ ، والنجس المرئى يطهر بزوال عينه الا مايشق وغيره بالغسل ثلاثا وبالعصر فى كل مرة. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بے علم دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا

سوال:- دھوبی جو کپڑے دھوتے ہیں عموماً طہارت نجاست سے واقف نہیں ہوتے ہیں نیز بعض شہر کے اندر نالیوں کے پانی سے یا ماءِ راکد متعفن سے دھوتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہ پانی کثیر ہے اور محض مکث کیوجہ متعفن ہوگیا، یا وہ پانی جاری ہے اور اسمیں نجاست کا اثر ظاہر نہیں تو اسمیں کپڑوں کا دھونا درست ہے[۱] کپڑوں پر اگر پہلے سے نجاست نہیں تھی تب تو انکی پاکی میں کوئی اشکال نہیں، اگر نجاست تھی اور وہ مرئیہ تھی تو اسکے زوال اور بقاء کو خود دیکھ لیا جائے، اگر غیر مرئیہ تھی تب بھی چونکہ ہر دھوبی کم از کم تین مرتبہ تو ضرور ہی ہر کپڑے کو دھوتا ہے اور نچوڑتا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے اسلئے وہ کپڑا پاک ہوجاتا ہے، اگرچہ وہ باقاعدہ مسائل شرعیہ سے واقف نہیں، اگر وہ دھوبی قلیل پانی میں جو کہ نجس ہے کپڑے دھوتے ہیں، یا نالیوں کے گندے پانی میں جس پر نجاست کا اثر ظاہر ہے کپڑے دھوئے تو وہ پاک نہیں ہوتے۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۱۱/۱۷/ ۶۰ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف

(گذشتہ کا بقیہ) البحر الرائق ص ۲۳۶ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه ماجدیه کوئٹه. شامی زکریا ۵۳۵ ج ۱ بـاب الانـجـاس. الـمـحـیـط البـرهـانـی ص ۳۷۶ ج ۱ الـفـصـل الثامن فی تطهیر الـنـجـاسات، مطبوعه المجلس العلمی، ڈابهیل. تاتارخانیه ص ۳۰۵ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهیر النجاسات، مطبوعه کراچی.

(صفحہ ہٰذا) [۱] الـمـاء الـجـاری أنـه لایتـنـجس مالم یتغیر طعمه أولونه أوریحه من النجاسة الی قوله الغدیر العظیم کالجاری لایتنجس الا بالتغیر من غیر فصل (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کیا دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑے ناپاک ہیں؟

سوال:- دھوبی کے دھوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں یا ناپاک؟ کیونکہ دھوبی کپڑے کو تین بار نہیں دھوتے، دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پر اگر کوئی دھبہ بڑا یا چھوٹا موجود ہو تو اس کو پاک کرنا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دھوبی بڑے تالاب یا نہر یا دریا میں کپڑے دھوتے ہیں تو وہ کپڑے پاک ہیں، بہتے پانی یا کثیر پانی میں کپڑے کا پڑا رہنا بھی تین بار دھونے کے حکم میں ہے[1]۔ پکا نشان (دھبہ) باقی رہ جائے اور نجاست کا جسم دھل جائے تب بھی کپڑا پاک ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

(صفحہ گذشتہ) (عالمگیری ص۱۷-۱۸ ج ۱) الباب الثالث في المياه. حلبی کبیری ص ۹۱ باب المياه، مطبوعه لاهور. درمختار على الشامي كراچی ص ۱۸٦ ج ۱ باب المياه.

۲ يجوز رفع نجاسة حقيقة من محلها بماء ولو مستعملاً ولكل مائع طاهر (الدر المختار على الشامي نعمانيه ص ۲۰۵ ج ۱) باب الانجاس. عالمگیری ص ۴۱ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة، مطبوعه کوئٹه. وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر فی كل مرة الخ عالمگیری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة الخ.

(صفحہ ہٰذا) ۱ أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير أوجرى عليه الماء طهر مطلقاً بلاشرط عصر وتجفيف وتكرار غمس (الدر المختار على هامش الشامي نعمانيه ص: ۲۲۲، ج: ۱) مطلب في تطهير الدهن والغسل) باب الانجاس. البحر ص ۲۳۸ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه الماجديه كوئٹه. المحيط البرهانى ص ۳۷۸ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھيل. (حاشیہ ۲ آئندہ صفحہ پر)

غیر مسلم سے مٹھائی لینا اور کپڑے دھلوانا

سوال :- ہندو دھوبی کے یہاں کے دھلے ہوئے کپڑوں سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور ہندو کے یہاں کی مٹھائی وغیرہ کھانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی جگہ نجاست کا یقین یا ظن غالب نہ ہو تو مٹھائی اور کپڑا پاک ہے[1] اور نماز درست ہو جائے گی تاہم مسلمان سے کپڑے دھلانا اور مٹھائی لینا بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۴/۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

اگر کپڑے کو نچوڑنے کی وجہ سے پھٹ جانے یا اسکی خوبی پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہو

سوال :- نجاست غیر مرئیہ اگر کپڑے پر لگی ہو تو اس کے دھونے کے بعد بجائے نچوڑنے

(صفحہ گذشتہ)[2] وإن كانت شيئاً لايزول الابمشقة . لايكلف بازالته (عالمگيری ص ۴۲ ج ۱) الفصل الاول فی تطهير الانجاس. المحيط البرهانی ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل. تاتارخانيه ص ۳۰۵ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه كراچی.

[1] ملاحظه هو امداد الفتاوی ص ۱۰۶-۱۰۷ ج ۴. شک فی وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة. الاشباه والنظائر ص ۱۰۳ تحت القاعدة الثالثة، مطبوعه دارالعلوم ديوبند.

کے ہر مرتبہ اس کو خشک کرلے تو کپڑا پاک ہوگا یا نہ؟ اس لیے کہ بعض کپڑے اگر چہ ان کا نچوڑنا ممکن ہوتا ہے مگر نچوڑنے سے بوجہ کمزوری کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے پھٹنے کا اندیشہ تو نہیں ہوتا ہے مگر اس کی خوبی پر اثر پڑتا ہے اس خیال سے اگر بجائے تین مرتبہ نچوڑنے کے تین مرتبہ دھوکر تین مرتبہ خشک کرلے تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

اگر پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تب تو تین مرتبہ خشک کر لینا بھی کافی ہے[۱]۔ خوبی پر اثر پڑنے کی وجہ سے نہ نچوڑنے کا مسئلہ نظر سے نہیں گذرا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بغیر نچوڑے کپڑا پاک ہونے کی صورت

سوال:- کپڑے کو تیں مرتبہ نچوڑا نہیں بلکہ سکھا دیا، یا اخیر میں سکھا دیا، یا طاقت کے موافق نہیں نچوڑا تو پاک ہوجائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

ہوجائے گا اگر صرف اخیر میں نچوڑا اور ہر دفعہ دھونے میں اتنا توقف کیا کہ تقاطر بند

---

[۱] والا ای وإن لم یمکن العصر کالحصیر ونحوه فیطهر بالتجفیف کل مرة حتی ینقطع التقاطر (مجمع الانهر ص: ۹۱، ج: ۱، باب الانجاس . مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت. مراقی الفلاح ص ۱۲۹، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. ولولم یبالغ لرقته هل یطهر الاظهر نعم للضرورة الخ درمختار علیٰ الشامی کراچی ص ۳۳۲ ج ۱ شامی زکریا ص ۵۴۱ ج ۲ باب الانجاس.

ہوگیا اور نجاست غیر مرئیہ تھی یا مرئیہ تھی اور وہ زائل ہوگئی تب بھی کپڑا پاک ہوجائے گا[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور، ۹/۲/ ۴۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

ناپاک کپڑے کو نچوڑنے کی حد!

سوال:- بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ ناپاک کپڑے کو تیسری مرتبہ اس قدر مبالغہ کے ساتھ نچوڑو، پوری طاقت سے نچوڑو کہ پھر ایک دفعہ نچوڑنے سے پانی کے قطرے نہ ٹپکیں، اب سوال یہ ہے کہ تھوڑی طاقت زائد کر کے نچوڑا تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے مکرر سہ کرر طاقت بڑھاتے جائیں پانی کے قطرے ٹپکتے جائیں گے اگر باریک کپڑا یا پرانا ہے تو پھٹ بھی جائے گا اور دو چار دس کپڑے دھونے کی باری آئے تو ہاتھ میں درد بھی ہوجائے گا، دشوار معلوم ہوتا ہے نچوڑنے کی کیا حد ہوگی جواب دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب اتنے زور سے نچوڑ دیا کہ قطرات کا نکلنا بند ہوگیا تو بس کافی ہے پھر نہ کپڑا پھاڑیں نہ ہاتھ میں درد کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] ویطهر متنجس بنجاسة مرئية بزوال عينها ولوبمرة على الصحيح ولايشترط التكرار لان النجاسة فيه باعتبار عينها فتزول بزوالها مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ١٢٧، مطبوعه مصر. باب الانجاس والطهارة عنها. شامى كراچى ص ٣٣٢ ج ١ باب الانجاس، فتاوٰى عالمگيرى ص ٤٢ ج ١ الباب السابع فى النجاسة، مطبوعه كوئٹه.

[2] ان عصره في المرة الثالثة وبالغ فيه بحيث لوعصره لايسيل منه فالثوب واليد وماتقاطر طاهر (عالمگيرى ص ٤٢ ج ١، الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة. شامى كراچى ص ٣٣١، ٣٣٢ ج ١ باب الانجاس. مجمع الانهر ص ٩١ ج ١ باب الانجاس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت)

شک سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا

سوال:- کسی شخص نے اپنے کپڑے پر کوئی چیز دیکھی اس کی طہارت اور نجاست میں شک ہے تو کپڑے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس سے کپڑا نجس نہیں ہوگا[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کیا پرانے غیر ملکی کپڑے ناپاک ہیں

سوال:- موجودہ کوٹ چسٹر سوئیٹر اور دیگر غیر ملکی اشیائے ملبوسات جسکے بارے میں لوگ بتلاتے ہیں کہ یہ نجس ہوتے ہیں، دوسرے یہ کہ وہاں سے آنے میں یا فروخت کرنے کے وقت احتیاط نہیں کی جاتی، لہٰذا ان مندرجہ لباس کو پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے میں کوئی گناہ تو نہیں ہے، جب کہ بہت کثرت سے لوگ پہن کر بغیر پاک کئے استعمال کر رہے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو کپڑا غیر مسلموں کا بنایا ہوا ہو اس کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، جب تک اسمیں نجس شئی کا علم نہ ہو جائے البتہ پتلون اگر اسکا استعمال کیا ہوا ہو تو اس کو بغیر دھوئے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،

---

[1] لان الیقین لایزول بالشک شک في وجود النجس فالاصل بقاء الطهارة (الاشباه والنظائر ص۱۰۳) القاعدة الثالثة. الیقین لا یزول بالشک. مطبوعه دارالعلوم دیوبند. من شک فی انائه أوثوبه او بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر مالم یستیقن تاتارخانیه ص ۱۴۶ ج ۱ کتاب **الطهارة** نوع آخر فی مسائل الشک، مطبوعی کراچی. ردالمحتار علی الدرالمختار ص ۱۵۱ ج ۱ قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، مطبوعه کراچی.

(کبیری[1] ص:۲۰۴) یہ تو طہارت سے متعلق ہے، فی نفسہٖ ایسا لباس استعمال کرنا مکروہ ہے، جو دوسروں کا شعار ہو اور نماز میں اسکا استعمال کرنا نماز کیلئے موجب کراہت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفر لہٗ دارالعلوم دیوبند

لنگی اور بدن کو پاک کرنے کا طریقہ!

سوال:- ایسی ناپاک لنگی یا کپڑا یا تہبند پہن کر غسل کرے جس میں متفرق طور پر نجاست لگی ہو، کچھ منی، کچھ پیشاب کے قطرے وغیرہ اور اس ناپاک کپڑے پہنے ہوئے پر پاک پانی ڈالتا جائے اور ملتا جائے جب زوال نجاست کا یقین ہوجائے تو لنگی کو اس طرح ایک دفعہ نچوڑ ڈالا جائے کہ پہلے آگے کے حصہ کو بعد اس کے پیچھے کے حصے کو آگے کر کے ساتھ نچوڑ دیا جائے تو غسل اور پہنا ہوا کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟ یا تین دفعہ نچوڑنے کا عمل کرنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح غسل کرنے سے سارا بدن بھی نجس ہوگیا پھر اگر نجاست کی جگہ کو مل مل کر نجاست دور کردی اور پانی بہا دیا گیا حتی کہ ظن غالب حاصل ہوگیا کہ اب نجاست باقی نہیں رہی، پھر ایک دم تمام بدن اور لنگی پر پانی ڈال کر بہا دیا اور نچوڑ دیا تو بدن بھی پاک ہوگیا اور لنگی بھی[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفر لہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] قال بعض المشائخ تکره الصلوة فی ثیاب الفسقة لانهم لا یتقون الخمر وقال صاحب الهداية فی التجنیس الاصح انه لا تکره لانه لم یکره من ثیاب اهل الذمة الا السراویل مع استحلالهم الخمر فهذا اولیٰ. (کبیری ص: ۲۰۴، فروع شتی من تعلق النجاسة، کتب خانه رحیمیه دیوبند، وکبیری ص: ۲۰۶، سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری ص: ۳۴۷، ج: ۵، کتاب الکراهية. الباب الرابع عشر فی اهل الذمة.

[2] البداءة بغسل یدیه وفرجه وان لم یکن به خبث اتباعاً للحدیث وخبث بدنه ان کان علیه خبث لئلا یشیع ثم یتوضأ ثم یفیض الماء علی کل بدنه الخ (الدر المختار علی هامش

کتے کا کپڑوں سے رگڑ جانا!

سوال :- کتا کپڑوں سے رگڑتا ہوا چلا جائے تو غسل کرنے اور کپڑا تبدیل کرنے کی حاجت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کتے کا لعاب نجس ہے[۱] اگر لعاب نہیں لگا بلکہ خشک جسم کپڑے کو لگا ہے تو اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ نماز کے لئے اس کپڑے کو تبدیل کرنا یا دھونا خود غسل کرنا ضروری نہیں[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

کپڑا دھونے کے بعد بھی اگر رنگ نکلے تو کیا کیا جائے!

سوال :- ایسا کچا ناپاک رنگ کا کپڑا ہو کہ کئی مرتبہ دھونے کے بعد بھی رنگ نکلتا ہی

(صفحہ گذشتہ) الشامی نعمانیه ص۱۰۶ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل). أن الجنب إذا اتزر فی الحمام و صب الماء علٰی جسده من حيث الظهر والبطن حتی يخرج عن الجنابة ثم صب علی الازار يحكم بطهارة الازار و إن الم يعصره. المحيط البرهانی ص۳۷۸ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھیل.

[۱] ولعابه ای الكلب نجس، خانيه علی الهندية ص: ۲۰/۱، فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب الخ. درمختار مع الشامی نعمانيه ص۱۴۸-۱۴۹ ج ۱. باب المياه، فصل فی السور. تاتار خانيه ص۲۹۶ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی.

[۲] اذا نام الكلب علی حصير المسجد ان كان يابسا لا يتنجس وان كان رطبا ولم يظهر اثر النجاسة فكذ لک الخ (عالمگيری کوئٹه ص: ۴۸/۱، الفصل الثانی فی الاعيان النجسة) تاتارخانيه ص۲۹۶ ج ۱. قاضيخان ص ۱۲ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب الخ کوئٹه.

رہتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب رنگ کچا ہے تو خوب پیٹ کر تین دفعہ دھویا جائے پھر بھی اس کا کچھ اثر باقی رہے تو مضائقہ نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خنزیر کا خشک بال ہاتھ یا کپڑے کو لگ جائے

سوال:- کپڑے یا جوتے وغیرہ پر خنزیر کا خشک یا تر برش لگ جائے تو کپڑا وغیرہ اس کے لگنے سے کیا نجس ہو جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خشک سے نجس نہیں ہوگا، تر لگ جائے تو پھر دھولینا چاہئے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور

---

[1] لو صبغ ثوبه أويده بصبغ أوحناء نجس فغسل الى أن صفا الماء يطهر مع قيام اللون (عالمگیری ص:۴۲، ج:۱، الفصل الاول في تطهير الانجاس، كتاب الطهارة) شامی کراچی ص ۳۲۹ ج ۱ باب الانجاس، المحيط البرهانی ص ۳۷۶ ج ۱ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهیل.

[2] أما النجاسة الغليظة الخ كالعذرة الخ ولحم الخنزير وسائر اجزائه هذه الاشياء نجاستها معلومة في الدين بالضرورة لاخلاف فيها الاشعر الخنزير لما ابيح الانتفاع للخرز ضرورة الخ. (كبيرى ص:۱۴۶، مطبوعه لاهور، فصل فی الانجاس) سكب الانهر علیٰ مجمع الانهر ص ۵۱ ج ۱ دارالكتب العلميه بيروت. شامی زكريا ص ۳۵۷ ج ۱ باب المياه، مطلب فی احكام الدباغة.

جس جگہ پر پیشاب یا خون کا دھبہ آیا ہے اسکا دھولینا کافی ہے!

سوال:- اگر پیشاب پاخانہ یا بواسیر کے خون کے دھبے کپڑے پر آجائیں تو کیا ایسی صورت میں ان دھبوں پر پانی چھڑک کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا دھونا ضروری ہے یا نہانا ضروری ہے۔

۲- نماز کی حالت میں بعض اوقات ذراسی ہوا خارج ہوجاتی ہے......تو اس کے لئے تیمّم کس وقت کرنا چاہیئے کیونکہ وضو بار بار نہیں کرسکتی میں ۷۰؍ برس کی ضعیفہ ہوں علاوہ ازیں اگر نماز میں وضو یا تیمّم ٹوٹ جائے تو کیا پوری نماز ادا کرنی چاہیئے یا جہاں سے ٹوٹی ہو وہاں سے اس کو پورا کرلینا چاہیئے۔

الجواب حامداًومصلیاً

جتنے حصے پر ناپاکی لگی ہو اس کو دھولینا چاہیئے نہانا ضروری نہیں[۱]

۲- جب ہوا خارج ہو فوراً نماز ختم کر کے طہارت حاصل کرے (وضو یا تیمّم) پھر از سرنو نماز پڑھنا بہتر ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وازالتها إن كانت مرئية بازالة عينها واثرها إن كانت شيئاً يزول اثره ولايعتبر فيه العدد (عالمگيرى ص ۴۱ ج ۱) الفصل الاول في تطهير الانجاس. تاتارخانيه ۳۰۵ ج ۱ كتاب **الطهارة**، الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه كراچى. المحيط البرهانى ص ۳۷۶ ج ۱ كتاب الطهارة، الفصل الثامن فى تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل.

[۲] من سبقه حدث توضأ وبنى والاستئناف افضل. (عالمگيرى ص ۹۳ ج ۱، الباب السابع فى الحدث فى الصلاة. شامى كراچى ص ۶۰۳ ج ۱ باب الاستخلاف)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم :

برتنوں کی پاکی اور ناپاکی

المونیم پلاسٹک کے پاک کرنے کا طریقہ!

سوال :- جسم اور وہ چیزیں جس میں پانی وغیرہ جذب نہیں ہوتا ہے المونیم پلاسٹک وغیرہ جب نجس ہوں خواہ مرئیہ یا غیر مرئیہ اوپر سے پانی ایک ہی دفعہ مسلسل اس قدر چھوڑیں اور ملتے جائیں کہ طہارت کا یقین حاصل ہو جائے پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح پاک ہو جائے گا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بالٹی گلاس وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ!

سوال :- بالٹی گلاس لوٹا وغیرہ نجس ہوں اور اندر باہر دونوں طرف نجس ہوں تو پانی لوٹا

---

[1] هكذا يفهم من قوله وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (عالمگیری ص ۴۲ ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه كوئٹه.

بالٹی وغیرہ لے کر تین دفعہ دھوئیں یعنی جو برتن ناپاک ہے اس میں تھوڑا پانی پاک لے لیں اور اس پانی سے جو برتن کے اندر دھویا ہے برتن کے باہر بھی ہاتھ لے کر دھوڈالیں تمام طرف سے دھوکر پانی پہلا پھینک دیں پھر دوسری مرتبہ تیسری مرتبہ اسی طرح عمل کریں تو بالٹی لوٹا برتن وغیرہ پاک ہوا یا نہیں؟ اور ہر دفعہ پانی کو ٹپکانا ہوگا یا نہیں؟ مسلسل دھونے سے پاک ہوجائے گا یا نہیں؟ جب کہ جذب ہونے کی چیز نہیں ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

پاک ہوجائے گا جس میں پانی جذب نہیں ہوتا، اس پر تین دفعہ مسلسل پانی ڈالنے سے بھی پاک ہوجاتا ہے[1]۔　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اسٹیل کے برتنوں کا حکم!

سوال:- آج کل اسٹیل کے برتن استعمال ہوتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر اسٹیل ناپاک ہوجائے تو پاک بھی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اسٹیل اگر دھات ہے تو ناپاک نہیں اور اگر ناپاک بھی ہو تو پاک کرنے سے پاک ہوجاتی ہے[2]۔ لہٰذا اس کے برتن استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ جس طرح اہل ہنود پیتل کے برتن استعمال کرتے ہیں ایسے نہ ہوں تاکہ تشبہ نہ ہو[3]۔　　　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] هكذا يفهم من قوله وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (عالمگیری ص ۴۲، ج ۱) الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه کوئٹہ. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

چینی کے برتن وغیرہ کو پاک کرنے کا حکم!

سوال: - کپڑا، جسم، تانبے، پیتل، المونیم کے برتن پلاسٹک کے برتن چینی کے برتن وغیرہ پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہر چیز کو تین دفعہ دھولیں، کپڑے کو ہر دفعہ نچوڑ دیں اس طرح کرنے سے پاک ہو جائیگا[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لوہے کی چیز پاک کرنے کا طریقہ!

سوال: - لوہے کی چیزیں خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [۲] إذا وقع على الحديد الصيقل الغير الخشن كالسيف والسكين والمرآة ونحوها نجاسة من غير أن يموه بها فكما يطهر بالغسل يطهر بالمسح بخرقة طاهرة. عالمگیری ص:۴۳، ج:۱. الفصل الاول فی تطهیرالانجاس طبع کوئٹہ، طحطاوی علیٰ المراقی ص۱۲۸ باب الانجاس، مطبوعہ مصر. طحطاوی علی الدر ص۱۶۳ ج۱ باب الانجاس مطبوعہ دارالمعرفۃ.

[۳] وفي الجوهرة اما الآنية من غير الفضة والذهب فلابأس بالأكل والشرب فيها والإنتفاع بها شامی کراچی ص:۳۴۳، ج:۶، شامی نعمانیہ ص:۲۱۸، ج۵. کتاب الحظر والاباحۃ.

(صفحہ ہٰذا) [۱] وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر (عالمگیری ص۴۲ ج۱) الفصل الاول في تطهير الانجاس. شامی کراچی ص۳۳۲ ج۱ باب الانجاس. طحطاوی علیٰ المراقی ص۱۲۸ ج۱ باب الانجاس، مطبوعہ مصر. المحیط البرهانی ص۳۷۷ ج۱ الفصل الثامن، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل.

الجواب حامداً ومصلیاً

لوہے کی چیز اگر ناپاک ہو جائے تو اس کا دھو کر یا مٹی وغیرہ سے رگڑ کر پاک کرنا ضروری ہے[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

جس استرہ سے کافر کی حجامت بنائی گئی کیا وہ ناپاک ہو گیا؟

سوال: -ایک حجام جس کی دوکان میں مسلم غیر مسلم سبھی حجامت بنواتے ہیں، ایک ہی استرہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے تو مسلمان اگر وہاں حجامت اور خط بنوائے تو کیا اس کو اپنا سر اور چہرہ وغیرہ ناپاک تصور کر کے تین مرتبہ دھونا ضروری ہوگا یا بہتر ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض اتنی بات سے تو سر اور چہرہ ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر استرہ پر خون لگا ہوا ہے اور وہ چہرہ یا سر پر لگ جائے تو ضرور ناپاک ہو جائے گا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جن چیزوں میں پانی جذب نہیں ہوتا انکو پاک کرنیکا حکم

سوال: -آج کل پلاسٹک کا جوتا چپل یا پالش کیا ہوا چمڑے کا یا باٹا کا دکانوں میں ملتے ہیں

---

[۱] یطهر الخف ونحوه كالنعل بالماء وبالمائع وبالدلک بالارض أو التراب من نجاسة لهاجرم (مراقی الفلاح ص ۱۳۰، مطبوعه مصر، باب الانجاس. شامی زکریا ص ۵۱۱ ج ۱ باب الانجاس. المحيط البرهانی ص۳۸۷/ ۱، الفصل الثامن فی النجاسات، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل.

[۲] إذا كان عليه دم مسفوح كان نجساً (الخانيه على الهنديه ص۲۷ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب او الخف الخ، مطبوعه كوئٹه،

اگر نجاست غیر مرئیہ سے ناپاک ہو جائیں تین دفعہ دھوڈالیں یا ایک دفعہ اوپر سے پانی ڈالکر اس قدر دھوڈالیں کہ نجاست زائل ہونے کا یقین ہو جائے تو پاک ہوا یا نہیں؟ پانی ٹپکانا ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح لکڑی کا کھڑاواں جو کہ پالش کیا ہوا ہے پاک ہوگا یا نہیں؟ جو عمل طریقہ اوپر لکھا ہوا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس میں پانی جذب نہیں ہوتا اس پر تین دفعہ مسلسل پانی ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لوٹا قدمچہ پر رکھنے سے کیا ناپاک ہو جاتا ہے؟

سوال:- روزانہ استعمال میں لایا جانے والا لوٹا جس کی تلی قدمچہ پر بھی رکھی جاتی ہے غسل میں مستعمل کر سکتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

کر سکتے ہیں جب کہ اس میں کوئی ناپاکی نہ ہو[2] اگر ناپاکی ہو تو اس کو پاک کر لیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مظاہر علوم سہارن پور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۴/۵۵ھ

---

[1] وإن كان الآجر قديماً يكفيه الغسل ثلاثاً بدفعة واحدة (مستفاد عالمگیری ص۴۲ ج۱ الفصل الاول في تطهير النجاسات، كتاب الطهارة، مطبوعه كوئٹه، شامی كراچی ص۳۳۲ ج۱ باب الانجاس.

[2] نظيره لابأس بالوضوء والشرب من حب يوضع كوزه في نواحی الدار مالم يعلم تنجسه (مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص: ۲۱، كتاب الطهارة، مطبوعه مصر) عالمگيری كوئٹه ص: ۲۵، ج: ۱، الفصل الثانی فيما لا يجوز به التوضوء.

بیت الخلاء کا لوٹا ڈرم میں ڈال کر پانی لینا

سوال:- پانی گرم کرنے کیلئے ایک ڈرم رکھا ہوا ہے، اکثر لوگ اس میں غسل خانہ اور بیت الخلاء کا مستعمل لوٹا ڈالتے ہیں، تو ڈرم کا پانی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر چہ لوٹے پر بظاہر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی ہے، لیکن یہ لوٹا غسل خانہ اور بیت الخلاء میں رکھا جاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

غسل خانہ یا بیت الخلاء کا مستعمل لوٹا ناپاک نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی زمین پر رکھنے سے ناپاک ہوتا ہے۔ البتہ غسل خانہ کا پانی غسل خانہ میں جمع ہوتا ہے کسی جگہ اور پانی جمع ہونے پر لوٹا رکھا جاتا ہے تو لوٹے کی تلی ناپاک ہو جائیگی، عموماً بیت الخلاء میں لوٹا رکھنے کی جگہ طاقچہ وغیرہ بنا ہوتا ہے اس جگہ پر لوٹا رکھا جاتا ہے، لیکن اگر بیت الخلاء میں لوٹا رکھنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ لوٹا نیچے وہاں رکھا جاتا ہے جہاں استنجے کا پانی وغیرہ پڑتا ہے، یا بھنگی نے بیت الخلاء دھویا، یا وہاں بھیگی ہوئی جگہ پر لوٹا رکھا جاتا ہے، ان دونوں صورتوں میں بھی لوٹے کی تلی ناپاک ہو جاتی ہے، لوٹے پر نجاست لگی ہوئی نظر آئے یا نہ آئے، ناپاک پانی یا ناپاک مٹی لگنے سے بھی تلی نجس ہو جاتی ہے، اسلئے ایسے لوٹے کو ڈرم کے اندر ڈالنے سے احتیاط کرنا چاہئے شبہ ہو تو نہ ڈالنا چاہئے جب تک کہ پاک نہ کر لیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۱۱/۲۸/ ۸۹ھ

---

[1] دع ما يريبك الى ما لا يريبك. مشكوة شريف ص: ۲۴۲، باب الكسب وطلب الحلال. الفصل الثاني. مطبوعه ياسر نديم. ومن البئر التي تدنى فيها الدلاء والجرار الدنسة وتحملها الصغار والإماء ويمسها الرستاقيون بأيد دنسة مالم تيقن النجاسة. مراقي الفلاح على الطحطاوي ص ۲۲ مطبوعه مصر قبيل فصل في بيان احكام السؤر.

ناپاک کنویں کے پاک کر لینے پر ڈول رسی وغیرہ کا حکم

سوال:- بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر اہل محلّہ پانی بھر لیں تو کنواں پاک ہو جاتا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ لوگ کنویں کی من پر کھڑے ہو کر پانی بھرتے ہیں اور گذشتہ پانی جو گھر لے گئے ہیں اسی کے ہاتھوں سے پھر آ کر بھرتے ہیں تو کیا یہ عفو ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فی الحال گھڑا، ڈول ہاتھ وغیرہ وغیرہ سب ناپاک اور مقدار واجب النزح نکلنے کے بعد طہارت کا حکم ہوگا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چمار کا استعمال کیا ہوا برتن کس طرح پاک ہوگا؟

سوال:- کھانا پکانے کی دیگ گاؤں کی شاملات کی ہے اس کو چماروں کو دیدی گئی ان چماروں نے اس میں کھانا پکایا، استعمال کیا، اب اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آیا اس پر قلعی کرا کر استعمال کیا جائے یا ویسے ہی اس کو آگ پر رکھ کر دھو مانج کر استعمال کر سکتے ہیں؟

---

[1] یطهر الكل ای من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقی تبعاً لان نجاسة هذه الاشياء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج كدّن الخمر يطهر تبعا اذا صار خلا وكيد المستنجی تطهر بطهارة المحل وكعروة الابريق اذا كان في يد المستنجی نجاسة رطبة فجعل يده عليها كلما صب علی اليد فاذا غسل اليد ثلاثا طهرت العروة بطهارة اليد بحر (الشامی نعمانيه ص ۱۴۲ ج ۱، فصل فی البئر. عالمگيری ص ۴۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه كوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۳۰ فصل فی مسائل الآبار، مطبوعه مصری)

الجواب حامداًومصلیاً

دوبارہ قلعی کرانے کی ضرورت نہیں ویسے ہی دھو مانج کر پاک کرلینا کافی ہے[۱]

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/۱/۶۴ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف مفتی مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

شراب والی بوتل کا دھونے کے بعد استعمال

سوال:- ہمارے شہر سری نگر میں ایک صاحب جو نہایت دیندار ہیں، عرق کشید کرتے ہیں، جو بہت سی ادویات میں کام آتا ہے، عرق دارچینی، عرق گلاب وغیرہ وغیرہ لیکن اس عرق کو وہ ایسی بوتلوں میں رکھ دیتے ہیں جن میں اکثر باہر سے شراب بھر کر آتی ہے، ان بوتلوں کو خرید کر صاف دھو دھا کر اور اُبال لینے کے بعد اس میں عرق رکھتے ہیں، چونکہ ان کے ڈھکن مضبوط ہوتے ہیں، جن میں عرق کے خراب ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا، ان صاحب کا کہنا ہے کہ چونکہ شیشہ شراب کو سرایت یا جذب نہیں کرتا، اس لئے دھونے کے بعد یہ بوتلیں پاک ہوجاتی ہیں، لہٰذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا شراب کی بوتلیں دھونے اور اُبالنے کے بعد پاک ہوسکتی ہیں، اور اس میں رکھے ہوئے عرق وغیرہ بھی پاک ہیں؟ استعمال کے قابل ہے یا نہیں؟

ان صاحب کا کہنا ہے کہ انھوں نے مفتی حضرات سے دریافت کیا ہے کہ ایسی بوتل پاک

---

[۱] والاکل والشرب في اواني المشركين قبل الغسل يكره ولايحرم لاحتمال التلوث. والا فالاباحة فتوى والتحرز تقوى الخ (نصاب الاحتساب ص ۳۹. عالمگیری ص ۳۵۸ ج۵ الباب الرابع عشر كتاب الكراهية، مطبوعه كوئٹه)

ہوسکتی ہے، اسی لئے اس میں عرق رکھتے ہیں، حالانکہ ان کے عرق خاص کر عرق گلاب بڑی بڑی مسجدوں اور مذہبی محفلوں میں بھی چھڑکا جاتا ہے، براہ کرم مفصل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بوتل دھونے اور اُبال دینے کے بعد بالکل پاک ہوجاتی ہے[1] اس میں عرق گلاب رکھنا درست ہے اور عرق ناپاک نہیں ہوگا۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

[1] وذکر الامام الاسبیجابی وان کان ذالک الشیء الذی اصابه النجاسة صلبا کالحجر والاجر والخشب والاوانی فانه یغسل مقدار ما یقع فی اکبر رأیه انه قد طهر ولا توقیت فیه وانما حکم بطهارته اذا کان لایوجد بعد ذلک طعم النجاسة ولا رائحتها ولا لونها (البحر الرائق کوئٹه ص ۲۳۸ / ۱، باب الانجاس، طحطاوی مع المراقی ص ۱۲۸، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر، مرقاة شرح مشکوٰة ص ۷۹ / ۱، کتاب الایمان، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چهارم :

زمین کی پاکی اور ناپاکی

کیا ناپاک زمین خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے

سوال :-ایک ایسی زمین پر جو چونے سے بنائی گئی ہو اور بچے اس پر پیشاب پاخانہ کر دیتے ہیں اور اسے صاف بھی کر دیا جاتا ہے، لیکن پاک نہیں کیا جاتا، کیا ایسی زمین سوکھ جانے کے بعد پاک ہوجاتی ہے؟ اور اگر اس پر شہد گر جائے تو وہ شہد پاک ہوگا یا ناپاک ہوجائے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جو زمین پختہ ہو چونے سے بنائی گئی ہو، اس پر بچہ نے پیشاب کر دیا ہو وہ ناپاک ہوگئی، پھر جب اس کو صاف کر دیا گیا اور وہ خشک ہوگئی، پیشاب پاخانہ کا اس پر اثر موجود نہیں رہا تو وہ پاک ہوگئی، اس پر نماز پڑھنا درست ہے، اس پر جو شہد گر گیا اور اس میں کوئی اثر نجاست کا ظاہر نہیں ہوا تو وہ بھی پاک ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] الارض إذا اصابها نجس وجفت حكم بطهارتها (كبيرى ص ۱۵۶) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کتے کی قے اور پائخانہ سے مسجد کو پاک کرنا ضروری ہے

سوال:- زید نے جبکہ وہ مسجد میں نماز کے لئے داخل ہوا تو اندرونی حصہ میں ایک سمت کتے کا پاخانہ دیکھا اور دوسری طرف اس کی قے مشاہدہ کی، تو مسجد کی صفائی اور مشکوک صفوں کی پاکی کا کیا طریقہ ہوگا؟ کیا محض قے کو اس کے مقام سے دور کر دینا کافی ہوگا، یا شک وشبہ کے ماتحت تمام مسجد اور سب صفوں کو دھوکر پاک کرنا ضروری ہے؟ اور کتنی مرتبہ دھونا درست ہوگا؟ صرف سرسری اور محدود صفائی سے زید کو اطمینان نہیں ہے، اس لئے جب سے یہ صورت پیش آئی ہے مسجد مذکور میں نماز ادا کرنے کے بجائے گھر پر ہی نماز ادا کرنا مناسب خیال کیا ہے، اس کا کچھ جواز ہوسکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس جگہ ''مسجد یا صف پر'' کتے کا پاخانہ یا قے موجود ہو اس کو صاف اور پاک کر دینا ضروری ہے، تب اس جگہ نماز پڑھی جائے، تمام مسجد اور تمام صف پاک کرنا ضروری نہیں، شک کو ختم کر دیا جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

(گذشتہ کا بقیہ) قبيل فصل في البئر. مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور. مراقي الفلاح علیٰ الطحطاوی ص ١٣١ باب الانجاس، مطبوعه مصر. شامی کراچی ص ٣١١ ج ١ باب الانجاس والمحيط البرهانی ص ٣٨١ ج ١ الفصل الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابھيل.

(صفحہ ہٰذا) [1] وغسل طرف ثوب او بدن اصابت نجاسة محلا منه ونسي المحل مطهر له وان وقع الغسل بغير تحر وهو المختار (قوله نسي المحل) ثم ان النسيان يقتضي سبق العلم (در مختار مع الشامی کوئٹه ص ٢٤٠/ج ١ كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطلب العرقي الذي يستقطر من دردي الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، شامی زكريا ص ٥٣٤/١، مجمع الأنهر ص ٩٦/١، كتاب الطهارة، باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، الدر المنتقى مع مجمع الأنهر ص ٩٦/١، مطبوعه بيروت.

نجس جگہ کو تحری سے پاک کیا جائے!

سوال:- جب نجاست کا مقام یاد نہ رہے تو گمان غالب کر کے غور وخوض کر کے ایک جگہ دھوڈالنا کافی ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کافی ہوگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

نجس زمین پر خشک ہونے کے بعد پانی گرنے سے کیا وہ پھر ناپاک ہوجائے گی؟

سوال:- زمین نجس دھوپ سے پاک ہوگئی مگر اسپر پانی پڑا تو نجاست عود کر آئیگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نہیں[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] إذا تنجس طرف من اطراف الثوب ونسيه فغسل طرفاً من اطراف الثوب من غير تحرى حكم بطهارة الثوب وهو المختار (عالمگیری ص۴۳ ج۱ الفصل الاول في تطهير الانجاس) كتاب الطهارة الدر المختار على الشامى نعمانيه ص: ۲۱۸، ج: ۱، باب الانجاس. مطلب العرقى الذى يستقطر من دردى الخمر. النهر الفائق ص ۱۴۲ ج ۱ باب الانجاس، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت. الاشباه و النظائر ص ۱۰۰ تحت القاعدة الثانيه، مطبوعه دار العلوم ديوبند.

[2] الارض اذا اصابها نجس وجفت وحكم بطهارتها ثم اصابها الماء في رواية تعود نجسة وفي رواية لا والمختار الثاني لما قلنا وكذا قال قاضي خان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ظاہر زمین پر نجاست نہ ہوتو بھیگا پیر رکھنے سے پیر نجس نہیں ہوگا

سوال :- وضو کرنے کے بعد گیلے پیر سے جہاں پر جوتے رکھے ہوئے ہوں، سوکھی جگہ پر کو جانا کیسا ہے؟ پھر پیر دھونا ضروری ہے کہ نہیں، پیر ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وہاں نجاست ظاہراً موجود نہ ہوتو پیر ناپاک نہیں ہوگا[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مٹی کے مکان میں بچہ بار بار پیشاب کرتا ہے اس کی تطہیر

سوال :- بچے مٹی کے گھر میں بار بار پیشاب کرتے ہیں اس مکان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب وہ زمین سوکھ جائے گی اس پر نماز پڑھنا درست ہوجائے گا[2]۔ اس پر بوریہ بچھا کر نماز پڑھ لیا جائے تو شبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ کا بقیہ) الصحیح انها لاتعود نجسة (کبیری ص ۱۵۶ فصل فی الانجاس. مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور. فتاویٰ قاضیخاں ص۶۵ ج ۱ فصل فی النجاسة التی تصیب الثوب الخ دار الکتاب دیوبند. عالمگیری ص ۴۴ ج ۱ الباب السابع فی النجاسة الخ، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1] لو وضع رجله المبلولة علی ارض نجسة أو بساط نجس لایتنجس (عالمگیری ص ۴۷ ج ۱ فصل في الاعیان النجسة، کتاب الطهارة. تاتارخانیه ص ۲۹۲ ج ۱ الباب السابع فی النجاسات، مطبوعه کراچی. المحیط البرهانی ص ۳۶۸ ج ۱ الفصل السابع فی النجاسات، مطبوعه ڈابهیل. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گوبر سے لیپی ہوئی زمین کا حکم

سوال:- مکانوں میں گوبری لیپتے ہیں اور اس میں گوبر ملاتے ہیں تو اس غیر خشک زمین پر مصلی یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ایسی گوبری کی ہوئی زمین خشک وتر کا حکم ایک ہے یا الگ الگ؟ گوبری شدہ خشک زمین پر بغیر کچھ بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خشک زمین پر کپڑا یا مصلّٰی بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے اگر چہ وہ ناپاک چیز سے لیپی گئی ہو، گوبر یا لید اگر تر ہے اور کپڑے یا مصلے پر اس کا اثر دوسری جانب نہ آئے تب بھی نماز درست ہوجائے گی[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پختہ فرش ناپاک ہوجائے تو اس پر نماز کا حکم

سوال:-عیدگاہ کا پختہ فرش بنانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ عیدگاہ کے صحن میں ایسا درخت موجود ہے جو پورے صحن کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور تمام سال جانور بیٹ کرتے رہتے ہیں جب فرش ہوجائے گا تو اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے پختہ اینٹ نجاست رقیقہ کو جذب کرتی ہے یا نہیں؟ جو ثواب مسجد کے پختہ فرش کا ہے وہی ثواب عیدگاہ کے فرش کا ہے یا نہیں؟

(گذشتہ کا بقیہ) [2] وإذا ذهب اثر النجاسة عن الارض وقد جفت ولو بغير الشمس على الصحيح طهرت وجازت الصلاة عليها (مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۱۳۱، باب الانجاس والطهارة عنها، مطبوعه مصر. شامی کراچی ص ۳۱۱ ج ۱ باب الانجاس. المحيط البرهانی ص ۱/۳۸۱، الباب الثامن فی تطهير النجاسات، مطبوعه ڈابهيل)

(صفحہ ہٰذا) [1] وإن كانت النجاسة يابسة جازت صلاته على كل حال لانها لاتلتصق بالثوب الملقى عليها (الخانيه على هامش الهندية ص ۲۶ ج ۱، فصل فی النجاسة التی تصيب الثوب اوالخف الخ

الجواب حامداً ومصلیاً

پختہ فرش بنانا بھی جائز ہے[۱] متولی اور نمازیوں کی جیسی رائے ہو عمل کرلیا جائے جن پرند جانوروں کا گوشت حلال ہے انکی بیٹ کی وجہ سے فرش نجس نہیں ہوتا پختہ فرش پر رقیق نجاست گرکر جب خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر باقی نہ رہے تو وہ فرش نماز کیلئے پاک ہوجائیگا[۲] نجاست خشک ہونے کی وجہ سے فرش کو ناپاک نہیں کہا جائیگا، اگر نجاست کا اثر ظاہر ہو خواہ رقیق یا کثیف تو بغیر پاک کئے وہاں نماز درست نہیں ہوگی، مسجد کے پختہ فرش پر جس طرح نماز کا ثواب ہے اسی طرح عیدگاہ کے پختہ فرش پر بھی ثواب ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی دارالعلوم دیوبند

قبرستان کی مٹی کا حکم

سوال: -قبرستان کی مٹی یا قبرستان کی جگہ پاک ہے یا نجاست غلیظہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کوئی نجاست نہیں ہے تو محض قبروں کے اندر میت ہونے کی وجہ سے اوپر کی مٹی کو نجس نہیں کہا جائے گا[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] لابأس بان ينقش المسجد بالجص الخ (الهنديه ص۱۴۴ ج۱ قبيل باب صلوة الوتر، مطبوعه كوئٹه.

[۲] وحكم آجر ونحوه كلبن مفروش وخص بالخاء تحجيرة سطح وشجر وكلأ قائمين في ارض كذلك اي كارض فيطهر بجفاف وكذا كل ماكان ثابتا فيها لاخذه حكمها باتصاله بها (درمختار على الشامى نعمانيه ص ۲۰۷ ج۱ مطبوعه زكريا ص: ۵۱۳، ج: ۱، باب الانجاس.

[۳] ولهذا لو تيمم بتراب المقبرة يجوز إذالم يغلب على ظنه نجاسته كذا في الطحطاوي ص ۶۴، مدارج النبوة ص ۴۲۴ ج ۱. ومطبوعه نوريه رضويه پاكستان ص ۳۴۴ ج ۱ باب دهم در انواع عبادات، وصل در تيمم.

بارش سے تر ہوکر زمین ناپاک نہیں ہوتی

سوال :-کسی جنگل کی زمین بارش کی وجہ سے تر ہوگئی لہٰذا وہ جگہ پاک رہی یا ناپاک؟ ہم اس جگہ بغیر کپڑا بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب وہاں کوئی نجاست نہیں ہے تو محض بارش سے تر ہوجانے سے اس کو نجس نہیں کہا جائیگا، بغیر کپڑا بچھائے بھی وہاں نماز درست ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

راستوں کی کیچڑ کا حکم

سوال :- راستوں کی کیچڑ کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر یہ کیچڑ بارش کے پانی سے پیدا ہو اور اس میں نجاست غلاظت محسوس نہ ہو تو یہ پاک ہے۔ (شامی ص:۲۱۶، ج:۱)[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ فِي حَدِيْثِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ فَمَطَرَتَ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلىٰ عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصَرُتْ عَيْنَايَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلىٰ جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ (مشكوة شريف ص ١٨٢، باب ليلة القدر. الفصل الاول)

ترجمہ :- ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے راوی نے کہا اس رات بارش ہوئی مسجد کا چھپر کھجور کے پتوں سے بنا ہوا تھا وہ ٹپک پڑی میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان دیکھا۔

[2] طين الشورع عفو الى ماقال والعفو مقيد بما اذا لم يظهر فيه أثر النجاسة الخ. (شامي ص ٢١٦ ج ١) مطبوعه نعمانيه، طبع زكريا ص ٥٣٠، ٥٣١ ج ١، مطلب في العفو عن طين الشارع، باب الانجاس،

تم

الجزء الثامن

بحمد الله واحسانه

وتوفيقه تعالیٰ وبمنه وكرمه

ويليه الجزء التاسع مطلعه كتاب

الصلوٰة انشاء الله تعالیٰ ربنا تقبل منا انک

انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب

الرحيم بحرمة حبيبک سيد المرسلين

وصلى الله تعالیٰ عليه وعلى اٰله

واصحابه اجمعين الى

يوم الدين

محمد فاروق غفرله

جامعه

هٰذا